چوتھا حصہ

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام ابواب	نمبر شمار
۷۰	عبادت	670
۷۱	رکوع و سجود	683
۷۲	صلوٰۃ	693
۷۳	زکوٰۃ	730
۷۴	مسجد	744
۷۵	قبلہ	751
۷۶	حج	761
۷۷	صوم	775
۷۸	ایمان	781
۷۹	کفر	825
۸۰	شرک	848
۸۱	منافقت	869
۸۲	فسق	878
۸۳	عمل الشیطٰن	885
۸۴	حرام وحلال	894

عبادت

مادہ : ع ب د

عَبۡدٌ کے معنی محکوم اور مطیع کے ہوتے ہیں لہٰذا اللہ کی عبودیت یا عبادت کے معنی ہوں گے اللہ کی اطاعت اور محکومیت اور ظاہر ہے کہ اللہ کی اطاعت اور محکومیت اس کے قوانین کے ذریعہ سے ہی کی جاسکتی ہے لہٰذا اللہ کی عبادت سے مراد ہوگا اللہ کے قوانین کی اطاعت و محکومیت اختیار کرنا

چنانچہ قرآن کریم نے ''اللہ کی عبادت'' کی اصطلاح ٹھیک ان معنوں میں استعمال کی ہے جن معنوں میں آج کل ''حکومت'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ سُورۃ کہف میں ہے۔ وَلَا یُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا۠ ۱۸/۱۱۰ ''ان کو چاہیے کہ وہ اپنے رب کی ''عبادت'' میں کسی کو شریک نہ کریں''۔ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ہے کہ وَّلَا یُشۡرِكُ فِیۡ حُكۡمِهٖۤ اَحَدًا ۱۸/۲۶ ''وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا''۔ اسی طرح سورۃ یُوسف میں پہلے کہا گیا کہ ۔اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ ۱۲/۴۰ ''حکومت اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہوسکتی'' اور اس کے بعد کہا گیا۔ اَمَرَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُؕ ۱۲/۴۰ ''اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبودیت اور محکومیت اختیار نہ کرو''۔

آپ نے دیکھا کہ قرآن کریم کس طرح ''حکومت'' اور ''عبادت'' کے الفاظ مترادف معانی میں استعمال کرتا ہے۔ قصۂ حضرت موسیٰؑ میں ہے کہ آپؑ نے فرعون سے کہا۔ تم جو اپنے احسانات جتارہے

ہو تو وہ ان کے سوا کیا ہیں کہ اَنۡ عَبَّدۡتَّ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِ یۡلَ ۲۲/۲۶ "کہ تم نے بنی اسرائیل کو اپنا محکوم بنا رکھا ہے۔

قرآن کریم نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ جماعتِ مومنین کو حکومت اس لیے دی جائے گی کہ ان کے دین کا تمکن ہو سکے اور یہ اللہ کی "عبادت" کر سکیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں ۲۴/۵۵ ظاہر ہے کہ اگر عبادت سے مراد پرستش ہو تو اس کے لیے اپنی حکومت کا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ پرستش تو ہر حکومت میں ہو سکتی ہے۔ غلام قومیں بھی دوسروں کی محکومی میں رہتے ہوئے اپنے اپنے طور پر پرستش کرنے کے لیے تو آزاد ہوتی ہیں لیکن وہ دوسروں کی محکومی میں رہتے ہوئے اللہ کے قوانین نافذ نہیں کر سکتیں۔ لہٰذا اللہ کے قوانین کے نفاذ کے لیے اپنی حکومت ضروری ہوتی ہے۔ لہٰذا "اللہ کی عبادت" سے مفہوم اس کے قوانین کی محکومیت اختیار کرنا اور ان کے مطابق حکومت قائم کرنا ہے۔

قوانینِ خداوندی کی محکومیت اختیار کرنے سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان کو اس دنیا میں جنت کی خوشگوار زندگی نصیب ہو جائے اور اس کی ذات کی ایسی نشوونما ہو کہ جس سے یہ مرنے کے بعد زندگی کی مزید ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہو سکے۔

اور یہ "محکومی" درحقیقت زندگی کی بلند مستقل اقدار کو از خود اپنے اوپر عائد کرنا ہوتا ہے کسی کی خارج سے عائد کردہ پابندیاں نہیں ہوتیں نہ اس میں پرستش کا وہ مفہوم ہوتا ہے جسے زمانہ قدیم کے انسان نے فطرت کی قوتوں سے ڈر کر انہیں خوش کرنے کے لیے اپنے ذہن سے وضع کیا تھا۔

لہٰذا قرآن حکیم میں جہاں اللہ کی عبادت کا ذکر ہو گا۔ وہاں اسکے معنی قوانین خداوندی کی برضا و رغبت اطاعت کے ہونگے اور جہاں طاغوت اور شیطان کی عبادت کا ذکر ہو گا۔ وہاں اس سے مفہوم یا تو انسان کے خود اپنے جذبات کی اطاعت ہو گی یا دوسرے انسانوں کے احکام کی اطاعت ان میں مستبد حکمرانوں کی محکومیت اور مذہبی پیشواؤں کی عقیدت مندانہ اطاعت شامل ہو گی۔

اور جہاں بتوں یا دیوی دیوتاؤں کی عبادت کا ذکر ہو گا۔ وہاں ان کی توہم پرستانہ پرستش مفہوم ہو گا۔ ان کی پرستش کا جذبہ محرکہ بھی وہی ہوتا ہے۔ جو بادشاہوں کے سامنے جھکنے کا ہے۔

اورعِبَادُ الرَّحْمٰنِ کے معنی ہوں گے وہ لوگ جو صرف قوانینِ خداوندی کی اطاعت کریں جو اپنی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو اس راستہ پر ڈال دیں جو اللہ کے قانون نے متعین کیا ہے اسی سے اِیَّاکَ نَعْبُدُ ۱/۴ کا مفہوم واضح ہے یعنی ہم صرف تیرے قوانین کی اطاعت کرتے ہیں۔ ہم صرف تیری محکومیت اختیار کرتے ہیں۔ ہم اپنی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو اس مقصد کے حصول کے لیے صرف کرتے ہیں جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا ہے۔

o

نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ کا مفہوم

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	کہو ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا	اور اس ضابطہ حیات پر جو اس نے ہماری طرف نازل کیا ہے
وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ	یہ ضابطہ حیات اپنی اصل میں ویسا ہی ہے جیسا اس سے قبل نازل
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ	کیا گیا تھا ابراہیمؑ۔ اسمٰعیلؑ۔ اسحٰقؑ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ	یعقوبؑ اور دیگر انبیائے بنی اسرائیل کی طرف
وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى	اور دیا گیا تھا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو
وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ	بلکہ تمام انبیائے کرام کو ان کے رب کی جانب سے
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ	کہو ہم ان تمام انبیاء کو ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں سمجھتے ہیں
وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝	یہ ہے وہ مسلک جس کی رو سے ہم اللہ کے قوانین کی اطاعت
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ	کرتے ہیں اگر یہ لوگ بھی اس ضابطہ حیات کے مطابق زندگی بسر
مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ	کریں جس طرح تم اس کے مطابق زندگی بسر کرتے ہو
فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ	تب یہ لوگ اللہ کے متعین کردہ راستہ پر ہوں گے

وَاِنۡ تَوَلَّوۡا	اور اگر یہ اس سے اعراض برتیں گے تو یہ اعراض اس
فَاِنَّمَاهُمۡ فِىۡ شِقَاقٍ ۚ	راستہ سے ہٹ جانے کے مترادف ہو گا جس پر تمام انبیاء تھے
فَسَيَكۡفِيۡكَهُمُ اللّٰهُ ۚ	بہر حال تمھارے لیے اللہ کا نظام کافی ہے اس لیے کہ یہ اس اللہ
وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ؕ	کا نظام ہے جو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے للذا تم قوانین
صِبۡغَةَ اللّٰهِ ۚ	خداوندی سے ہم آہنگ ہو کر اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگ لو
وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً	اور اللہ کے رنگ سے زیادہ حسین و متوازن اور کس کا رنگ ہو سکتا ہے
وَّنَحۡنُ لَهٗ عٰبِدُوۡنَ ۝ ۱۳۸۔۲/۱۳۶	کہو ہم نے خالصتاً اللہ کے قوانین کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔

اور عابدین کی حقیقت

وَلَقَدۡ كَتَبۡنَا فِى الزَّبُوۡرِ	ہم نے ہر کتابِ وحی میں متعلقہ امور کو سامنے لانے کے بعد
مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّكۡرِ	بطورِ قانونِ اساسی کے لکھ دیا تھا کہ
اَنَّ الۡاَرۡضَ يَرِثُهَا	دنیا کی فرمانروائی میرے ان بندوں کے حصہ میں آئے گی
عِبَادِىَ الصّٰلِحُوۡنَ ۝	جن میں اس کی صلاحیت ہو گی
اِنَّ فِىۡ هٰذَا لَبَلٰغًا	یہ اساسی قانونِ حیات اپنے اندر درسِ حقیقت رکھتا ہے ہر اس
لِّقَوۡمٍ عٰبِدِيۡنَ ؕ ۱۰۶۔۲۱/۱۰۵	قوم کے لیے جو ہمارے قوانین کے تابع زندگی بسر کرتی ہے۔

اللہ کی عبادت اور طاغوت کی عبادت کی وضاحت

وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِىۡ كُلِّ اُمَّةٍ	دیکھو ہم نے ہر قوم میں
رَّسُوۡلًا	کسی نہ کسی رسول کو بھیجا
اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ	اور تاکید کی کہ صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کریں

وَاجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ ۚ	اور ہر غیر خدائی اقتدار کی محکومیت اور فرماں پذیری سے باز رہیں
فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ	سو ان میں سے بعض نے
هَدَى اللّٰهُ	اللہ کے قانون کے مطابق صحیح راستہ اختیار کر لیا
وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ حَقَّتۡ عَلَيۡهِ	اور بعض نے اس سے انکار کیا تو
الضَّلٰلَةُ ؕ	گمراہی ان پر ثبت ہو گئی
فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ	سو تم دُنیا میں گھوم پھر کر دیکھو
فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ	اور اقوامِ عالم کے تاریخی واقعات وآثار پر غور کرو کہ
عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝ ١٦/٣٦	قوانینِ خداوندی کے جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا؟

شیطان کی عبادت کا مفہوم

اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ	اے بنی آدم کیا ہم نے تمہاری طرف یہ حکم نہیں بھیجا تھا
اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ ۚ	کہ تم سرکش قوتوں اور اپنے مفاد پرستانہ جذبات کا اتباع نہ کرنا
اِنَّهٗ لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۝ۙ	اس لیے کہ یہ تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں
وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ ؕ	اور یہ کہ اطاعت صرف ہمارے قوانین کی کرنا
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ۝	یہی وہ توازن بدوش راہ ہے جو تمہیں منزلِ مقصود تک پہنچائے گی
وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِيۡرًا ؕ	اس کے باوجود تمہاری اکثریت صحیح راہ سے بہک گئی
اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ۝	کیا تم عقل وفکر سے کام نہیں لیتے تھے؟
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىۡ	اس کا نتیجہ یہ جہنم ہے
كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ۝ ٣٦/٦٠-٦٣	جس سے تمہیں بار بار آگاہ کیا جاتا تھا۔

عبادت یا اطاعت و محکومی کی وضاحت

مَا كَانَ لِبَشَرٍ	کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں
اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ	اللہ نے اس کے سپرد خواہ قانونی امور کی انجام دہی کر رکھی ہو
وَالْحُكْمَ	اور خواہ انتظامی امور کی
وَالنُّبُوَّةَ	حتیٰ کہ وہ نبوت جیسے بلند مقام پر فائز کیوں نہ ہو
ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ	کہ وہ دوسرے انسانوں سے مطالبہ کرے
كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ	کہ وہ اس کے محکوم بن جائیں
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۳/۷۹	بجائے اللہ کے قوانین کی محکومیت کے۔

قومِ عابدون سے عبادت کا مفہوم

ثُمَّ اَرْسَلْنَا	پھر ہم نے بھیجا
مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ	موسیٰؑ اور اس کے بھائی ہارونؑ کو
بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ	اپنے قوانین اور واضح دلائل کے ساتھ
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ	فرعون اور اس کے اکابرین قوم کی طرف
فَاسْتَكْبَرُوْا	انہوں نے اس سے سرکشی اور تکبر برتا
وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۚ	وہ تھے ہی بڑے مغرور، سرکش اور بزعم خود غلط لوگ
فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ	کہنے لگے کیا ہم ان دو آدمیوں کی بات مان لیں
لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا	جو عام انسانوں جیسے ہی ہیں
وَقَوْمُهُمَا	اور جن کی قوم
لَنَا عٰبِدُوْنَ ۚ ۲۳/۴۵-۴۷	ہماری محکوم ہے۔

عَبَّدْتَّ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ سے عبادت کی وضاحت

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ	موسیٰؑ نے فرعون سے کہا تم نے میری ذات پر
تَمُنُّهَا عَلَيَّ	احسانوں کا ذکر کیا ہے تو کیا اس کا
اَنْ عَبَّدْتَّ	مطلب یہ ہے کہ تم اس کے بدلے میں
بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۞ ۲۶/۲۲	بنی اسرائیل کو اپنا محکوم بنائے رکھو۔

غیر اللہ کی عبادت کا مفہوم

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ	یہ ضابطہ قوانین نازل کیا گیا ہے
مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ	اس اللہ کی طرف سے جو ہر شے پر غالب ہے
الْحَكِيْمِ ۞	اور تمام سلسلہ کائنات کو کمال تدبر و حکمت سے چلا رہا ہے
اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ	اس نے تمہاری طرف یہ ضابطہ قوانین نازل کیا ہے
بِالْحَقِّ	صحیح تعمیری نتائج پیدا کرنے کے لیۓ
فَاعْبُدِ اللّٰهَ	لہٰذا تم ان قوانین کی اطاعت کرو
مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۞	خالصتاً اس کے دیے ہوئے نظام کی خاطر
اَلَا	یاد رکھو
لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ	نظامِ حیات خالصتاً اللہ کے قوانین پر مبنی ہوگا
وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ	اس سلسلہ میں جو لوگ قوانینِ خداوندی کے سوا
اَوْلِيَآءَ ۘ	دیگر اولیاء اور کارسازوں کا دامن پکڑتے ہیں
مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا	وہ انکی اطاعت و محکومیت اس لیۓ اختیار کرتے ہیں

لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ	کہ وہ ان کا وسیلہ بن کر انہیں اللہ کا مقرب بنا دیں گے
اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِىْ	بہر حال اللہ نے قرآن میں ان تمام امور کا فیصلہ کر دیا ہے
مَاهُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ	جن کے اندر یہ لوگ اختلافات میں پڑے ہوئے ہیں
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ	یاد رکھو انہیں اللہ کی رہنمائی حاصل نہیں ہو سکتی
مَنْ هُوَ كٰذِبٌ	جو ہماری طرف کسی قسم کی جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں
كَفَّارٌ ۝ ۳۹/۱-۳	یا ہمارے نازل کردہ قوانین پر پردے ڈالتے ہیں۔

جاہلانہ بات

لَهٗ مَقَالِيْدُ	دیکھو اس کائنات کی بلندیوں و پستیوں کے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ	اختیارات واقتدار اللہ کے قبضہ میں ہیں
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	سو جو لوگ اللہ کے قوانین کے خلاف چلیں گے
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	وہ نقصان اُٹھائیں گے
قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	ان سے پوچھو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ کے قوانین
تَاْمُرُوْٓنِّىْٓ اَعْبُدُ	کو چھوڑ کر اوروں کی اطاعت کروں ؟
اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ ۳۹/۶۳-۶۴	تمہارا یہ مطالبہ بڑا ہی جاہلانہ ہے۔

عبودیت اور رکوع و سجود کا مفہوم

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى	اللہ کے نظام نے ایک معاہدہ کے تحت خرید لیے ہیں
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	مومنین سے
اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ	ان کی جانیں اور ان کے اموال

بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ	اور اس کے معاوضہ میں انہیں جنتی زندگی کی ضمانت دی جاتی ہے
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	یہ لوگ قیام نظام خداوندی کے لیے جنگ لڑنی پڑے تو لڑتے
فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۫	ہیں مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں
وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا	اللہ کے ذمہ ان کے لیے جنتی زندگی کا پختہ وعدہ ہے
فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ	جو سابقہ آسمانی کتابوں تورات وانجیل میں بھی مذکور تھا
وَالْقُرْاٰنِ ؕ	اور اب اس کی تجدید قرآن میں کی گئی ہے ظاہر ہے کہ
وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ	اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد پورا کرنے والا اور کون ہوگا
فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ	سو اے جماعتِ مومنین تم خوشیاں مناؤ
الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ	اس سودے پر جو تم نے نظام خداوندی سے کیا ہے
وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	اس لیے کہ یہی زندگی کی سب سے بڑی کامرانی ہے
اَلتَّآئِبُوْنَ	اس معاشرہ کے لوگ اپنی غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں
الْعٰبِدُوْنَ	وہ قوانینِ خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں اور ان
الْحٰمِدُوْنَ	قوانین کے قابل حمد وستائش ہونے کے دل سے قائل ہوتے ہیں
السَّآئِحُوْنَ	اور قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں دنیا کی سیاحت کرتے ہیں
الرّٰكِعُوْنَ	وہ اللہ کے قوانین کے سامنے جھکتے ہیں اور دل
السّٰجِدُوْنَ	کے پورے ارادہ سے ان کے سامنے سر تسلیم خم کیے رکھتے ہیں
الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	وہ دنیا میں اللہ کے قوانین کا نفاذ کرتے ہیں
وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور غیر خدائی قوانین کے نفاذ کو روکتے ہیں
وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ	اور قوانین خداوندی کی قائم کردہ تمام حدود کی نگہداشت کرتے ہیں

وَبَشِّرِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۹/۱۱۱۔۱۱۲ یہ ہیں وہ مومنین جن کے لیے دنیاوآخرت کی زندگی میں بشارتیں ہیں۔

قیامِ نظام خدلوندی وہ عبادت ہے جسکی خاطر اگر جان بھی چلی جائے تو سودا مہنگا نہیں

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ	اے میرے وہ بندو
اٰمَنُوْٓا	جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنَّ اَرْضِيْ	اگر کسی خطہ زمین پر نظامِ خداوندی قائم نہ ہو سکے
وَاسِعَةٌ	تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہماری زمین وسیع ہے
فَاِيَّايَ	کسی ایسے خطہ زمین کی طرف چلے جاؤ جہاں حالات سازگار ہوں
فَاعْبُدُوْنِ ۝	اور وہاں تم قوانینِ خداوندی کے مطابق معاشرہ قائم کر سکو
كُلُّ نَفْسٍ	اس جد جہد میں زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ جان دے دو گے
ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	سو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہر ذی نفس نے ایک دن یہ ذائقہ چکھنا
ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝	ہی ہے تمہارا ہر قدم ہماری مقرر کردہ منزل کی طرف اٹھنا
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	چاہیے جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے ہمارے تجویز کردہ
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے تو ہم انہیں ایسے
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا	خوشگواریوں و سرفرازیوں کے حامل جنتی معاشرہ میں داخل کر
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	دینگے جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں دواں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ	ہوں گے اور وہ ہمیشہ اس سدا بہار معاشرہ میں رہیں گے
نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ ۖ	دیکھو کام کرنے والوں کو ان کے کام کا کتنا اچھا اجر دیا جاتا ہے
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا	یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہر طرح کے حالات کا صبر
وَعَلٰى رَبِّهِمْ	اور استقامت سے مقابلہ کیا اور اپنے رب کے نظام پر

یَتَوَکَّلُوْنَ ۝ ۵۹-۲۹/۵۶	بھروسہ قائم رکھا۔

اِستخلاف فی الارض اور یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ کا تعلق

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ	اللہ وعدہ کرتا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ
اٰمَنُوۡامِنۡکُمۡ	جو نظامِ خداوندی کو قبول کرلیں گے
وَعَمِلُواالصّٰلِحٰتِ	اوراس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ	کہ انہیں دنیا میں اقتدار و استخلاف سے نوازا جائے گا
کَمَا اسۡتَخۡلَفَ	جس طرح قبل ازیں
الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ص	ایسی اقوام کو نوازا جاتا رہا ہے
وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ	اوران کے اس نظامِ زندگی کو مستحکم کردیا جائے گا
الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ	جس نظامِ زندگی کو ہم نے ان کے لیے پسند کیا ہے اس کا
وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ	نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے خوف کی حالت امن سے بدل جائے گی
یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ ۲۴/۵۵	اور وہ پورے اطمینان سے ہمارے قوانین کی اطاعت کرسکیں گے

ذٰلِکَ دِیۡنُ الۡقَیِّمِ

مَاتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ	دیکھو اللہ کے سوا جن کی تم محکومی اختیار کرتے ہو
اِلَّاۤ اَسۡمَآءً	وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ چند نام ہیں
سَمَّیۡتُمُوۡہَاۤ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُکُمۡ	جو تم نے اور تمہارے اجداد نے رکھ چھوڑے ہیں
مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ بِہَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ ؕ	اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی
اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ	یاد رکھو حقِ حکومت اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں

اَمَرَ اَلَّا	اس کا فرمان ہے کہ
تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ ؕ	اس کے سوا کسی اور کی محکومیت اختیار نہ کی جائے
ذٰلِکَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ ۱۲/۴۰	یہی مستحکم دین یا نظامِ حیات ہے۔

اِس عبادت سے اللہ کا اپنا کوئی مفاد وابستہ نہیں

وَّ ذَکِّرۡ فَاِنَّ الذِّکۡرٰی	اور قوانینِ خداوندی کو جماعتِ مومنین کے سامنے مسلسل و پیہم
تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ○	لاتے رہو یہ طریق کار ان کے لیے بڑا نفع بخش ثابت ہوگا
وَ مَا خَلَقۡتُ	یاد رکھو انسانی تخلیق کی غرض و غایت اس طرح پوری ہوگی
الۡجِنَّ	وہ خواہ غیر ترقی یافتہ اقوام ہوں
وَ الۡاِنۡسَ	اور خواہ ترقی یافتہ مہذب اقوام
اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ○	کہ وہ اللہ کے نظام کی اطاعت کریں
مَاۤ اُرِیۡدُ مِنۡہُمۡ مِّنۡ	دیکھو اس نظام کی تشکیل سے اللہ کا اپنا کوئی مفاد وابستہ نہیں
رِّزۡقٍ وَّ مَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ یُّطۡعِمُوۡنَ ○	اسے اپنے لیئے نہ تو سامانِ زیست چاہیئے اور نہ سامانِ خورد و نوش
اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الرَّزَّاقُ	وہ تو خود ساری مخلوق کو سامانِ رزق مہیا کرتا ہے
ذُو الۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ ○ ۵۸۔ ۵۱/۵۵	اور بڑی محکم قوتوں کا مالک ہے۔

مفاد پرستوں کا اندازِ عبادت یا اطاعت

وَ مِنَ النَّاسِ	انسانوں میں ایسے بھی ہیں
مَنۡ یَّعۡبُدُ اللّٰہَ	جو قوانینِ خداوندی کی اطاعت اس طرح کرتے ہیں
عَلٰی حَرۡفٍ ۚ	گویا کنارے پر کھڑے ہیں

فَاِنْ اَصَابَہٗ خَيْرُ ن	اگر کسی قانون کی اطاعت میں کوئی فوری فائدہ نظر آجائے
اطْمَاَنَّ بِہٖ ج	تو مطمئن ہو جاتے ہیں
وَاِنْ اَصَابَتْہُ فِتْنَةُ ن	لیکن اس طرح کا کوئی فائدہ نظر نہ آئے
انْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِہٖ ج	تو بلا تامل منہ موڑ لیتے ہیں اس روش
خَسِرَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ط ذٰلِكَ هُوَ	کا نتیجہ دنیا میں بھی خسارہ ہے اور آخرت میں بھی اور یہ ایسا
الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ o ۲۲/۱۱	کھلا ہوا خسارہ ہے جس کے لیے کسی دلیل کی بھی ضرورت نہیں۔

خسارہ اُٹھانے والے جاہلوں کا تصورِ عبادت

قُلْ اَفَغَيْرَاللّٰہِ تَاْمُرُوْنِّیْٓ	ان جاہلوں سے کہو کیا تم چاہتے ہو کہ میں نظام خداوندی
اَعْبُدُ اَيُّهَاالْجٰهِلُوْنَ o	کو چھوڑ کو کسی اور نظام کی اطاعت شروع کر دوں
وَلَقَدْاُوْحِیَ اِلَيْكَ	جبکہ یہ نظام تمھیں بذریعہ وحی دیا جا چکا ہے
وَاِلَی الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ج	اور تم سے قبل کے لوگوں کو بھی دیا گیا تھا اس تاکید کے ساتھ
لَئِنْ اَشْرَكْتَ	کہ اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک نہ
لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ	کیا جائے ورنہ تمہارے سب کیے دھرے پر پانی پھر جائے گا اور تم
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ o ۶۵-۳۹/۶۴	سخت خسارہ اُٹھانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

****

رکوع وسجود

رکوع

مادہ : ر ک ع

رَکَعَ کے معنی ہوتے ہیں منہ کے بل جھکنا یا گر جانا خواہ اس میں گھٹنے زمین پر لگیں یا نہ لگیں۔ البتہ سر جھک جائے بوڑھے شخص کے لیے جو کمزور و نحیف ہو جائے رَکَعَ الشَّیْخُ کہتے ہیں۔ کیونکہ ایسی کمزوری میں انسان ذرا جھک جاتا ہے یا جس کی حالت سقیم وخستہ ہو جائے۔ اس کے لیے بھی رَکَعَ فُلَانٌ بولا جاتا ہے۔

یہ لفظ کبھی بالخصوص جسمانی شکل میں جھکنے کے لیے اور کبھی محض عاجزی اور انکساری کے لیے بولا جاتا ہے خواہ طبعی طور پر جھکنا ہو یا علامتی طور پر یعنی کسی کے حکم کے آگے سر تسلیم کر دینا ہو۔

چونکہ انسان کے جسم کی حرکات اس کے دلی جذبات کی ترجمان ہوتی ہیں مثال کے طور پر جب ہم ''نہیں'' کہتے ہیں تو اس کے ساتھ ہی ہمارا سر خود بخود دائیں بائیں ہل جاتا ہے اور جب ''ہاں''. کہتے ہیں تو اس کی حرکت خود بخود اوپر نیچے ہو جاتی ہے۔

ہمارے ہاں نماز میں رکوع و سجود کا مقصد یہی ہے یعنی اللہ کے قوانین کے سامنے تسلیم ورضا کا اقرار لیکن کوئی شخص نماز میں تو رکوع و سجود کرے مگر اپنی زندگی غیر قوانین کے تابع بسر کرے تو اس کے یہ رکوع و سجود منشائے خداوندی کے مطابق نہیں ہوں گے بلکہ یہ تو منافقت ہو گی۔

سجدہ

مادہ : س ج د

اس مادہ کے معنی جھکنے کے ہیں۔ نَخْلَةٌ سَاجِدَةٌ جھکا ہوا درخت بالخصوص وہ جو پھل کے بوجھ سے جھک جائے۔ سَجَدَا لْبَعِيْرُ اونٹ نے سر جھکا دیا تاکہ سوار اس پر بیٹھ جائے۔

اس مادہ کے معنی طبعی طور پر (PHYSICALLY) انسان کے سر یا کسی چیز کے جھک جانے کے ہیں۔ لیکن انسانی جسم کی حرکات و سکنات کے پیچھے ایک فلسفہ کار فرما ہے جسے دورِ حاضر کی علمی اصطلاح میں متوازیت یا (PARALLIELISM) کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے نفس (MIND) کے ارادے اور اس کے جسم (BODY) کی حرکت میں گہرا تعلق ہوتا ہے اور یہ دونوں متوازی چلتے ہیں۔ مثلاً جب آپ لیٹے لیٹے کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو اس خیال کے ساتھ ہی اٹھ بیٹھتے ہیں اور جب آپ آرام کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو بیٹھ یا لیٹ جاتے ہیں یا جب آپ کسی بات پر ہاں کہتے ہیں تو ساتھ ہی سر ہلا دیتے ہیں جب آپ کسی کا احترام کرتے ہیں تو ادب سے ہاتھ اٹھا دیتے ہیں یا سر جھکا دیتے ہیں اس حقیقت کا اثر زبان پر بھی پڑتا ہے اور ان الفاظ سے جن کا بدیہی مفہوم جسم کی طبعی حرکت ہوتا ہے۔ اس جذبہ کا اظہار مقصود ہوتا ہے جو اس حرکت کا سبب ہے مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ اس نے میرے حکم کے سامنے "سر جھکا دیا"۔ تو اس سے مراد ہوتی ہے کہ اس نے اس حکم کو تسلیم کر لیا اور اس کی تعمیل کر دی اور جب ہم کہتے ہیں کہ اس نے حکومت کے قانون سے "سرکشی" اختیار کی تو اس سے مُراد ہوتا ہے کہ اس نے اس قانون کے ماننے سے انکار کر دیا۔ اور حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔

قرآن کریم بھی چونکہ ایک خاص زبان 'عربی' میں بات کرتا ہے لہٰذا اس کے ہاں بھی اظہار مطالب کا یہی انداز ہے اس اعتبار سے اس نے سجدہ کا لفظ اطاعت اور فرمان پذیری کے معنوں میں استعمال کیا ہے مثلاً سورہ نحل میں ہے وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ

وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ ۱۶/۴۹ ”اور جو جاندار کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں ہیں اور ملائکہ سب اللہ کے سامنے سر بسجود ہیں اور وہ سرکشی اختیار نہیں کرتے“۔ یہاں يَسْجُدُ کا مفہوم لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ نے واضح کر دیا یعنی وہ قوانین خداوندی سے سرکشی اختیار نہیں کرتے بلکہ ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس کی مزید وضاحت اس سے اگلی آیت نے کر دی جہاں کہا کہ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ ۱۶/۵۰ ”انہیں جو کچھ حکم دیا جاتا ہے وہ اس کے مطابق عمل کرتے ہیں“۔

جب ذہن انسانی اپنے عہد طفولیت میں تھا وہ بچے کی طرح محسوس اشیاء ہی کو سمجھ سکتا تھا اور اپنے خیالات کا اظہار بھی بیشتر محسوس طور پر کرتا تھا۔ آج کل کی علمی اصطلاح میں یوں کہیے کہ اس کا علم حواس(SENSE-PERCEPTION) کے دائرے میں محدود تھا وہ ہنوز تصورات(CONCETS) کے ذریعے حصول علم یا اظہار خیال کی منزل تک نہیں پہنچا تھا۔ یہ وجہ تھی کہ اس کا اس زمانے کا مذہب محسوسات کے دائرے میں گھرا ہوا تھا۔ یعنی وہ(FORMELISM) کی منزل میں تھا اس نے اللہ کے لیے محسوس پیکر تراش رکھے تھے۔ پوجا پاٹ کے طریق اور دیگر مذہبی رسوم و تقاریب میں بھی سارا زور شکل(FORM) پر دیا جاتا تھا۔ بلکہ(FORM) ہی کو مقصود بالذات سمجھا جاتا تھا۔

قرآن کریم نے اپنی تعلیم میں انسان کو بالغ تصور کیا ہے یا یوں کہیے کہ وہ اسے عہد طفولیت سے نکال کر سن شعور بلوغت میں لانا چاہتا ہے وہ علم بِالحواس(PERCEPTUAL KNOWLEDGE) کے ساتھ تصوراتی علم یعنی(CONCEPTUAL KNOWLEDGE) پر بھی زور دیتا ہے اور دین کے معاملہ میں بھی شکل(FORM) کے بجائے معنویت یا مقصود و مفہوم کی اہمیت کو نمایاں کرتا ہے۔

انسان کا محسوس طور پر اللہ کے سامنے سر جھکا دینا اس کے اس جذبہ اور ارادہ کا محسوس مظاہرہ ہوگا کہ وہ قوانینِ خداوندی کے سامنے سرِتسلیم خم کرتا ہے۔ یعنی وہ اللہ کی کامل اطاعت کا عہد کرتا ہے اگر اس کا محسوس سجدہ اس کے اس پر خلوص جذبہ کا بے ساختہ مظہر نہیں اور محض(FORM) ہی(FORM) ہے۔ تو اس سجدہ کے کوئی معنی نہیں یہی وہ حقیقت ہے جس کے لیے قرآن نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ ۲/۱۷۷ ”نیکی اور کشاد کی راہ یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی

اور کشاد کی راہ اس کی ہے جو اللہ، آخرت، ملائکہ، کُتب اور انبیاء پر ایمان رکھتا ہے اور مال و دولت کو اس کی محبت کے باوجود وقف کر دیتا ہے اپنے قریب والوں کے لیے اور ان کے لیے جو معاشرہ میں کمزور و بے آسرا رہ جائیں اور ان کے لیے جو معذور اور بیروزگار ہو جائیں نیز مسافروں، محتاجوں اور محکوموں کے لیے'' یعنی سجدہ در حقیقت انسان کی جذبۂ فرمان پذیری اور اطاعت کا محسوس مظہر ہے۔ اگر انسان اللہ کے قوانین کی اطاعت تو نہ کرے اور صرف اس محسوس شکل کو مقصود بالذات سمجھ لے تو اللہ کی میزان میں اس کا کوئی وزن نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے برعکس قرآن کریم کہتا ہے۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۱۰۷/۵-۷ ''ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لیے جو صلوٰۃ کی حقیقت سے بے خبر ہیں یہ لوگ ایک طرف تو دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں اور دوسری طرف رزق کے سرچشموں کے آگے بند لگا کر نوعِ انسان کو سامانِ زیست سے محروم کر دیتے ہیں''۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن کریم کی رو سے سجدہ سے کیا مفہوم ہے۔

کائنات کی ہر شے اللہ کے قوانین کے آگے سربسجود ہے

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ — ہر شے اللہ کے قوانین کے سامنے سرِتسلیم خم کیے ہوئے ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — خواہ وہ آسمانوں میں ہے خواہ زمین میں

طَوْعًا وَّكَرْهًا ۱۳/۱۵ — خوشی سے ہو یا مجبوری سے۔

اشیائے کائنات جاندار مخلوق اور ملائکہ کا سجدہ

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ — ہر شے اللہ کے قوانین کے سامنے سرِتسلیم خم کیے ہوئے ہے

مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ خواہ وہ آسمانوں میں ہے خواہ زمین میں

مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ — جاندار مخلوق بھی اور کائناتی قوتیں بھی

وَهُمْ لَايَسْتَكْبِرُوْنَ ۝	ان میں سے کسی کو بھی مجال سرتابی نہیں
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ	وہ اپنے رب کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتی ہیں
وَيَفْعَلُوْنَ مَايُؤْمَرُوْنَ ۝ ۵۰۔۱۶/۴۹	لہٰذا جس راہ پر انہیں لگادیا گیا ہے سر جھکائے اس پر چلتی رہتی ہیں۔

چاند سورج پہاڑوں اور درختوں کا سجدہ

اَلَمْ تَرَاَنَّ	تم نے غور کیا کہ کس طرح ہر شے
اللّٰهَ يَسْجُدُلَهٗ	اللہ کے قوانین کے سامنے سرِتسلیم خم کیے ہوئے ہے
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ	خواہ وہ آسمانوں میں ہے خواہ زمین میں
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ	سورج، چاند، ستارے
وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ	پہاڑ، درخت اور جاندار مخلوق
وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۘ ۲۲/۱۸	اور بہت سے انسان بھی۔

ستاروں اور اشجار کا سجدہ

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝	سورج اور چاند ایک مقررہ حساب کے مطابق چل رہے ہیں
وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ	اور ستارے اور درخت
يَسْجُدٰنِ ۝ ۶۔۵۵/۵	اس کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔

رکوع و سجود کے مفہوم کی وضاحت

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ	اللہ کا رسول محمدؐ اور اس کے ساتھی ایسے لوگ ہیں
اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ	جو حق کے مخالفین کے مقابلہ میں چٹان کی طرح سخت

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ	اور باہم دگر بڑے ہی نرم دل اور ہمدرد ہوتے ہیں دیکھو کہ
تَرٰهُمْ رُكَّعًا	کس طرح ذمہ داریوں کا بوجھ اُٹھانے کے لیے جھک جاتے ہیں
سُجَّدًا	اور نظامِ خداوندی کے سامنے پیکرِ تسلیم ورضابن جاتے ہیں
يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا	وہ سامانِ زیست کی تلاش میں مصروف تگ وتاز رہتے ہیں وہ
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ	قوانین خداوندی سے ہم آہنگ اور صفاتِ خداوندی سے یک رنگ
سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ	ہوتے ہیں اس سے انہیں جو سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے اس کے
اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ	اثرات ان کے چہروں سے نمایاں نظر آتے ہیں
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ ۚۛ	ان کی یہ علامات سابقہ کتبِ آسمانی تورات
وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚۛ	وانجیل میں بھی مذکور تھیں اس نظام کی مثال
كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ	ایک کھیتی کی مانند ہے جسکی پہلی کونپلیں نرم ونازک ہوتی ہیں پھر
فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ	جوں جوں اسکی جڑ مضبوط ہوتی ہے اسکی نال موٹی ہوتی جاتی ہے حتیٰ
فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ	کہ وہ اپنے سہارے آپ محکم اور استوار طریق پر قائم ہو جاتی ہے
يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ	جب کاشتکار اپنی محنت کو اس طرح ثمر بار دیکھتا ہے تو خوشی سے
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ	جھوم اُٹھتا ہے لیکن یہی چیز مخالفین کے سینے پر سانپ بن کر لوٹنے
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لگتی ہے اللہ وعدہ کرتا ہے ہر اس جماعت سے جو اس نظام کو قبول
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ	کرکے اس کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل
مَّغْفِرَةً	پیرا ہوگی کہ انہیں اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ حاصل
وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ۴۸/۲۹	ہو جائے گا اور ان کی کوششوں کا انہیں بہترین اجر ملے گا۔

نظامِ خداوندی کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی وضاحت

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ	ہمیں معلوم ہے کہ یہ
يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۙ	لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس سے تمہارے قلبِ حساس کو تکلیف ہوتی
فَسَبِّحْ	ہے لیکن تم ایسی باتوں کی پرواہ مت کرو اور اللہ کے نظام کو
بِحَمْدِ رَبِّكَ	وجہ تحسین و تبریک بنانے میں مصروف رہو
وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۙ	اور قوانین خداوندی کی کامل اطاعت کرتے جاؤ اور اس
وَاعْبُدْ رَبَّكَ	طرح اپنے پروردگار کی محکومیت پورے طور پر اختیار کرلو تاآنکہ
حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ ۹۹-۱۵/۹۷	یہ نظام ایک ٹھوس حقیقت کی شکل میں دُنیا کے سامنے آجائے۔

اہل ایمان کے سجدہ ورکوع کی وضاحت

اَلتَّآئِبُوْنَ	اہل ایمان اپنی غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں اور قوانینِ
الْعٰبِدُوْنَ	خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں وہ علیٰ وجہ البصیرت
الْحٰمِدُوْنَ	اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کائنات کی ہر چیز اپنے خالق کی حمد وستائش
السَّآئِحُوْنَ	کی منہ بولتی تصویر ہے وہ دُنیا کی سیاحت کرکے انسانی معاملات کا
الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ	مطالعہ کرتے ہیں وہ دل کے پورے جھکاؤ سے نظامِ خداوندی کے
الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	سامنے سرِ تسلیم خم کیے رکھتے ہیں وہ قوانینِ خداوندی کو نافذ کرتے
وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور غیر خدائی قوانین کے نفاذ کو روکتے ہیں
وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ	اور اللہ کی مقرر کردہ حدود کی حفاظت کرتے ہیں
وَبَشِّرِ	دنیا وآخرت کی زندگی میں خوشگواریوں کی بشارتیں
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۹/۱۱۲	ان ہی اہل ایمان کے لیے ہیں۔

زندگی ساز پروگرام کے حوالے سے صلوٰۃ اور رکوع وسجدہ کے مفہوم کی وضاحت

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ	کعبہ کو ایسا مرکز قرار دیا گیا ہے
مَثَابَةً لِّلنَّاسِ	جہاں پوری انسانیت اپنے مسائل کے حل کے لیے جمع ہو اور دنیا
وَاَمْنًا ؕ	سے ہر قسم کے خطرات کو دُور کر کے امن وامان کی زندگی بسر
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	کرے ابراہیمؑ کے اس مقام ومقصود کو حاصل کرنے کے لیے
مُصَلًّى ؕ	اس کے مسلک ومنہاج کی پیروی کرو ہم نے
وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ	معمارانِ حرم ابراہیمؑ واسمٰعیلؑ کو تاکید کی تھی کہ اس مرکز
اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ	کو انسانوں کے خودساختہ تصورات ومعتقدات سے پاک وصاف
لِلطَّآئِفِيْنَ	رکھا جائے اور اسے ان کیلئے وقف کیا جائے جو پوری انسانیت
وَالْعٰكِفِيْنَ	کے نگراں وپاسباں ہیں اور انسانیت کے الجھے ہوئے معاملات
وَالرُّكَّعِ	کو سنواریں اور انکے بکھرے ہوئے شیرازہ کو مجتمع کریں اور
السُّجُوْدِ ۝ ۲/۱۲۵	نظامِ خداوندی کے سامنے اپنا سرِ تسلیم خم کیے رکھیں۔

قوانین خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے والے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ	یہ وہ لوگ تھے جنہیں اللہ نے اپنی نعمتوں سے نوازا تھا
مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ	یہ سب نسل آدمؑ سے یعنی انسان تھے اور ان لوگوں
وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ز	کی نسل سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی پر سوار کرایا تھا
وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ز	اور ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی نسل سے
وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ	انہیں ہم نے رہنمائی عطا کی تھی اور منصب نبوت کے لیے چن لیا تھا
اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ	ان کی کیفیت یہ تھی کہ ان کے سامنے جب قوانینِ خداوندی آتے

خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُکِیًّاO ۱۹/۵۸ تو وہ دل کے پورے گداز کے ساتھ ان کے سامنے جھک جاتے۔

اہل علم قرآنی تعلیمات کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ کہو خواہ تم قرآنی تعلیمات کو مانو یا نہ مانو

اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ لیکن جن لوگوں کے پاس پہلے سے علم ہے

اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ ان کے سامنے جب یہ تعلیمات پیش کی جاتی ہیں تو وہ

یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًاO ۱۷/۱۰۷ ان کی عظمت کو پہچان کر ان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

نوع انسانی کی بھلائی کے کام کرو اور نظام خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کیے رکھو

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے

ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا تم اس نظام کے سامنے سر تسلیم خم کیے رکھو

وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ اور اپنے پروردگار کے قوانین کی اطاعت کرتے رہو

وَافْعَلُوا الْخَیْرَ اور ایسے کام کرو جن سے نوعِ انسان کا بھلا ہو

لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَO ۲۲/۷۷ تاکہ تمہیں کامیابیاں و کامرانیاں نصیب ہوں۔

قوانین خداوندی کی زیادہ سے زیادہ اطاعت سے منزل مقصود کے قریب تر ہو جاؤ گے

کَلَّا ؕ تمہیں اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ

لَا تُطِعْهُ باطل نظاموں کے ساتھ کسی قسم کی مفاہمت کرو

وَاسْجُدْ تم قوانین خداوندی کی زیادہ سے زیادہ اطاعت کیے جاؤ اس طرح

وَاقْتَرِبْO ۹۶/۱۹ تمہارا ہر قدم تمہیں منزل مقصود سے قریب تر کرتا جائے گا۔

نظام خداوندی انسان کو منزل بمنزل ارتقائی منازل طے کراتا جاتا ہے

فَلَآ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿﴾	ہم قسم کھاتے ہیں شفق کی
وَالَّیۡلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿﴾	اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے اس کی
وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿﴾	اور چاند کی کہ جب وہ مہ کامل ہو جاتا ہے
لَتَرۡكَبُنَّ	کہ تم زندگی کی ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے
طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ؕ﴿﴾	منزل بمنزل آگے بڑھتے جاؤ گے حیرت ہے کہ اس قدر
فَمَا لَهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ	واضح دلائل کے باوجود یہ لوگ ہمارے نظام کو قبول نہیں
وَاِذَا قُرِئَ عَلَیۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ	کرتے اور جب ان کے سامنے قرآن پیش کیا جاتا ہے تو
لَا یَسۡجُدُوۡنَ ؕ﴿﴾ ۲۱-۸۴/۱۶	اس کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتے۔

سجدہ عزت و تعظیم کے معنوں میں

فَلَمَّا دَخَلُوۡا عَلٰی یُوۡسُفَ	وہ جب یوسفؑ کے پاس پہنچے تو
اٰوٰۤی اِلَیۡهِ اَبَوَیۡهِ	اس نے اپنے والدین کو خاص اپنے پاس ٹھہرایا
وَقَالَ ادۡخُلُوۡا مِصۡرَ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ	اور باقی اہل خاندان سے بھی کہا کہ اب تم مصر میں انشاءاللہ
اٰمِنِیۡنَ ؕ﴿﴾	آرام سے رہو گے یوسفؑ نے اپنے والدین
وَرَفَعَ اَبَوَیۡهِ عَلَی الۡعَرۡشِ	کو عزت و تکریم کی بلند مسندوں پر بٹھایا اور تمام متعلقین اور
وَخَرُّوۡا لَهٗ سُجَّدًا ۚ ۱۰۰-۱۲/۹۹	اہلکاروں وغیرہ نے یوسفؑ کی وجہ سے ان کی تعظیم کی۔

✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

الصلٰوۃ

مادہ : ص ل و (ی)

صلٰوۃ کا بنیادی مفہوم :

اَلصَّلَا پشت کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں کولہے کا ڈھلوان یا وہ حصہ جس پر جانور کی دُم لگے دونوں جانب کے حصے صَلَوَانِ کہلاتے ہیں اس کی جمع صَلَوٰتُ' یا اَصْلَاءُ' آتی ہے۔

اَلصَّلَا کی نسبت سے صَلَّی الفَرَسُ تَصْلِیَۃً اس حالت کو کہتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ میں اوّل نمبر والے گھوڑے کے پیچھے دوسرے نمبر والا گھوڑا اس طرح آرہا ہو کہ اس کی کنوتیاں پہلے نمبر والے کی سرین سے مل رہی ہوں اس طرح سے جو گھوڑا آگے جارہا ہو اسے سَابِق" کہتے ہیں اور جو دوسرے نمبر پر اس کے پیچھے جارہا ہو اسے اَلْمُصَلِّیُ کہتے ہیں اس سے صَلّٰی کے معنی ہیں اگلے کے ساتھ ملے ہوئے پیچھے پیچھے آنا۔

ان تصریحات سے صلٰوۃ'' کا بنیادی مفہوم واضح ہو جاتا ہے لیکن اس کے سمجھنے کے لیے پہلے ایک مختصر سی تمہید سمجھ لینا ضروری ہے۔

سوال یہ ہے کہ اللہ اور بندے کا تعلق کیا ہے ؟ اللہ اس ذات(PERSONALITY) کا نام ہے جو بلند ترین، مکمل ترین، مستحکم ترین اور حسین ترین ہے اس نے انسان کو بھی ذات(PERSONALITY)

عطا کی ہے اور اسے ''رُوحَنَا'' کہہ کر پکارا ہے۔ یہ ذات اللہ کی ذات کے مقابلہ میں محدود اور کم درجہ کی ہے اسے اپنی نشوونما کے لیے اللہ کی صفات کو اپنے سامنے بطور نصب العین رکھنا ہوتا ہے اور ان صفات کو اپنے اندر اجاگر کرتے جانا انسانی ذات کی نشوونما کا موجب بنتا ہے۔ للٰہذا انسان کو اپنی ذات کی نشوونما کے لیے صفاتِ خداوندی کو بطور معیار اپنے سامنے رکھ کر ان کے پیچھے پیچھے چلنا چاہیے۔

قرآن کریم کی سب سے پہلی سورۃ میں ہمیں جو دُعا سکھائی گئی ہے یعنی جس نصب العین کے حصول کو ہمارے لیے مقصد زندگی تجویز کیا ہے وہ ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ۱/۵ یعنی اس توازن بدوش راستہ کی طرف رہنمائی کی تمنا جو ہمیں انسانیت کی منزل مقصود تک لے جائے اور سورۃ ہود میں ہے۔ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ۱۱/۵۶ ''میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے''۔ یعنی جس صراط مستقیم پر چلنے کے لیے انسان کو کہا گیا ہے وہ وہی راستہ ہے جس پر اللہ کائنات کو چلا رہا ہے اور انسان اس راستہ پر کتاب اللہ کے ساتھ وابستہ رہنے سے چل سکتا ہے۔ للٰہذا صلوٰۃ کا بنیادی مفہوم ہے کتاب اللہ کے ساتھ پوری پوری وابستگی سے اپنے اندر علیٰ حد بشریت، صفاتِ خداوندی کا منعکس کیے جانا۔

صلوٰۃ، فرائضِ منصبی کے معنوں میں :

سُورۃ نور میں ہے کہ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ ۲۴/۴۱ ''غور کرو کہ کس طرح کائنات کی ہر شے اللہ کی تسبیح میں مصروف ہے اور پر پھیلائے ہوئے پرندے بھی، دیکھو کائنات کی ہر شے اپنی اپنی صلوٰۃ اور تسبیح سے واقف ہے''۔ یعنی کائنات کی ہر شے اپنی فطری جبلت کی رُو سے جانتی ہے کہ اس کے فرائضِ منصبی کیا ہیں۔ اسے کس راستہ پر چلنا ہے اور کس منزل پر پہنچنا ہے اس کی جدوجہد کے دوائر کون سے ہیں اِسی چیز کو ان کی صلوٰۃ اور تسبیح سے تعبیر کیا گیا ہے۔

لیکن انسان کو ان چیزوں کا علم دیگر اشیائے کائنات کی طرح جبلی طور پر نہیں دیا گیا اسے یہ کچھ

وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے جہاں تک اس کی طبعی ضروریات کا تعلق ہے انسان ان چیزوں کا علم عقل وفکر اور تجربہ ومشاہدہ سے حاصل کر سکتا ہے اور جہاں تک اس کی ''انسانیت'' کے تقاضوں کا تعلق ہے یہ چیز وحی کے ذریعے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ لہٰذا انسان کو یہ جاننے کے لیے کہ اس کی ''صلٰوۃ وتسبیح'' کیا ہے وحی کا ماننا اور جاننا ضروری ہے اور اس مقصد کی تکمیل کے لیے وحی کے دیئے ہوئے پروگرام پر عمل کرنا لازمی ہے اسے قرآن کریم نے ''اقامت صلٰوۃ'' کی جامع اصطلاح سے تعبیر کیا ہے۔

قرآن کریم میں صَلّٰی کے مقابلہ میں تَوَلّٰی کا لفظ آیا ہے ۷۵/۳۱-۳۲ تَوَلّٰی کے معنی ہیں صحیح راستہ سے روگردانی کرنا، گریز کی راہیں نکالنا۔ پھر جانا منہ موڑ لینا، لہٰذا صَلّٰی کے معنی ہوئے قوانین خداوندی کے مطابق صحیح راستہ پر چلتے جانا نظامِ خداوندی کے متعین کردہ فرائضِ منصبی کو ادا کرتے جانا۔

ان فرائض منصبی کا دائرہ بہت وسیع ہے اور زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس پر یہ محیط نہ ہو۔ چنانچہ سورۃ ہود میں ہے کہ حضرت شعیبؑ سے ان کی قوم نے کہا۔ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۱۱/۸۷ ''کیا تمہاری صلٰوۃ کا یہ حکم ہے کہ ہم انہیں چھوڑ دیں جن کی اطاعت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں اور ہم اپنا مال بھی اپنی مرضی کے مطابق خرچ نہ کریں''۔ یعنی ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ یہ کیسی صلٰوۃ ہے جو معاشیات تک کو اپنے دائرہ کے اندر لے لیتی ہے اس سے بھی صلٰوۃ کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے یعنی زندگی کے ہر شعبے میں قوانینِ خداوندی کے مطابق عمل کرنے کا نام صلٰوۃ ہے۔

صلٰوۃ، نظام خداوندی کے معنوں میں :

اقامتِ صلٰوۃ یعنی وحی کے دیئے ہوئے پروگرام پر عمل پیرا ہونا انفرادی طور پر ممکن نہیں۔ یہ صرف اجتماعی نظام کے تحت ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اس کے لیے جمع کے صیغے

استعمال کیے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک قرآنی مملکت کا فریضہ ہی یہ بتایا ہے اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ۲۲/۴۱ ''یہ وہ لوگ ہیں کہ جب انھیں زمین میں اقتدار حاصل ہوگا تو یہ اقامتِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کریں گے اور معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے روکیں گے''۔ انہی کو دوسری جگہ اَلرّٰکِعُوۡنَ السّٰجِدُوۡنَ ۹/۱۱۲ کہا ہے یعنی'' رکوع کرنے والے۔ سجدہ کرنے والے'' اور یہی وجہ ہے کہ دوسری جگہ اقامت صلوٰۃ اور امور مملکت کے لیے باہمی مشاورت کا اکٹھا ذکر کیا گیا ہے وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ۪ وَاَمۡرُہُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَہُمۡ ۪ ۴۲/۳۸ ''وہ اقامتِ صلوٰۃ کرتے ہیں اور ان کے معاملات باہمی مشاورت سے طے پاتے ہیں''۔ اور چونکہ اہلِ ایمان کی زندگی کے تمام امورِ قوانین خداوندی (کتاب اللہ) کے مطابق سرانجام پاتے ہیں لہٰذا سورۃ اعراف میں یُمَسِّکُوۡنَ بِالۡکِتٰبِ ۷/۱۷۰

''اور اقامتِ صلوٰۃ کو ساتھ ساتھ رکھا گیا ہے'' لہٰذا اقامتِ صلوٰۃ کا مفہوم ہے ایسا نظام یا معاشرہ قائم کرنا جس میں تمام افراد قرآن کریم کے قوانین کا اتباع کرتے چلے جائیں اور یوں کتابُ اللہ کے ساتھ وابستہ رہیں۔

حقیقت میں بات سمٹ سمٹا کر یہاں آجاتی ہے کہ انسان اپنے معاملات کے فیصلے اپنی خواہشات اور جذبات کے مطابق کرنا چاہتا ہے یا وحی خداوندی کے مطابق ؟ اپنے تمام معاملات کو وحی خداوندی کے مطابق رکھنے کا نام'' اقامت صلوٰۃ'' ہے چنانچہ سورۃ مریم میں ''اقامت صلوٰۃ'' اور ''اتباعِ جذبات'' کو ایک دوسرے کے مقابل لا کر اس مفہوم کو واضح کر دیا ہے ارشاد ہے۔ فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّہَوٰتِ ۱۹/۵۹ ''پھر ایسے ناخلف پیدا ہو گئے جنہوں نے صلوٰۃ کو ضائع کر دیا اور اپنے جذبات وخواہشات کی پیروی کرنے لگ گئے گویا انسان کا اپنی خواہشات کی پیروی کرنا صلوٰۃ کو ضائع کر دینا ہے اور قوانین خداوندی کی پیروی کرنا صلوٰۃ کو قائم رکھنا

ہے سورۃ انعام میں "محافظت صلوٰۃ" کو آخرت اور کتاب اللہ پر ایمان رکھنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے ۶/۹۳
لہٰذا قرآن حکیم میں قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے اقامتِ صلوٰۃ کی جامع اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔

اجتماعات صلوٰۃ کے معنوں میں :

قرآن کریم میں صلوٰۃ کا لفظ ان اجتماعات کے لیے بھی آیا ہے جنہیں عام طور پر نماز کے اجتماعات کہا جاتا ہے (نماز کا لفظ عربی زبان کا نہیں فارسی کا ہے) ان اجتماعات کے سلسلہ میں ایک بات خاص طور پر سمجھنے کے قابل ہے کہ قرآن کریم کی رو سے "اللہ کی عبادت" سے مفہوم اس قسم کی پرستش یا پوجا پاٹ نہیں جو عام طور پر اہل مذہب کے ہاں پائی جاتی ہے قرآن کریم کی رُو سے عبادت کا مفہوم اللہ کے قوانین کی اطاعت یا اللہ کی محکومیت اختیار کرنا ہے ظاہر ہے کہ اللہ کی یہ محکومیت زندگی کے ہر سانس اور کاروبار حیات کے ہر شعبہ میں اختیار کی جائے گی۔ اس کی عملی شکل وہ نظام مملکت ہے جو قرآنی اصولوں کے مطابق متشکل کیا جاتا ہے اسی نظام کے حاملین کے متعلق فرمایا۔ وَالَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّہِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَمۡرُہُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَہُمۡ وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۴۲/۳۸ "یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی اطاعت کرتے ہوئے نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں اور اپنے معاملات کو باہمی مشاورت سے طے کرتے ہیں۔ اور ہمارے دیئے ہوئے رزق کو نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے عام کر دیتے ہیں"۔ ان آیات میں اطاعتِ خداوندی اقامتِ صلوٰۃ اور امورِ مملکت کے طے کرنے کے لیے باہمی مشاورت کا ارتباط غور طلب ہے ظاہر ہے کہ قوانینِ خداوندی کے عملی نفاذ کے متعلق ضروری امور کا فیصلہ کرنے کے لیے باہمی مشاورت کی ضرورت ہو گی اور اجتماعات بھی ضروری ہوں گے جن میں ہر شعبہ زندگی کے متعلق عملی پروگرام بنائے جائیں گے اور ان کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں اور مشکلات پر غور و خوض کیا جائے گا۔

اجتماعاتِ صلوٰۃ کا دُوسرا اور بہت ہی اہم مقصد اہل ایمان کے قلوب پر قرآنی تعلیمات کی تخم ریزی کرنا ہے۔ سُورۃ مزمل میں فرمایا وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ۷۳/۴ یعنی ان اجتماعات میں قرآن

کریم کو خوب اچھی طرح سے ٹھہر ٹھہر کے اور سمجھ کر پڑھو اور اس کے مطالب کو ذہن نشین کرتے جاؤ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی کتاب کو اس کثرت کے ساتھ سمجھ سمجھ کر پڑھا جائے کہ اس کی تعلیمات اہل ایمان کے قلوب پر ثبت ہو جائیں۔ تاکہ وہ جب بھی زندگی کے کسی معاملہ میں کوئی قدم اٹھانے لگیں تو اس کے متعلق اللہ کے دیئے ہوئے احکام و قوانین فوراً ان کے سامنے آجائیں اور وہ ان کی روشنی میں اپنا قدم اٹھائیں۔

ان اجتماعات کی اہمیت کے پیشِ نظر قرآن کریم نے انہیں کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۴/۱۰۳ کہا ہے اس کے ایک معنی ہیں "خاص طور پر مقرر کردہ فریضہ" اور دُوسرے معنی ہیں "ایسا فریضہ جو وقت پر ادا کیا جاتا ہے" اجتماعات کے لیے وقت کی پابندی جس قدر ضروری ہے وہ ظاہر ہے اسی لیے سورۃ الجمعہ میں فرمایا ہے کہ جب اس اجتماع کے لیے بلایا جائے تو اسے تمام دیگر مصروفیات پر ترجیح دو، تمام کاروبار چھوڑ کر فوراً اس طرف آجاؤ اور جب تک اس سے فارغ نہ ہو جاؤ کسی اور کام کی طرف دھیان مت دو ایسا نہ ہو کہ تمہارا امیر تمہارے سامنے ضروری معاملات پیش کر رہا ہو، ان کی اہمیت سمجھا رہا ہو اور تم اسے کھڑا چھوڑ کر کاروبار کے لیے باہر نکل جاؤ۔ ۶۲/۱۱

یوں تو اہل ایمان کی ساری زندگی دن رات صبح شام قوانین خداوندی کی اطاعت اور ان کے نفاذ کی تگ ودو میں گزرتی ہے لیکن اجتماعات کے لیے خاص اوقات کا تعین ضروری ہوتا ہے خواہ یہ اجتماعات معمولاً منعقد ہوں یا ہنگامی طور پر بلائے جائیں اس سلسلہ میں فرمایا۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ ۱۷/۷۸ "تم دُلوکِ شمس سے رات کی تاریکی تک اقامتِ صلوٰۃ کر سکتے ہو"۔ اور "دلوک" میں صبح سے شام تک کا سارا وقت آجاتا ہے اسی آیت کا اگلا حصہ ہے وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا ۝ ۱۷/۷۸ اور علی الصبح بھی قرآنی حقائق پر غور و تدبر کیا کرو بلاشبہ فجر کے سکوت میں قرآنی حقائق محسوس و مشہود شکل میں سامنے آسکتے ہیں۔

صلوٰۃ کیا ہے اور کیا نہیں

اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ	اللہ کی مساجد آباد کرنے کا حق صرف انہیں حاصل ہے
مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	جو قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ	اور یومِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ .	اور اللہ کا نظام قائم کر کے (صلوٰۃ)
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ	نوعِ انسان کی پرورش و نشو و نما کا انتظام کرتے ہیں (زکوٰۃ)
وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ	اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے
فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا	ایسے ہی لوگوں سے توقع کی جاسکتی ہے کہ .
مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ ۝	راہِ راست پالیں گے
اَجَعَلۡتُمۡ سِقَايَةَ الۡحَآجِّ	کیا تم سمجھتے ہو کہ محض حاجیوں کو پانی پلا دینا
وَعِمَارَةَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ	اور مسجد الحرام کی آبادی کا کوئی کام کر دینا ایسے نیک کام ہیں
كَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	جیسے قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنا
وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ	اور اللہ کے قانونِ مکافات اور یومِ آخرت پر یقین رکھنا
وَجٰهَدَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ	اور قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے جدوجہد کرنا
لَا يَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ	بلاشبہ اللہ کے نزدیک دونوں قسم کے یہ کام برابر نہیں ہوسکتے
وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ	یاد رکھو ایسی قومیں اللہ کی رہنمائی سے فیضیاب نہیں ہوا کرتیں
الظّٰلِمِيۡنَ ۝	جو اشیاء کو ان کا صحیح مقام نہیں دیتیں
اَلَّذِيۡنَ	دیکھو اس رہنمائی سے فیضیاب وہ لوگ ہوسکتے ہیں
اٰمَنُوۡا	جو نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں

وَهَاجَرُوْا	اور اس کے قیام کے سلسلہ میں اگر وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور نظامِ خداوندی کے قیام و استحکام کے لیے جدوجہد کرتے ہیں
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ	اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ	بھی یہی ہیں جن کے مدارج اللہ کے نزدیک بلند ہیں اور یہی لوگ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۞ ۲۰-۹/۱۸	ہیں جو کامیاب و کامران اور فائز المرام ہونے والے ہیں

اللہ اور آخرت پر ایمان کیا ہے اور صلوٰۃ کیا

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا	یہودیوں کی ظالمانہ روش کی بنا پر
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ	ان کے لیے بعض ایسی جائز باتوں کی بھی ممانعت کر دی گئی تھی
اُحِلَّتْ لَهُمْ	جو عام حالات میں تو ان کے لیے جائز ہی تھیں
وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۞	انہوں نے نظامِ خداوندی کے آگے بہت رُکاوٹیں کھڑی کی ہوئی تھیں
وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا	اور سرمایہ کا نفع لینے والا استحصالی نظام قائم کر رکھا تھا
وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ	حالانکہ اس سے انہیں منع کیا گیا تھا
وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ	وہ لوگوں کا مال کھانے کے لیے ہر ناجائز ہتھکنڈا استعمال کر لیتے تھے
وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ	ایسے غلط کار لوگ بڑے دردناک عذابوں میں
عَذَابًا اَلِيْمًا ۞	مبتلا ہو جایا کرتے ہیں
لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ	لیکن ان میں سے جو لوگ ذاتی تحقیق سے علم میں پختگی حاصل کر کے
مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ	علم کے ذریعہ سے قوانینِ خداوندی کو حاصل کر لیتے ہیں
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ	اور اس طرح سے ان قوانین کو جو تم پر نازل کیے گئے ہیں
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ	یا تم سے قبل نازل کیے گئے تھے سب کو اپنا لیتے ہیں

وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ	اور ان کے مطابق نظامِ خداوندی (صلٰوۃ) قائم کرتے ہیں
وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوو نما کا انتظام کرتے ہیں
وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ	تو گویا اللہ پر اور یوم آخرت یا قانونِ مکافات پر ایمان لے آتے ہیں
اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ	یہی لوگ ہیں جنہیں
اَجْرًا عَظِيْمًا ۧ ۱۶۲۔ ۴/۱۶۰	عظیم الشان اجر ملنے والا ہے۔

نظام صلوٰۃ میں اللہ کا دیا ہوا رزق نوعِ انسانی کی پرورش اور نشوونما پر خرچ ہوتا ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ	یہ قرآن ایسی کتاب ہے
لَارَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ	جو ہر طرح کے شک و شبہ سے بالاتر ہے
هُدًى	یہ ان لوگوں کی رہبری کرتا ہے
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ	جو غلط راستوں کے خطرات سے بچنا چاہیں
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ	یہ لوگ قوانینِ خداوندی کے ان دیکھے نتائج پر یقین رکھتے ہیں
وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ	اور ان کے مطابق ایسا نظام قائم کرتے ہیں (صلوٰۃ)
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	جس میں ہمارا دیا ہوا رزق
يُنْفِقُوْنَ ۙ ۳۔ ۲/۲	نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما پر خرچ ہوتا رہے۔

اقتدار کے حوالے سے صلوٰۃ کے مفہوم کی وضاحت

اَلَّذِيْنَ	یہ وہ لوگ ہیں کہ
اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ	انہیں اگر دُنیا میں اقتدار حاصل ہوا
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ	تو نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کریں گے

وَاٰتَوُاالزَّکٰوۃَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوو نما کا انتظام کریں گے (زکٰوۃ)
وَاَمَرُوۡابِالۡمَعۡرُوۡفِ	اور معاشرہ میں اللہ کے قوانین نافذ کریں گے
وَنَھَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ ۲۲/۴۱	اور باطل قوانین کا نفاذ روکیں گے۔

نظامِ حکومت کے حوالے سے صلٰوۃ کے مفہوم کی وضاحت

وَالَّذِیۡنَ	یہ وہ لوگ ہیں
اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّہِمۡ	جو اپنے پروردگار کی دعوت قبول کرتے ہوئے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ۪	نظامِ خداوندی (صلٰوۃ) قائم کرتے ہیں
وَاَمۡرُھُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَھُمۡ ۪	اور اپنا نظامِ حکومت مشاورت کی بنیادوں پر چلاتے ہیں
وَمِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ	اور ہمارا دیا ہوا رزق
یُنۡفِقُوۡنَ ۚ ۴۲/۳۸	نوعِ انسانی کی پرورش و نشوونما کے لیے کھول دیتے ہیں۔

معاشرے کو سنوارنے والے نظام سے صلٰوۃ کے مفہوم کی وضاحت

وَالَّذِیۡنَ یُمَسِّکُوۡنَ	جو لوگ متمسک رہیں گے
بِالۡکِتٰبِ	اللہ کی کتاب اور اس کے قوانین سے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ؕ	اور نظامِ خداوندی قائم کرلیں گے (صلٰوۃ)
اِنَّا لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ	تو ایسے لوگوں کا اجر ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا
الۡمُصۡلِحِیۡنَ ۝ ۷/۱۷۰	جو معاشرہ کو سنوارتے ہیں۔

صَلّٰی اور تَوَلّٰی کے تقابل سے مفہوم کی وضاحت

فَلَا صَدَّقَ	اس نے نہ تو قوانینِ خداوندی کی تصدیق کی
وَلَا صَلّٰی ۙ	اور نہ ان کے پیچھے چلا
وَلٰکِنۡ کَذَّبَ	بلکہ ان کی تکذیب کی
وَتَوَلّٰی ۙ ۷۵/۳۱۔۳۲	اور ان کے خلاف چلا۔

حضرت ابراہیمؑ کی دُعا میں صلٰوۃ کا مفہوم

رَبَّنَآ اِنِّیۡۤ	اے میرے پروردگار میں نے
اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ	اپنی اولاد کا ایک حصہ آباد کر دیا ہے
بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ	اس بے آب و گیاہ بنجر وادی میں
عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ	اس محترم مرکزِ نظامِ خداوندی کے پاس
رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ	تاکہ یہاں اللہ کا نظام (صلوۃ) قائم کریں
فَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ	پروردگار ایسا کر دیجئے کہ
النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ ۱۴/۳۷	لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں۔

حضرت لقمان کی نصیحت میں صلٰوۃ کا مفہوم

یٰبُنَیَّ	اے میرے بیٹے
اَقِمِ الصَّلٰوۃَ	اللہ کا نظام (صلٰوۃ) قائم کرو
وَاۡمُرۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ	اور معاشرہ میں اللہ کے قوانین نافذ کرو
وَانۡہَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ	اور باطل قوانین کا نفاذ روکو

وَاصۡبِرۡ عَلٰی	اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرو
مَآ اَصَابَكَ ؕ	ان مشکلات کا جو اس جدو جہد کی راہ میں پیش آئیں
اِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ	بلا شبہ بڑے حوصلہ اور عزم کی ضرورت ہوتی ہے
الۡاُمُوۡرِ ۚ۝ ۳۱/۱۷	ان امور میں۔

اِستحصال سے پاک معاشرہ اور صلٰوۃ کا تعلق

یَمۡحَقُ اللّٰهُ	اللہ چاہتا ہے کہ مٹا دیا جائے
الرِّبٰوا	سرمایہ کا نفع لینے والے استحصالی نظام کو
وَیُرۡبِی	اور فروغ دیا جائے
الصَّدَقٰتِ ؕ	انسانی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے والے نظام کو
وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ	دیکھو اللہ ایسے نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا
اَثِیۡمٍ ۝	جو معاشرہ کو پسماندہ اور مضمحل بنا دیتے ہیں
اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	لہٰذا جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کر لیتے ہیں
وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ	اور نظامِ خداوندی (صلوۃ) کو عملاً قائم کرتے
وَاٰتَوُا الزَّكٰوۃَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشو و نما کا انتظام کرتے ہیں
لَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ	اللہ انہیں اس کا اجر ایسے معاشرہ کی صورت میں دیتا ہے
وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ	جس میں ہر طرح کی ضمانت ہوتی ہے لہٰذا کوئی خوف باقی نہیں رہتا
وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝ ۲/۲۷۶-۲۷۷	اور ہر طرح کی پریشانیاں اور غم ختم ہو جاتے ہیں۔

صلوٰۃ سے منع کرنے کا مفہوم

كَلَّآ	یوں نہیں ہونا چاہیے
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ	انسان نظامِ خداوندی سے سرکشی کر کے دولت جمع کرتا ہے
اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۭ	اور پھر اپنے آپ کو دوسروں کی ضروریات سے بے نیاز بنا لیتا ہے
اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۭ	یاد رکھو انسان کے لیے اللہ کے نظام کی طرف پلٹے بنا چارہ نہیں
اَرَءَيْتَ الَّذِيْ	اور ایسے لوگوں کی کیفیت پر غور کرو
يَنْهٰى ۙ	جو نہ صرف خود اس نظام کی طرف نہیں آتے
عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۭ ۱۰۔ ۹۶/۶	بلکہ دوسروں کو بھی اس کی طرف آنے سے روکتے ہیں۔

صلوٰۃ فرائض منصبی کے معنوں میں:

پرندوں اور بادلوں کے فرائض منصبی یا صلوٰۃ و تسبیح

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ	تم نے غور کیا کہ کس طرح اللہ کی طرف سے
يُسَبِّحُ لَهٗ	عائد کردہ فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہے
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	ہر وہ چیز جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں موجود ہے
وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ	ان پرندوں کو دیکھو کس طرح فضا میں پر پھیلائے مصروفِ کار ہیں
كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ	کائنات کی ہر شے اپنے فرائض زندگی (صلوٰۃ) کو
وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ	اور اپنے دائرہ عمل (تسبیح) کو پہچانتی ہے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝	اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ کو اس سب کا علم ہوتا ہے
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ	اس پوری کائنات پر اللہ ہی کی حکومت ہے

وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ○	اور ہر شے کا قدم اللہ کے قانون کی طرف اُٹھ رہا ہے
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ	تم نے غور کیا کہ کس طرح اللہ کا قانون
يُزْجِیْ سَحَابًا	بادلوں کو ہنکاتا ہے
ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ	اور پھر کس طرح ان کا ایک ٹکڑا دوسرے میں مدغم ہو جاتا ہے
ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا	اور جب یہ اس طرح تہ بہ تہ ہو جاتے ہیں
فَتَرَى الْوَدْقَ	تو تم دیکھتے ہو کہ ان میں سے
يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ ۴۳-۴۱/۲۴	بارش برسنے لگتی ہے۔

صبح سے شام تک اپنے فرائض منصبی (صلوٰۃ) کی انجام دہی میں مصروف رہو

اَقِمِ الصَّلٰوةَ	دیکھو قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں تمہارے جو فرائض منصبی ہیں
لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ	انکی انجام دہی کے لیے صبح سے شام تک اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہو
وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ	اور علی الصبح قرآنی حقائق پر غور و تدبر کیا کرو
اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ	بلاشبہ فجر کے سکوت افزا وقت میں قرآنی حقائق
كَانَ مَشْهُوْدًا ○ ۷۸/۱۷	محسوس و مشہود شکل میں سامنے آسکتے ہیں۔

مرکزی فریضۂ زندگی یا صلوٰۃ الوسطیٰ

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ	دیکھو ہر معاملہ میں اپنے فرائض منصبی کی نگہداشت کرو
وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ	تمہارا مرکزی فریضۂ زندگی یہ ہے کہ
وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ	زندگی کے ہر شعبہ میں قوانینِ خداوندی کی
قٰنِتِيْنَ○	اطاعت میں کمربستہ کھڑے رہو

فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا	خواہ تم خوف کی حالت میں ہو یا امن کی حالت میں
اَوۡ رُکۡبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنۡتُمۡ	پاپیادہ ہو یا سواری پر
فَاذۡکُرُوا اللّٰهَ	ہر حال میں قوانین خداوندی کو اپنے سامنے رکھو
کَمَا عَلَّمَکُمۡ مَّا لَمۡ	جس طرح تمہیں ان کا علم دیا گیا ہے
تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ ۲/۲۳۸-۲۳۹	پہلے تم ان قوانین کا علم نہیں رکھتے تھے۔

تہجد

وَمِنَ الَّیۡلِ	اگر حالات کا تقاضا زیادہ کا ہو تو
فَتَہَجَّدۡ بِہٖ	رات کا کچھ حصہ بھی ان کاموں میں صرف کرو
نَافِلَۃً	بہر حال یہ اضافہ صرف
لَّکَ ۖ ۱۷/۷۹	تمہارے لیے ہے کہ (میر کارواں کی ذمہ داریاں زیادہ ہوتی ہیں)۔

صلوٰۃ نظام خداوندی کے معنوں میں

نظامِ خداوندی یا صلوٰۃ کی عملی تشکیل کی تشریح

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا	اے اہل ایمان
ارۡکَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا	اللہ کے قوانین کے سامنے جھکو
وَاعۡبُدُوۡا رَبَّکُمۡ	اور اس کے نظامِ ربوبیت کی اطاعت کرو
وَافۡعَلُوا الۡخَیۡرَ	اور ایسے کام کرو جن سے نوعِ انسان کا بھلا ہو
لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝ۚ	تاکہ تمہیں کامیابیاں اور کامرانیاں نصیب ہوں
وَجَاہِدُوۡا فِی اللّٰهِ	اور قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے اس طرح جدوجہد کرو

حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ	جس طرح کہ جدو جہد کرنے کا حق ہے
هُوَاجْتَبٰكُمْ	اس نے تمہیں اس منصب جلیلہ کے لیے منتخب کیا ہے
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ	لہٰذا اقیامِ نظامِ خداوندی کی جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے
مِنْ حَرَجٍ ؕ	اسے بوجھ اور بیگار تصور مت کرو یہ وہی نظام ہے
مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ	جسے تمہارے مورثِ اعلیٰ ابراہیمؑ کے ہاتھوں قائم کیا گیا تھا
هُوَسَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ	اور اس نے اس نظام کے قائم کرنے والی جماعت کا نام "مسلم" رکھا تھا
وَفِىْ هٰذَا	اور اب قرآن میں بھی یہی نام تجویز کیا گیا ہے
لِيَكُوْنَ	اس نظام کے قیام کا عملی پروگرام اسطرح ہے کہ
الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ	تمہارے حقوق و فرائض کی نگرانی تمہارا رسول یا مرکزِ ملت کرے
وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ	اور تم تمام نوعِ انسان کے حقوق و فرائض کی نگرانی کرو
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	لہٰذا نظامِ خداوندی (صلٰوۃ) قائم کرو
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	اور اس کے ذریعہ سے نوعِ انسان کی پرورش و نشو و نما کا انتظام کرو
وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ	اور اللہ کے نازل کردہ ضابطہ حیات (قرآن) کو مضبوطی سے تھام رکھو
هُوَ مَوْلٰكُمْ ۚ	دیکھو اللہ ہی تمہارا کارساز نگران اور حاکم ہے
فَنِعْمَ الْمَوْلٰى	وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے
وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ ۲۲/۷۷۔۷۸	اور بہت ہی اچھا مددگار بھی۔

نظام خداوندی یا صلٰوۃ کی عملی تشکیل کا پروگرام

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ	بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ جو
اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ	تمہارے رب کی طرف سے نازل کردہ اس کتاب کو

اَلْحَقُّ كَمَنْ	حق جانتا ہے برابر ہو جائے اس کے جو
هُوَ اَعْمٰى ؕ	اس حقیقت کی طرف سے بالکل اندھا ہے
اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ	لیکن ان مثالوں سے انہی لوگوں کے سامنے حقیقت آ سکتی ہے
اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ	جو عقل ودانش سے کام لیتے ہیں
الَّذِيْنَ	اور یہ اہل عقل ودانش وہ ہیں
يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ	جو اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں
وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ	اور اپنے اقرار کو کبھی نہیں توڑتے
وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ	اور ان کی روش یہ ہوتی ہے کہ انسانیت کے ان رشتوں کو
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ	جوڑتے ہیں جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے
وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ	اس لیے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا
وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۭ	تو اس کا نتیجہ تباہی اور بربادی ہو گا
وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا	وہ نہایت ثبات واستحکام سے سرگرمِ عمل رہتے ہیں اس مقصدِ عظیم
ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ	کے حصول کے لیے جو ان کے رب نے متعین کر رکھا ہے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ	وہ نظامِ خداوندی (صلٰوۃ) تشکیل کرتے ہیں
وَاَنْفَقُوْا	اور انسانی پرورش و نشوونما پر خرچ کرتے ہیں
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	ہمارے دیئے ہوئے رزق اور صلاحیتوں کو
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً	حسبِ ضرورت پوشیدہ بھی اور اعلانیہ بھی
وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ	یوں معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر کے
السَّيِّئَةَ	اس کی ناہمواریوں کو دُور کرتے ہیں

اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ ۙ	یہی وہ لوگ ہیں جن کی زندگی کا انجام نہایت اچھا ہوگا
جَنّٰتُ عَدْنٍ	یعنی دُنیا میں جنتی معاشرہ اور آخرت میں جنت ابدی
یَّدْخُلُوْنَھَا ۲۲-۲۳/۱۳	جن میں وہ داخل ہوں گے۔

''مُصلّین'' کے اموال میں تسلیم شدہ حق ہوتا ہے ہر ضرورت مند اور محروم کا

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ	جس معاشرہ میں کوئی ضمانت نہ ہو وہاں انسان کے اندر
ھَلُوْعًا ۙ	تھڑدلاپن آجاتا ہے
اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ	ان حالات میں اس پر اگر تنگی آجائے
جَزُوْعًا ۙ	تو واویلا مچائے گا
وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ	اور اگر فراخی اور خوشحالی نصیب ہو تو
مَنُوْعًا ۙ	بخل سے کام لے گا اور دوسرے کسی کو کچھ بھی نہ دے گا
اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ۙ	لیکن جو لوگ نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں (مصلین)
الَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ	(جس میں کہ ہر طرح کی ضمانت ہوتی ہے) اور پھر وہ
دَآئِمُوْنَ ۙ	اس نظام کو مستقلاً قائم رکھتے ہیں تو ان میں
وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِھِمْ	کشادہ ظرفی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اپنے اموال میں
حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۙ	تسلیم شدہ حق سمجھنے لگ جاتے ہیں

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۙ ۲۵-۱۹/۷۰ ہر ضرورتمند اور محروم کا۔

قیامِ نظامِ خداوندی (صلوۃ) کے سلسلہ میں دئے ہوئے مال میں کبھی خسارہ نہیں ہوتا

اِنَّ الَّذِیْنَ	دیکھو جو لوگ

یَتۡلُوۡنَ کِتٰبَ اللّٰہِ	کتاب اللہ کی پیروی کرتے ہوئے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ	نظامِ خداوندی (صلٰوۃ) قائم کر لیتے ہیں
وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ	اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے اس مد میں خرچ کرتے ہیں
سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً	خاموشی سے بھی اور اعلانیہ بھی
یَّرۡجُوۡنَ تِجَارَۃً	یہ لوگ ایسی تجارت کر رہے ہیں
لَّنۡ تَبُوۡرَ ۙ	جس میں کبھی خسارہ نہیں ہوتا
لِیُوَفِّیَھُمۡ اُجُوۡرَھُمۡ	اس نظام میں انہیں نہ صرف یہ کہ محنت کا پورا پورا معاوضہ
وَیَزِیۡدَھُمۡ مِّنۡ فَضۡلِہٖ ؕ	ملتا ہے بلکہ بفضلِ ایزدی اس سے زیادہ اور بہت کچھ ملتا ہے
اِنَّہٗ غَفُوۡرٌ	بلاشبہ نظامِ خداوندی میں ہر طرح کا تحفظ بھی ہے
شَکُوۡرٌ ۝ ۳۵/۲۹-۳۰	اور محنتوں کے بھرپور نتائج بھی۔

"فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ" کا مفہوم

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ	ہم نے تمہیں قرآن جیسی نعمت عطا کی
الۡکَوۡثَرَ ۝	جو سرچشمہ ہے دُنیا بھر کی بھلائیوں اور خوشگواریوں کا
فَصَلِّ لِرَبِّکَ	پس تم اللہ کا نظامِ ربوبیت قائم کرنے کے لیے اپنے فرائضِ منصبی ادا کرو
وَانۡحَرۡ ۝ ۱۰۸/۱-۲	اور اپنے افرادِ معاشرہ کے لیے کھانے پینے کا انتظام کرو۔

نظامِ خداوندی (صلٰوۃ) میں فاضلہ دولت

یَسۡئَلُوۡنَکَ	لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں
عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ	فاضلہ دولت کے متعلق

قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ	کہو فاضلہ دولت نظامِ خداوندی کی تحویل میں رہے گی
فَاتَّقُوا اللّٰهَ	لہٰذا تم قوانینِ خداوندی کی نگہداشت کرو
وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ	اور آپس میں معاملات درست رکھو
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ	اور نظامِ خداوندی کی اطاعت کرتے رہو
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	یہی اہل ایمان کا شعار ہے
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ	دیکھو اہل ایمان کی تو خصوصیت ہی یہ ہے کہ
اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ	جب قوانینِ خداوندی کا مجموعی تصور ان کے سامنے لایا جاتا ہے تو
وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ	انکی خلاف ورزی کے نتائج کے احساس سے ان کے دل کانپ اُٹھتے ہیں
وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ	اور جب ان قوانین کی تفصیلات ان کے سامنے آتی ہیں
زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا	تو ان پر ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے
وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ۚ	اور وہ اپنے پروردگار کی رہنمائی پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ	یہ لوگ اللہ کا نظام (صلٰوۃ) قائم کرتے ہیں
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	اور ہمارے دیے ہوئے رزق کو
يُنْفِقُوْنَ ۝ؕ	نوعِ انسان کی پرورش و نشو و نما کے لیے وقف کر دیتے ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ	یہی لوگ ہیں جو حقیقی مومن ہیں
لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	ان کے رب کے ہاں ان کے لیے بہت بلند مدارج ہیں
وَمَغْفِرَةٌ	اس معاشرہ میں انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہوگا
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ۚ ۴-۸/۱	اور عزت کی روزی ملے گی۔

صلوٰۃ کے متعلق حضرت شعیبؑ کی وضاحت

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ط	اور اہل مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا
قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ	اس نے کہا اے میری قوم اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو
مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ط	اللہ کے سوا کوئی اور تمہارا حاکم نہیں ہے
وَلَا تَنْقُصُوا	اور اپنے معاشی نظام کے نقائص و ناہمواریوں کو دُور کرو
الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِنِّیْٓ	اور ہر کسی کو اس کا پورا پورا حق دو اور لوٹ کھسوٹ
اَرٰکُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْٓ اَخَافُ	کے ذریعہ سے حاصل کردہ تمہاری اس مصنوعی خوشحالی کو
عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ○	دیکھ کر مجھے اس کے نتیجہ میں آنے والی تباہی و بربادی سے خوف آتا ہے
وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا	اے میری قوم
الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ	تم اپنے معاشی نظام کی بنیاد عدل و انصاف پر رکھو
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَ ھُمْ	اور انسانوں کے حقوق میں کمی کر دینے والے نظام کو چھوڑ دو
وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ○	اور معاشرہ میں ناہمواریاں اور فساد پیدا نہ کرو
بَقِیَّتُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ	دیکھو ثبات و دوام صرف ان مفادات کو حاصل ہوتا ہے
اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۵	جو قوانینِ خداوندی کے مطابق حاصل ہوتے ہیں
وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ ○	بہر حال میں تم پر کوئی داروغہ بھی مقرر نہیں کیا گیا ہوں
قَالُوْا یٰشُعَیْبُ	انہوں نے کہا اے شعیبؑ
اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ	کیا تمہاری صلوٰۃ کا یہ حکم ہے کہ
اَنْ نَّتْرُکَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ	ہم اپنے اسلاف کے مسلک کو چھوڑ دیں
اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ط	اور اپنے مالی معاملات بھی اپنی مرضی سے طے نہ کریں

اِنَّكَ لَاَنۡتَ الۡحَلِيۡمُ الرَّشِيۡدُ ۝	کیا دُنیا میں تمہی ایک ہمدرد، انصاف پسند اور راست باز آگئے ہو
قَالَ يٰقَوۡمِ اَرَءَيۡتُمۡ	شعیبؑ نے کہا اے میری قوم ذرا غور تو کرو اللہ نے جب
اِنۡ كُنۡتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّىۡ	عقل وبصیرت کے نمایاں راستے ہمارے سامنے کشادہ کر دیئے ہیں
وَرَزَقَنِىۡ مِنۡهُ رِزۡقًا حَسَنًا ؕ	اور ہم لوٹ کھسوٹ کے بغیر متوازن ذرائع سے بھی رزق حاصل کر سکتے
وَمَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اُخَالِفَكُمۡ	ہیں تو پھر کیوں میں تمہیں اس متوازن روش کی طرف نہ بلاؤں
اِلٰى مَاۤ اَنۡهٰٮكُمۡ عَنۡهُ ؕ	میں یوں تو نہیں کر سکتا کہ تمہیں تو نیک عملی کی دعوت دوں اور خود
اِنۡ اُرِيۡدُ اِلَّا الۡاِصۡلَاحَ	بے عملی کروں میں تمہارے معاشرہ کی اصلاح چاہتا ہوں
مَا اسۡتَطَعۡتُ ؕ ۱۱/۸۴-۸۸	اور استطاعت بھر اس کے لیے کوشش کرتا رہوں گا۔

دُنیا بھر کے مظلوموں کی مَدد کرنا نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) کے فرائض میں شامل ہے

وَمَا لَكُمۡ	تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ
لَا تُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ	اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے ہو
وَالۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الرِّجَالِ	ان مظلوم مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر
وَالنِّسَآءِ وَالۡوِلۡدَانِ	جنہیں مغلوب ومحکوم بنا دیا گیا ہے
الَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا	وہ اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ پروردگار ہمیں اس ملک سے
مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ الظَّالِمِ اَهۡلُهَا ۚ	نکال لیجئے جس کے باشندے اس قدر ظالم ہیں
وَاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۙۚ	اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حمایتی ومددگار بنا
وَّاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ نَصِيۡرًا ۝	دیجئے اور کسی طرف سے ہمیں مدد پہنچا دیجئے
اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ	دیکھو اہلِ ایمان کی جنگ ہوتی ہے
فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ	اللہ کی راہ میں اس کے مظلوم بندوں کے لیے

وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُقَاتِلُوۡنَ	اور باطل نظاموں کے حامل لوگ جنگیں کرتے ہیں
فِیۡ سَبِیۡلِ الطَّاغُوۡتِ	اپنے استبداد کے فروغ کے لیے
فَقَاتِلُوۡۤا اَوۡلِیَآءَ الشَّیۡطٰنِ ۚ	لہٰذا تم شیطان کے ان ساتھیوں کے ساتھ جنگ کرو
اِنَّ کَیۡدَ الشَّیۡطٰنِ کَانَ ضَعِیۡفًا ۟	اور یقین رکھو کہ شیطان کی چالیں نہایت کمزور ہوا کرتی ہیں
اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ قِیۡلَ لَہُمۡ	اور انہیں دیکھو جنہیں انقلاب کے ابتدائی مراحل میں مستبد
کُفُّوۡۤا اَیۡدِیَکُمۡ	قوتوں کے ساتھ ٹکراؤ سے ہاتھ روکے رکھنے کی تاکید کی گئی تھی
وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ	تاکہ پہلے نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) کو مستحکم کر لیا جائے
وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ۚ	اور افرادِ معاشرہ کی پرورش و نشوونما کے انتظامات درست ہو جائیں
فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیۡہِمُ	اور اب جب کہ ظلم کے مٹانے کے لیے مستبد قوتوں سے
الۡقِتَالُ	ٹکراؤ کا مرحلہ آگیا ہے
اِذَا فَرِیۡقٌ مِّنۡہُمۡ	تو ان میں سے کچھ لوگ
یَخۡشَوۡنَ النَّاسَ	انسانوں سے اس طرح خوف کھانے لگ گئے ہیں
کَخَشۡیَۃِ اللّٰہِ	جس طرح کہ اللہ سے ڈرنا چاہیے
اَوۡ اَشَدَّ خَشۡیَۃً ۚ ۴/۷۵-۷۷	بلکہ یہ تو اس سے بھی کچھ زیادہ ہی خوفزدہ ہیں۔

نظامِ خداوندی قائم کرنیوالوں اور اس سے روگردانی کرنیوالوں کی حالت کا بیان

وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیۡ مَعَکُمۡ ؕ	اللہ نے فرمایا ہم تمہارے ساتھ ہوں گے
لَئِنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوۃَ	اگر تم نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کر کے
وَاٰتَیۡتُمُ الزَّکٰوۃَ	نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے رہے
وَاٰمَنۡتُمۡ بِرُسُلِیۡ	ہمارے رسولوں کی تعلیمات کو سچ مانا

وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ	اور ان کے پروگراموں میں ان کے مددگار ہوئے
وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ	اور قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اپنا مال
قَرْضًا حَسَنًا	بطورِ قرضِ حسنہ کے اس نظام کے حوالے کردیا
لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ	تو تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں دُور ہو جائیں گی
وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ	اور تمہیں ایسی خوشگوار جنتی زندگی نصیب ہو جائے گی
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں دواں ہوں گے
فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ	لیکن اس کے بعد اگر انہوں نے نظامِ خداوندی سے منہ موڑ لیا
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○	اور اس متوازن روشِ زندگی سے کنارہ کش ہو گئے تو
فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ	اس عہد شکنی کی وجہ سے وہ خوشگواریوں سے محروم ہو کر
لَعَنّٰهُمْ	اللہ کی رحمتوں سے دُور ہٹ جائیں گے
وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ	ان کے دل سخت ہو جائیں گے اور وہ اپنی مفاد پرستیوں کے
يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ	لیے اللہ کے کلام میں بھی ردوبدل کریں گے
وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ	اور جہاں بدل نہ سکے تو ویسے ہی عمل چھوڑ دیں گے
وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى	اور بجز معدودے چند کے ان کی خیانتوں اور
خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ	بددیانتیوں کے چرچے دُنیا بھر میں سنائی دیں گے
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ	لہٰذا ایسے لوگوں کو نظر انداز کر کے اپنا پروگرام جاری
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ	رکھو بلا شبہ اللہ کے پسندیدہ لوگ وہی ہیں
الْمُحْسِنِيْنَ ○ ۱۳۔ ۵/۱۲	جو معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرتے ہیں۔

اور جن ناخلفوں نے نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) کو ضائع کر دیا

وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا	یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں ہم نے رہنمائی عطا کی اور برگزیدہ کیا
اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ	ان کی کیفیت یہ تھی کہ جب ان کے سامنے قوانینِ خداوندی آتے
خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ۝	تو وہ دل کے پورے گداز کے ساتھ ان کے سامنے جھک جاتے
فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ	لیکن ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشیں ہوئے
اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ	جنہوں نے نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) کو ضائع کر دیا
وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ	اور اپنے اپنے مفادات وخواہشات کے پیچھے لگ گئے
فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ ۱۹/۵۸-۵۹	اور بھٹک کر تباہیوں وبربادیوں سے دوچار ہو گئے۔

اور جنہوں نے دینِ خداوندی کو کفر میں بدل ڈالا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ	ان (مذہبی پیشواؤں) کی حالت پر غور کیا
بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا	جنہوں نے دینِ خداوندی کو کفر میں بدل ڈالا
وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝	اور کاروانِ ملت کو تباہیوں کے گھاٹ پر جا اُتارا
جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا	اور انہیں بربادیوں کے جہنم میں جھونک دیا
وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝	کیسا بُرا مقام ہے جو انہوں نے منتخب کیا
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا	انہوں نے دینِ خداوندی کے بجائے ایسے مذہب کو اپنا لیا
لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ	جس نے انہیں اللہ کی راہ سے ہٹا کر گمراہیوں کے گڑھے میں جا گرایا
قُلْ تَمَتَّعُوْا	کہو ان مفاد پرستیوں کا عارضی فائدہ تو اٹھا لو گے
فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝	لیکن آخر کار تمہارا ٹھکانہ جہنم ہو گا
قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ	بہر حال میرے ان بندوں سے کہو

اٰمَنُوْا	جن کا قوانینِ خداوندی پر ایمان قائم ہے
یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ	کہ وہ ان قوانین کے مطابق نظام (صلوٰۃ) قائم کریں اور جو.
یُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ	کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں
سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً	خرچ کریں خاموشی سے بھی اور اعلانیہ بھی
مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ	قبل اس کے کہ نتیجہ نکلنے کا وقت آجائے
لَّا بَیْعٌ فِیْہِ	اور پھر تم اس جنس کو نہ تو کسی بازار سے خرید کر لا سکو
وَلَا خِلٰلٌ ○ ۱۴/۲۸ ۔ ۳۱	اور نہ کوئی دوست اور مددگار ہی پاؤ۔

کیا ان معاملات میں تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے

وَلَا تَشْتَرُوْا	(اے مذہبی پیشواؤ) مت فروخت کرو
بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ز	ہمارے قوانین کو حقیر حقیر مفادات کے عوض
وَاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ○	اور ان قوانین کی خلاف ورزی کے نقصانات سے بچو
وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ	اور حق و باطل، صحیح و غلط کو آپس میں گڈمڈ مت کرو
وَتَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○	اور نہ حق کو جان لینے کے بعد اسے چھپاؤ ہی۔
وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ	نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرو
وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو
وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ○	اور دوسروں کے ساتھ تم بھی قوانینِ خداوندی کے سامنے جھک جاؤ
اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ	تعجب ہے تم دوسروں کو جن نیک کاموں کی نصیحت کرتے ہو
وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ	خود ان پر عمل کرنا بھول جاتے ہو
وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ ط	حالانکہ تم اللہ کی کتاب کا مطالعہ بھی کرتے ہو

اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ O ۲/۴۱-۴۴	کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے۔

نظامِ خداوندی (صلٰوۃ) سرمایہ دارانہ نظام کے فواحش کو روک دیتا ہے

اُتۡلُ مَآ	دیکھو اپنے پیشِ نظر رکھو
اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ	اللہ کی کتاب میں وحی کیے گئے قوانین کو
وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ	اور ان کے مطابق اللہ کا نظام قائم کرو
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی	بلاشبہ یہ نظام ان برائیوں اور فحاشیوں کو روک دے گا
عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ؕ ۲۹/۴۵	جو دولت سمیٹنے کی ہوس اور بخل سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

صلوٰۃ، اجتماعات کے معنوں میں

اجتماعات صلوٰۃ کا مقصد

اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ	اللہ کو اس بات کا علم ہے کہ
اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ	تم اپنے رفقاء کار کی تعلیم و تربیت کے لیے
ثُلُثَیِ الَّیۡلِ وَنِصۡفَہٗ وَثُلُثَہٗ	تہائی رات نصف شب اور دو تہائی رات تک مصروفِ کار رہتے ہو
وَطَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ مَعَکَ ؕ	اور ساتھیوں کی ایک جماعت بھی تمہارے ساتھ ہوتی ہے
وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ	اللہ نے رات و دن کے پیمانے کچھ اس طرح بنائے ہیں کہ
الَّیۡلَ وَالنَّہَارَ ؕ	رات آرام کے لیے ہے اور دن کام کے لیے
عَلِمَ اَنۡ لَّنۡ تُحۡصُوۡہُ	اللہ کو معلوم ہے کہ یہ روش زیادہ دیر تک نبھائی نہیں جا سکے گی
فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ	اور اللہ تمھارے لیے آسانی چاہتا ہے
فَاقۡرَءُوۡا	لہٰذا اپنے ساتھیوں کے قلوب پر قرآنی تعلیمات کی تخم ریزی

مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط	جس قدر بھی آسانی سے کر سکتے ہو وہ کرو
عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى لا	تم میں سے بعض کی صحت کمزور ہو گی
وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ	بعض ایسے بھی ہونگے جنہیں تلاشِ معاش میں
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ لا	دوسرے مقامات کی طرف سفر کرنا ہوتا ہے
وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صلے	اور بعض اللہ کی راہ میں جنگ میں مصروف ہوتے ہیں
فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ مِنْهُ لا	لہٰذا قرآن کا اتنا ہی حصہ ذہن نشین کراؤ جتنا آسانی سے ہو سکے
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	اس طرح آہستہ آہستہ نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرتے
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے جاؤ
وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ	اور اس مقصد کے لیے اپنا مال اللہ کو بطورِ قرضِ حسنہ دے دو
قَرْضًا حَسَنًا ط	اس نظام میں یہ سب کچھ تمہاری اپنی بہبود پر ہی خرچ کیا جائے گا
وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ	دیکھو تم اپنے مستقبل کی حفاظت کے لئے
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ	جس قدر بھی پیش بندی کرو گے
عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ط	اللہ کی جانب سے اس کا بہترین صلہ پاؤ گے
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط	اللہ نے یہ انتظام تمہارے ہی تحفظ کی خاطر کیا ہے
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۷۳/۲۰	بلاشبہ وہ بڑا ہی حفاظت دینے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اِجتماعاتِ صلوٰۃ کا مقصد معاشرے کی ناہمواریاں دُور کرنا ہیں

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ	اور اجتماعاتِ صلوٰۃ منعقد کیا کرو
طَرَفَىِ النَّهَارِ	دن کی دونوں اطراف میں یعنی صبح و شام
وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط	اور رات کے کچھ حصہ میں بھی

اِنَّ الْحَسَنٰتِ	اگر معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر لیا جائے
یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ	تو ناہمواریاں اور خرابیاں خود بخود دُور ہو جاتی ہیں
ذٰلِكَ ذِكْرٰی	یہ اصولِ محکم ان لوگوں کے لیے ہے
لِلذّٰكِرِیْنَ ۚ	جو قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھنا چاہتے ہیں
وَاصْبِرْ	اور صبر واستقامت کے ساتھ اس پروگرام پر کاربند رہو
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ	بلاشبہ اللہ ان لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا
الْمُحْسِنِیْنَ ○	جو معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرنے والے ہیں
فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ	پھر دیکھو گزشتہ ادوار کے بااثر لوگوں نے ایسے پروگرام
مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِیَّةٍ یَّنْهَوْنَ	کیوں نہ بنائے جن کے ذریعہ سے دُنیا میں
عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ ۱۱۶۔۱۱۴/۱۱	فساد اور ناہمواریوں کا خاتمہ ہو جاتا۔

ان اجتماعات میں شرکت ایسی حالت میں کرنی چاہئے کہ جو کہا جائے اُسے سمجھ بھی لو

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ	اجتماعاتِ صلٰوۃ میں شمولیت کے لئے اس وقت تک نہ جاؤ
وَاَنْتُمْ سُكٰرٰی	جب تک کہ تمہارے ہوش و حواس درست حالت میں نہ ہوں
حَتّٰی	ان اجتماعات میں شرکت ایسی حالت میں کرنی چاہیے
تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ۴/۴۳	کہ جو کچھ کہا جائے اسے سمجھ بھی لو۔

اگر جنابت کی حالت میں ہو تو اجتماعاتِ صلٰوۃ میں باقاعدہ شمولیت کیلئے نہ جاؤ

وَلَا جُنُبًا	اگر جنابت کی حالت میں ہو تو اجتماعاتِ صلٰوۃ میں شمولیت کے لئے نہ جاؤ

اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ	ہاں ویسے ہی اگر راستہ گزرتے میں کچھ دیر کیلئے ٹھہر گئے تو کوئی بات نہیں
حَتّٰی	لیکن باقاعدہ شمولیت کے لئے
تَغْتَسِلُوْا ط ۴/۴۳	ایسی حالت میں غسل کر کے شمولیت اختیار کرو۔

پاک وصاف ہو کر اجتماعاتِ صلوٰۃ میں شامل ہُوا کرو

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ	جب اجتماعاتِ صلوٰۃ کی طرف جانے لگو
فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ	تو اپنا منہ دھو لیا کرو
وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ	اور کہنیوں تک ہاتھ بھی
وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ	اور سروں کو پونچھ لیا کرو
وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ط	اور ٹخنوں تک پاؤں بھی دھو لیا کرو
وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا ط	اور اگر جنابت کی حالت میں ہو تو پاک صاف ہو کر شامل ہوا کرو
وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ	اگر بیماری یا سفر کی حالت میں ہو
اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ	یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے فارغ ہوا ہو
اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ	یا جنسی عمل کیا ہو
فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا	اور پانی نہیں ملتا تو تیمم کر لیا کرو
صَعِیْدًا طَیِّبًا	یعنی پاک وصاف مٹی سے آلائش صاف کر لی
فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ مِّنْہُ ط	اور منہ ہاتھ ویسے پونچھ لیے
مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ	دیکھو اللہ تم پر کوئی
لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ	خواہ مخواہ کی تنگی عائد کرنا نہیں چاہتا

وَّلٰکِنۡ یُّرِیۡدُ لِیُطَهِّرَکُمۡ	وہ تو فقط یہ چاہتا ہے کہ تم پاک و صاف رہو
وَلِیُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَیۡکُمۡ	اور ایک شائستہ جماعت بن کر اس کی نعمتوں کے حق دار بن جاؤ
لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ۝ ۵/۶	اور تمہاری کوششیں بھرپور نتائج مرتب کر سکیں۔

ہفتہ وار اِجتماعات

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِذَا نُوۡدِیَ	جب تمہیں بلایا جائے
لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ	ہفتہ واری اجتماعِ صلوٰۃ کے لیے
فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰهِ	تو لپک کر آجایا کرو اللہ کے قوانین وہدایات کی طرف
وَذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ	اس وقت کاروبار بند کر دیا کرو
ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ	اسی میں تمہاری بہتری ہے
اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ ۶۲/۹	اگر تم علم وبصیرت سے کام لو۔

ان اجتماعات میں پوری توجہ اور یکسوئی کے ساتھ شرکت کرو

وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَةً	اور ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ کسی تجارتی منافع کو دیکھ کر
اَوۡ لَهۡوَا ۨ	یا کسی کھیل تماشہ کے شوق میں
انۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡهَا وَتَرَکُوۡکَ قَآئِمًا ؕ	تمہیں کھڑا چھوڑ کر سب اس طرف لپک پڑیں
قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰهِ	انہیں سمجھایئے کہ جو کچھ تمہیں نظامِ خداوندی سے ملے گا
خَیۡرٌ مِّنَ اللَّهۡوِ	وہ زیادہ خوشگوار ہے ہر کھیل تماشہ سے
وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ	اور زیادہ نفع بخش ہے ہر تجارت سے

وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ ٦٢/١١ — اور اللہ کا نظام بہترین رزق دینے والا ہے۔

اور اجتماعاتِ صلٰوۃ کی کاروائی درمیانہ آواز میں کی جائے

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ — اور اجتماعاتِ صلٰوۃ میں اپنی آواز نہ زیادہ بلند کرو

وَلَا تُخَافِتْ بِهَا — اور نہ زیادہ مدھم

وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ ١٧/١١٠ — اس سلسلہ میں درمیان کی راہ اختیار کی جائے۔

اِن اجتماعات میں پابندیٔ وقت کی تاکید

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ — دیکھو اجتماعاتِ صلٰوۃ ایسا فریضہ ہے

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ — اہل ایمان کے لئے

كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ ٤/١٠٣ — کہ جس میں مقررہ وقت پر شامل ہونا چاہیے۔

اجتماعات سے فراغت کے بعد ہر معاملے میں قوانین خداوندی سامنے رکھو

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ — اور اجتماعاتِ صلٰوۃ سے فراغت کے بعد

فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ — زمین میں پھیل جاؤ

وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ — اور حصولِ معاش میں مصروف رہو

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا — اور زندگی کے ہر معاملہ میں قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھو

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ٦٢/١٠ — تاکہ تمہیں کامیابی اور فلاح نصیب ہو۔

اور زندگی کے جس حال میں بھی ہو اللہ کے قوانین سے غافل نہ ہو جاؤ

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ — جب تم اجتماعِ صلٰوۃ سے فارغ ہو جاؤ

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ	تو ہر حال میں قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھو
قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا	خواہ کھڑے ہو یا بیٹھے ہو
وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج ۴/۱۰۳	یا لیٹے ہو کسی حال میں بھی ہو ان قوانین سے غافل نہ ہو جاؤ۔

خطرہ یا سفر کی حالت میں یہ اجتماعات مختصر کیے جا سکتے ہیں

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ	اگر تم لوگ دُنیا میں کسی جگہ سفر کی حالت میں ہو
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ	تو اِس بات میں کوئی ہرج نہیں
اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ق	اگر اجتماعاتِ صلوٰۃ کو مختصر کر لیا جائے
اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ	اور جب تم جنگ کے لیے نکلو اور تمہیں دُشمن کی طرف سے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط ۴/۱۰۱	ضرر رسانی کا خطرہ ہو تو بھی اجتماعات کو مختصر کر لیا کرو۔

خطرہ کی حالت میں اجتماعات میں احتیاط

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ	اے رسولؐ جب تم خود اپنی جماعت کے ساتھ ہو
فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ	اور خطرہ کی حالت میں اجتماعِ صلوٰۃ کا انتظام کرو
فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ	تو چاہیے کہ جماعت کا ایک حصہ اجتماع میں
مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا	تمہارے ساتھ شامل ہو جائے
اَسْلِحَتَهُمْ قف	مع اسلحہ کے اور دوسرا حصہ پہرہ دے
فَاِذَا سَجَدُوْا	اور جب یہ شمولیت کر چکیں
فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ	تو پیچھے پہرہ پر چلے جائیں
وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا	اور دوسرا حصہ جو ابھی اجتماع میں شامل نہیں ہوا تھا

فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا	تمہارے ساتھ اجتماع میں شامل ہو جائے
حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ج	یہ بھی اسی طرح احتیاط برتیں اور اپنے ہتھیار سنبھالے رکھیں
وَدَّالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ	اس لیئے کہ تمہارے مخالفین تو دل سے چاہتے ہیں
عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ	کہ تم اپنے اسلحہ اور سامان سے ذرہ بھی غافل ہو تو
فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ط	وہ یکبارگی حملہ کر دیں
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ	ہاں اگر تمہیں بارش وغیرہ کی وجہ سے کوئی تکلیف ہو
اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى	یا تم میں سے کوئی بیمار ہو
اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ج	تو وہ اپنا اسلحہ اُتار سکتا ہے
وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ط ۴/۱۰۲	لیکن اس صورت میں بھی اپنی حفاظت سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

صلوٰۃ کے زندہ نظام سے فرار کی ایک صورت

اَلْكَسَلُ

مادہ : ک س ل

اَلْكَسَلُ کسی ایسے کام میں واماندگی اور گرانباری کا اظہار کرنا جس میں گرانباری اور تکان کا اظہار نہیں کرنا چاہیے اَلْكِسْلُ روئی دھننے کی کمان کی تانت جو کمان سے الگ کر دی گئی ہو ظاہر ہے اس حالت میں بھی کمان اور تانت موجود تو ہوتی ہے لیکن ان میں باہمی رابطہ نہ رہنے سے روئی نہیں دھنی جا سکتی، دونوں بے کار ہوتی ہیں۔

اس لفظ کے بنیادی معانی کو سامنے رکھیئے اور پھر اس آیت پر غور کیجئے جس میں کہا گیا ہے

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۴/۱۴۲

" یہ لوگ نظام کے بغیر صلوٰۃ کے نام پر جو کچھ کرتے ہیں وہ ایسا ہے جیسے روئی دھننے والی کمان سے تانت الگ کر کے روئی دُھننے کی کوشش کی جائے"۔

گزشتہ صفحات میں صلوٰۃ کے موضوع کے تحت دی گئی آیات سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ صلوٰۃ، اللہ کی طرف سے دیا ہوا وہ انسانیت ساز نظام ہے جو انسان کی پوری زندگی کو محیط ہوتا ہے۔ انسانی زندگی کے تمام انفرادی اور اجتماعی معاملات اس نظام کے دائرہ میں آتے ہیں اور اس فریضہ کی ادائیگی اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ ان تمام فرائض منصبی کو ادا کیا جائے جو نظام خداوندی کی جانب سے فرد اور معاشرہ پر عائد ہوتے ہیں اس کے بغیر صلوٰۃ کے نام پر جو کچھ کیا جائے گا وہ ایسا ہی ہوگا جیسے کمان سے تانت الگ کر کے روئی دھننے کی کوشش کی جائے۔

نظام کے بغیر صلوٰۃ کی قسم ، اللہ کو دھوکا اور دین کا جھٹلانا

عبادت کے نام پر اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ	یہ لوگ جن کے کہنے اور کرنے میں فرق ہے
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ	اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں
وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ	حالانکہ دھوکہ تو وہ خود اپنے آپ کو دے رہے ہیں
وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ	یہ لوگ نظام کے بغیر صلوٰۃ کے نام پر جو کچھ کرتے ہیں
قَامُوْا	وہ ایسا ہے جیسے روئی دُھننے کی کمان سے
كُسَالٰى ۙ	تانت الگ کر کے روئی دھننے کی کوشش کی جائے
يُرَآءُوْنَ النَّاسَ ۴/۱۴۲	ان کی یہ بے نتیجہ عبادتیں محض دکھاوا ہی دکھاوا ہیں۔

ہلاکت ہے اُن نمازیوں کیلئے جنکے عمل سے دینِ خداوندی کی تکذیب ہو رہی ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ	دین کے ان دعویداروں کی حالت پر غور کیا

یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ	جن کی وجہ سے ہمارے دین کی تکذیب ہو رہی ہے
فَذٰلِکَ الَّذِیۡ	یہ وہ لوگ ہیں
یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ	جن کے معاشرہ میں کمزور وبے آسرا کو دھکے پڑتے ہیں
وَلَا یَحُضُّ عَلٰی	اور جن کے ہاں کوئی انتظام نہیں
طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ	معذور و بیروزگار کی روزی کا
فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ	لہٰذا ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لیے
الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ	جو صلوٰۃ کی حقیقت سے بے خبر ہیں
الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ	یہ لوگ ایک طرف تو دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں
وَیَمۡنَعُوۡنَ	اور دوسری طرف رزق کے سرچشموں کے آگے بند لگا کر
الۡمَاعُوۡنَ ۠ ۱۰۷/۱-۷	نوعِ انسان کو سامانِ زیست سے محروم کر دیتے ہیں۔

کچھ آوازیں، کچھ حرکتیں

وَمَا کَانَ صَلَاتُہُمۡ	ان کی صلوٰۃ اس کے سوا کچھ نہیں
عِنۡدَ الۡبَیۡتِ	اللہ کے گھر میں کہ
اِلَّا مُکَآءً	کچھ آوازیں ہیں
وَّتَصۡدِیَۃً ؕ ۸/۳۵	اور کچھ حرکتیں ہیں۔

جو صرف باتیں بناتے رہے

فِیۡ جَنّٰتٍ ۟ؕ یَتَسَآءَلُوۡنَ ۙ	اہلِ جنت دریافت کریں گے
عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ۙ	مجرمین سے کہ

مَاسَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ ۝	تمہیں کس جرم میں دوزخ آنا پڑا؟
قَالُوۡا	وہ کہیں گے
لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ ۝ۙ	ہم نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرنے والوں میں سے نہ تھے
وَلَمۡ نَکُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡکِیۡنَ ۝ۙ	ہم نے معذروں وبیروزگاروں کی روزی کا کوئی انتظام نہ کیا
وَکُنَّانَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِیۡنَ ۝ۙ	اوراس سلسلہ میں دوسروں کے ساتھ مل کر صرف باتیں بناتے رہے
وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ۙ	اور یوں آخرت اور قانونِ مکافات کی عملاً تکذیب کر دی
حَتّٰۤی اَتٰنَا الۡیَقِیۡنُ ۝ؕ	حتیٰ کہ ہمارے اعمال کے نتائج ہمارے سامنے آگئے
فَمَاتَنۡفَعُہُمۡ	اور ہمیں کچھ فائدہ حاصل نہ ہو سکا
شَفَاعَۃُ الشّٰفِعِیۡنَ ۝ؕ ۴۸-۴۰/۷۴	کسی شفاعت کرنے والے کی شفاعت کا۔

****

الزکٰوۃ

مادہ : ز ک و

زَکَا الْمَالُ وَالزَّرْعُ۔ یَزْکُوْ ، زُکُوًّا وَاَزْکٰی جانوروں کا اور کھیتی کا پھلنا۔ پھولنا۔ بڑھنا نشوونما پانا۔ اَزْکَی اللّٰہُ الْمَالَ وَزَکَّاہُ۔ اللہ نے مال کی نشوونما دی، بڑھایا زَکَا الرَّجُلُ یَزْکُوْ آدمی آسودہ اور خوشحال ہوگیا۔ اس کی صلاحیتوں میں نشوونما آگئی اس کی زندگی سرسبز و شاداب ہوگئی۔

لہٰذا زَکَا کے بنیادی معنی نشوونما پانا، بڑھنا، پھلنا، پھولنا ہیں قرآن میں ہے فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا ۱۸/۱۹ "یہ دیکھو کہ کونسا کھانا ایسا ہے جس میں نشوونما دینے کی زیادہ صلاحیت ہے جو زیادہ (NUTRI-TIOUS) ہے"۔

اَلزَّکٰوۃُ کے معنی نشوونما وبالیدگی، پھولنا پھلنا کے علاوہ پاکیزگی کے بھی ہیں لیکن یہ اس کے بنیادی معنی نہیں قرآن کریم میں ایک ہی آیت میں اَزْکٰی اور اَطْھَرُ کے الفاظ الگ الگ آئے ہیں۔اَزْکٰی لَکُمْ وَاَطْھَرُ ۲/۲۳۲ اس میں اَطْھَرُ تو پاکیزگی کے لیے ہے اور اَزْکٰی نشوونما کے لیے پاکیزگی (طہارت) ایک سلبی صفت (NEGATIVEVIRTUE) ہے یعنی نقائص اور خرابیوں سے دور رہنا لیکن زَکٰوۃ ایجابی صفت (POSITIVE VIRTUE) ہے یعنی بڑھنا، پھولنا پھلنا نشوونما اور بالیدگی حاصل کرنا اس میں بالیدگی اور ارتقاء کا پہلو مضمر ہوتا ہے اَرْضٌ زَکِیَّۃٌ کے معنی ہیں سرسبز زمین جس میں خوب نشوونما ہو۔

سورۃ شمس میں زَکّٰھَا کے مقابلہ میں دَسّٰھَا کا لفظ آیا ہے ۹۱/۹۔۱۰ اس کی نشوونما کو روک دینا۔

لہٰذا تَزْکِیَۃٌ کے معنے ہوں گے ان تمام موانع کو دور کر کے جو کسی کی راہ میں حائل ہوں اس کی نشوونما کے لیے حالات کو مساعد کرنا۔

قرآن کریم میں اَقِیْمُوا لصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ کے الفاظ بار بار آئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ قرآنی نظام کے یہی دو ستون ہیں "اقامتِ صلوٰۃ" سے مراد ہے ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا جس میں افراد معاشرہ قوانین خداوندی کا اتباع کرتے ہوئے اپنی منزل مقصود تک جا پہنچیں اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قسم کا معاشرہ قائم کرنے سے مقصود کیا ہے؟ مقصود ہے "ایتائے زکوٰۃ" ایتاء کے معنی ہیں دینا اور زکوٰۃ کے معنی ہیں نشوونما یعنی نوعِ انسان کی نشوونما (GROWTH) کا سامان بہم پہنچانا۔ اس "نشوونما" میں انسان کی طبعی زندگی کی پرورش اور اس کی ذات یا روح کی نشوونما دونوں شامل ہیں۔

سورۃ حج میں ہے۔ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ ۲۲/۴۱ "یہ وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں زمین میں اقتدار حاصل ہوگا تو یہ اقامتِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کریں گے"۔ یعنی قرآنی مملکت کا فریضہ "ایتائے زکوٰۃ" ہوگا۔ یعنی دوسروں کو نشوونما دینا اپنے افراد معاشرہ اور دیگر نوع انسان کی نشوونما کا سامان بہم پہنچانا۔ اسی کے متعلق دوسرے مقام پر ہے کہ مومن وہ ہیں۔ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ ۲۳/۴ "جو زکوٰۃ یعنی نوع انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے جدوجہد کرتے ہیں"۔

اب سوال یہ ہے کہ مملکت قرآنی یا نظامِ خداوندی اپنے اس عظیم فریضہ کو سرانجام کس طرح سے دے گی؟ ظاہر ہے کہ اس مقصد کے لیے اوّلاً ذرائع پیداوار مملکت کی تحویل میں رہیں گے۔ تاکہ وہ رزق کی تقسیم لوگوں کی ضرورت کے مطابق کر سکے اور دوسرے یہ کہ افراد معاشرہ جو کچھ کمائیں وہ اسے اس طرح کھلا رکھیں کہ مملکت اس میں سے جس قدر ضرورت سمجھے "ایتائے زکوٰۃ" یعنی

دوسروں کی پرورش و نشوونما کے لیئے لے لے اس مقصد کے لیے قرآن کریم نے نہ کوئی شرح مقرر کی ہے نہ نصاب اس میں سوال ضرورت پوری کرنے کا ہے حتی کہ اس ضمن میں یہ بھی کہہ دیا کہ جو کچھ بھی ضروریات پورا ہونے کے بعد بچ جائے۔ عندالضرورت وہ سب کا سب مملکت کی تحویل میں لے لیا جاسکتا ہے ۲/۲۱۹ اس نقطہ نگاہ سے دیکھئے تو مملکت قرآنی کی تمام آمدنی ''ایتائے زکوٰۃ'' کے مقصد کو پورا کرنے کا ذریعہ ہوگی۔

لیکن اس قسم کا قرآنی نظام بتدریج قائم ہوگا جس عرصہ میں یہ ہنوز زیر تشکیل ہوگا اس عرصہ میں جماعت کے افراد سے آج کی اصطلاح میں چندے اور عطیے لیئے جائیں گے یا ہنگامی ٹیکس عائد کیئے جائیں گے ان کے لیے قرآن کریم نے صدقات کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

ان تصریحات سے یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ سب چیزیں قرآنی مملکت کے شعبے ہیں۔ انفرادی چیزیں نہیں ہیں۔ انفرادی طور پر انسان جو کچھ ضرورت مندوں کو دے گا وہ خیرات ہوگی قرآنی نظام میں خیرات لینے یا دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی کیونکہ تمام ضرورت مندوں کی ضروریات زندگی کا پورا کرنا مملکت کا فریضہ قرار پاجاتا ہے۔

انسانی معاشرے میں جو نظام اللہ قائم کرانا چاہتا ہے

یَمۡحَقُ اللّٰهُ	اللہ چاہتا ہے کہ ہر اس نظام کو مٹادیا جائے
الرِّبٰوا	جس میں سرمایہ جمع کر کے اس کا منافع کھایا جاتا ہے
وَیُرۡبِی	اور ایسے نظام کو فروغ دیا جائے
الصَّدَقٰتِ ؕ	جس میں سرمایہ لوگوں کی فلاح پر خرچ کردیا جاتا ہے
وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ	دیکھو اللہ ایسے نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا

اَثِیْمٍO	جو اپنی صلاحیتوں کو مفلوج کر کے پسماندگی میں مبتلا ہو جاتے ہیں.
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اور جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کرتے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ	اور اللہ کے نظام (صلوٰۃ) کو عملاً قائم کر لیتے ہیں
وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشو و نما کا انتظام کرتے ہیں
لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ	تو اللہ کی طرف سے انہیں اس کا یہ اجر ملتا ہے کہ
وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ	ان کے معاشرہ سے ہر طرح کا خوف ختم ہو جاتا ہے
وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَO ۲/۲۷۶-۲۷۷	اور کسی کی کوئی پریشانی اور فکر باقی نہیں رہتی۔

اور انبیائے کرام اسی مقصد کی تکمیل کے لیے بھیجے جاتے تھے

وَوَھَبْنَا لَہٗٓ اِسْحٰقَ ط	ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ جیسا بیٹا
وَیَعْقُوْبَ نَافِلَۃً ط	اور یعقوبؑ جیسا پوتا عطا کیے
وَکُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِیْنَO	اور ان سب کو عمدہ صلاحیتوں کا مالک بنایا
وَجَعَلْنٰھُمْ اَئِمَّۃً	اور ہم نے انہیں لوگوں کی امامت یا لیڈر شپ عطا کی
یَّھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا	وہ ان کی رہنمائی ہمارے قوانین کے مطابق کرتے
وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْھِمْ	ہم نے انہیں وحی کے ذریعہ ہدایت کی تھی کہ
فِعْلَ الْخَیْرٰتِ	فلاحِ انسانی کے لیے کام کریں
وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ	اور نظامِ خداوندی قائم کر کے
وَاِیْتَآءَ الزَّکٰوۃِ ۚ	نوعِ انسان کی پرورش و نشو و نما کا انتظام کریں
وَکَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ۲۱/۷۲-۷۳	اور وہ سب ہمارے احکام و قوانین کی اطاعت کرتے تھے۔

حضرت اسمٰعیلؑ کے آنے کا مقصد عظیم

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ز	اور اس کتاب میں اسمٰعیلؑ کا ذکر کر
اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ	وہ اپنے قول کا سچا
وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۚ ۝	اور ہمارا بھیجا ہوا نبی تھا
وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ	وہ اپنے ساتھیوں کو تلقین کرتا تھا کہ
بِالصَّلٰوةِ	معاشرہ میں اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کریں
وَالزَّكٰوةِ ص ۱۹/۵۴-۵۵	اور بنی نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کریں۔

حضرت عیسیٰؑ کا مشن کبیر

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛ	عیسیٰؑ نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں
اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ	اللہ نے مجھے کتاب دی
وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۙ ۝	اور اپنا نبی مقرر کیا ہے
وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا	اس نے مجھے بابرکت بنایا ہے
اَيْنَ مَا كُنْتُ ص	زندگی کے ہر گوشے میں
وَاَوْصٰنِيْ	اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
بِالصَّلٰوةِ	معاشرہ میں اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کروں
وَالزَّكٰوةِ ۱۹/۳۰-۳۱	اور بنی نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کروں۔

اور نبی آخر الزماںؐ کے بھیجے جانے کا مقصد

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ	اسی طرح ہم نے تمہارے درمیان بھیجا

رَسُوۡلًا مِّنۡکُمۡ	اس رسولؐ کو جو تمھی میں سے ہے
یَتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِنَا	یہ ہمارے قوانین تم تک پہنچاتا ہے
وَیُزَکِّیۡکُمۡ ۲/۱۵۱	اور تمہاری ذہنی تربیت، کردار سازی اور روحانی نشوونما کرتا ہے۔

بنی اسرائیل سے لیا گیا پختہ عہد

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ	اور ہم نے پختہ عہد لیا تھا
بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ	بنی اسرائیل سے
لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ ۟	کہ اللہ کے قوانین کے سوا اور کسی کی اطاعت نہیں کروگے
وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا	اور کمیاں دور کر کے حُسن و توازن پیدا کروگے اپنے
وَّذِی الۡقُرۡبٰی	والدین اور رشتہ داروں کی زندگیوں میں
وَالۡیَتٰمٰی	اور ان کی زندگیوں میں جو معاشرہ میں کمزور و بے آسرا رہ جائیں
وَالۡمَسٰکِیۡنِ	اور جو معذور و بیروزگار ہو جائیں
وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا	اور لوگوں کے ساتھ خوش معاملگی اور خوش گفتاری سے پیش آؤ گے
وَّاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ	اور اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کروگے
وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ ۲/۸۳	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کروگے۔

اور اہل ایمان کی عظیم ذمہ داری

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنھوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
ارۡکَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا	تم اللہ کے قوانین کے سامنے جھکو اور انکی پوری پوری اطاعت کرو
وَاعۡبُدُوۡا رَبَّکُمۡ	اور اسطرح اپنے پروردگار کی محکومیت اختیار کرو

وَافۡعَلُوا الۡخَيۡرَ	اور ایسے کام کرو جن سے نوعِ انسان کا بھلا ہو
لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۚ ۝	تاکہ تمہیں کامیابیاں و کامرانیاں نصیب ہوں
وَجَاهِدُوۡا فِى اللّٰهِ	اور نظامِ خداوندی کے قیام وبقا کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہو
حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ	جیسا کہ جدوجہد کرنے کا حق ہے
هُوَ اجۡتَبٰٮكُمۡ	دیکھو اللہ نے تمہیں اس منصب جلیلہ کے لیے منتخب کیا ہے
وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِى	اور دین کے معاملہ میں تم پر کوئی
الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ ؕ	تنگی نہیں رکھی گئی ہے
مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ	یہ وہی نظام ہے جسے تمہارے مورثِ اعلیٰ ابراہیمؑ نے قائم کیا تھا
هُوَ سَمّٰٮكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ	اور حاملین نظامِ خداوندی کا نام پہلے بھی مسلم رکھا گیا تھا
وَفِىۡ هٰذَا	اور اب اس قرآن میں بھی یہی نام تجویز کیا گیا ہے
لِيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ شَهِيۡدًا عَلَيۡكُمۡ	تمہارا رسول یا مرکزِ ملت تمہارے حقوق و فرائض کی نگہبانی کرے گا
وَتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖ ۚ	اور تم بحیثیت ملت نوعِ انسان کے حقوق و فرائض کی نگہبانی کرو گے
فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ	لہٰذا نظامِ خداوندی قائم کرو
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۲۲/۷۷-۷۸	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو۔

زندگی کی آسودگیوں اور دشواریوں کے متعلق اللہ کا قانون

وَالَّيۡلِ	دیکھو ایک طرف رات ہے
اِذَا يَغۡشٰىۙ ۝	کہ اس کی تاریکی ہر شے پر پردے ڈال دیتی ہے
وَالنَّهَارِ	اور دوسری طرف دن ہے
اِذَا تَجَلّٰىۙ ۝	کہ اس کا اجالا ہر شے کو ابھار کر سامنے لے آتا ہے

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ	جانداروں میں ایک طرف نر ہیں
وَالْأُنْثٰى ۝	اور دوسری طرف مادہ جن کے طبعی وظائف مختلف ہیں
اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝	اسی طرح انسانی سعی و عمل کے دائرے بھی مختلف ہوتے ہیں
فَاَمَّا مَنْ	لہٰذا زیادہ کمائی کرنے والے لوگ اگر اپنی ضرورت سے زائد مال
اَعْطٰى	دوسروں کی ضروریات پورا کرنے کے لیے دے دیں
وَاتَّقٰى ۝	اور اس طرح اللہ کے قوانین کی پیروی کریں
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝	اور نظام خداوندی کے حسن و توازن کو عملاً سچ کر دکھائیں
فَسَنُيَسِّرُهٗ	تو ہمارا قانونِ ربوبیت انہیں زندگی کے مراحل
لِلْيُسْرٰى ۝	نہایت آسانی سے طے کراتا جائے گا اور اسکے
وَاَمَّا مَنْ ۢ بَخِلَ	برخلاف جو لوگ بخل کرتے ہوئے سب کچھ اپنے لیے سمیٹ لیتے ہیں
وَاسْتَغْنٰى ۝	اور دوسروں کی ضروریات سے بے نیاز ہو جاتے ہیں
وَكَذَّبَ	اور اس طرح تکذیب کرتے ہیں
بِالْحُسْنٰى ۝	حسن و توازن کے حامل نظام خداوندی کی
فَسَنُيَسِّرُهٗ	تو ہمارا قانون مکافات ان کے لیے زندگی کی راہوں کو
لِلْعُسْرٰى ۝	دشوار بنا دیتا ہے
وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ	اور اس طرح جب وہ تباہیوں کے گڑھے میں گر جاتے ہیں
اِذَا تَرَدّٰى ۝	تو ان کا جمع کیا ہوا مال و دولت ان کے کسی کام نہیں آتا
اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝	دیکھو اس باب میں صحیح رہنمائی وحی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے
وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ	اس لئے کہ وحی کے سامنے آخرت کی خوشگواریاں بھی ہوتی ہیں

وَالْاُوْلٰی ۝	اور دنیاوی خوشگواریاں بھی
فَاَنْذَرْتُکُمْ	لہٰذا ہم نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے
نَارًا تَلَظّٰی ۝	سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سے
لَا یَصْلٰھَآ اِلَّا الْاَشْقَی ۝	اس جہنم میں وہی بدبخت گرتے ہیں
الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝	جو نظامِ خداوندی کی تکذیب کر کے گریز کی راہیں نکالتے ہیں
وَسَیُجَنَّبُھَا	لیکن ان لوگوں کو اس تباہی سے دور رکھا جاتا ہے
الْاَتْقَی ۝	جو ہمارے قوانین کی نگہداشت کرتے ہیں
الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ	اور اپنا سب کچھ (مالہٗ) دے دیتے ہیں
یَتَزَکّٰی ۝	نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے
وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ	اور یہ دینا اس لیے نہیں ہے کہ
مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰٓی ۝	کسی کے احسان کا بدلہ چکایا جا رہا ہو
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ	بلکہ یہ دینا تو صرف اس لیے ہے کہ اللہ کا متعین کردہ
رَبِّہِ الْاَعْلٰی ۝	عالمگیر نظامِ ربوبیت قائم ہو جائے یہی ان
وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ۝ ۹۲/۱۱-۲۱	کا بہترین صلہ ہے جس سے انہیں حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

مال میں حقیقی اضافہ

اَوَلَمْ یَرَوْا	کیا تم نے غور نہیں کیا کہ
اَنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ	رزق کی فراوانی اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق ہوتی ہے
لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ	اور اس میں تنگی بھی اس کے قانونِ مشیت کے مطابق ہی
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ	ان امور میں نشانیاں موجود ہیں

لِقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ○	اس قوم کے لیے جو نظامِ خداوندی پر یقین رکھتی ہے
فَاٰتِ ذَاالۡقُرۡبٰى حَقَّهٗ	لہٰذا اپنا مال دو بطور ان کے حق کے اپنے قریب والوں کے لیئے
وَالۡمِسۡكِيۡنَ	اور ان کے لیے جو بیروزگار ہوں یا کمانے کے قابل نہ رہیں
وَابۡنَ السَّبِيۡلِؕ	اور باہر سے آئے ہوئے لوگوں اور مسافروں کے لیئے
ذٰلِكَ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ	دیکھو یہ روش بہترین نتائج کی حامل ہوگی ان کے لیئے
يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَ اللّٰهِ ۙ	جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ○	اور یہی ہیں جن کی سعی و عمل کی کھیتیاں پروان چڑھیں گی
وَمَآ اٰتَيۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا	اور جو مال لوگوں کو تم محض اپنے منافع کی خاطر دیتے ہو کہ
لِّيَرۡبُوَاۡ فِىۡۤ اَمۡوَالِ النَّاسِ	ان کی محنت کی کمائی میں سے حصہ لے کر تم اپنے مال میں اضافہ کر سکو
فَلَا يَرۡبُوۡا عِنۡدَاللّٰهِ ۚ	تو یاد رکھو اللہ کا قانون مال میں اس انداز کے اضافہ کو تسلیم نہیں کرتا
وَمَآ اٰتَيۡتُمۡ مِّنۡ	البتہ جو کچھ تم اس لیئے دیتے ہو کہ اس سے
زَكٰوةٍ	نوعِ انسان کی پرورش اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہو سکے
تُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَ اللّٰهِ	اور تمہاری زندگی قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ ہو جائے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ ○ ۳۰/۳۹ تو یہ ہیں وہ لوگ جن کے اموال میں حقیقی اضافہ ہوتا ہے۔

دُوسروں کی نشوونما کے لیے دینا اللہ کو قرض دینے کے مترادف ہے

وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ	اور نظام خداوندی قائم کرو
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو
وَاَقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا ؕ	اور اس سلسلہ میں اپنا مال اللہ کو بطور قرض حسنہ دے دو
وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ	دیکھو جو کچھ بھی تم اس نظام کو دو گے وہ تمہارے لیے ہی ہو گا

تَجِدُوْهُ عِنْدَاللّٰهِ	جو اللہ کے یہاں سے بہت بہتر شکل میں
هُوَخَيْرًاوَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ط	تمہیں واپس مل جائے گا
وَّاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط	اور اللہ سے حفاظت طلب کرتے رہا کرو
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۷۳/۲۰ ع	جو بڑا ہی تحفظ اور سامان نشوونما دینے والا ہے۔

جو دوسروں کی نشوونما کیلئے دیتا ہے اس سے اُسکی اپنی ذات کی نشوونما ہو جاتی ہے

اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ	دیکھو اس تنذیر سے وہی لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں
يَخْشَوْنَ	جو اپنے غلط اعمال کے عواقب سے ڈرتے ہیں
رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ	اور اللہ کے قانونِ مکافات کے ان دیکھے نتائج پر یقین رکھتے ہیں
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ط	یہ لوگ اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کرتے ہیں
وَمَنْ تَزَكّٰى	انہیں معلوم ہے کہ جو دوسروں کی پرورش و نشوونما کرتا ہے
فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ط ۳۵/۱۸	اس سے خود اس کی اپنی ذات کی نشوونما ہو جاتی ہے۔

وہ نظام جو انسانیت کے قیام و استحکام کی ضمانت ہے

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا	تمہارے لئے اللہ کا حکم صرف یہ ہے کہ
لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ	ہر طرف سے ہٹ کر خالصتاً قوانین خداوندی کے
لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ	اطاعت گزار بن جاؤ
وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	اور اللہ کا دیا ہوا نظام قائم کرو
وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو
وَذٰلِكَ دِيْنُ	دیکھو یہی وہ نظام زندگی ہے

الْقَیِّمَۃِ ۝ ۹۸/۵ جو انسانیت کے قیام واستحکام کا ضامن ہو سکتا ہے۔

اِنسانی ذات اور صلاحیتوں کی نشو و نما اللہ کے قانون سے ہو سکتی ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ دیکھو تم اپنے مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی ہرگز نہ کرنا

وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ جو کوئی مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی کرتا ہے

فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ تو یہ جذبات اسے بخل اور دولت سمیٹنے جیسی فحاشی میں مبتلا کر دیتے ہیں

وَالْمُنْکَرِ ؕ اور وہ اللہ کی متعین کردہ راہ سے ہٹ جاتا ہے

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ دیکھو تم پر اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا

وَرَحْمَتُہٗ اور اس کی رحمت اس کی رہنمائی کی شکل میں تمہیں نہ ملتی

مَازَکٰی مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ تو تم میں سے کسی ایک فرد کی بھی صلاحیتیں نشو و نما نہ پا سکتیں

وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ اس لئے کہ انسانی صلاحیتوں کی نشو و نما

مَنْ یَّشَآءُ ؕ اللہ کے قانون مشیت کے مطابق ہی ہو سکتی ہے

وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ ۲۴/۲۱ اس اللہ کے قانون کے مطابق جو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

اللہ کا بہت بڑا احسان

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ اللہ کا یہ بہت بڑا احسان ہے

عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اہل ایمان پر

اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا کہ اس نے ان کی طرف اپنا ایک رسولؐ بھیجا

مِّنْ اَنْفُسِھِمْ جو انہی میں سے ہے

یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِہٖ	وہ ان کے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا ہے
وَیُزَکِّیۡھِمۡ ۳/۱۶۴	اور ان کی ذات اور صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے۔

نوعِ انسانی کی پرورش اور نشوونما کا انتظام نہ کرنے والے مشرک ہیں

وَوَیۡلٌ لِّلۡمُشۡرِکِیۡنَ ۝ۙ الَّذِیۡنَ	اور بربادی ہے ایسے مشرکین کے لیے جو نوعِ انسانی کی
لَا یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ	پرورش اور انکی صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام نہیں کرتے
وَھُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ھُمۡ کٰفِرُوۡنَ ۝ ۷-۴۱/۶	یہ لوگ دراصل اُخروی زندگی پر یقین ہی نہیں رکھتے۔

اور جن کی ذات نشوونما پا جائے گی

وَمَنۡ یَّاۡتِہٖ	اور جو لوگ اس کے حضور آئیں گے
مُؤۡمِنًا قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ	ایمان اور عملِ صالح کی متاعِ گراں بہا کے ساتھ
فَاُولٰٓئِکَ لَھُمُ الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰی ۝ۙ	تو یہی لوگ ہیں جن کے درجے بلند ہوں گے
جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا	ان کے رہنے کے لیے جنت کے ایسے باغات ہوں گے
الۡاَنۡھٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡھَا ؕ	جن کی شادابیوں میں کبھی کمی نہیں آئے گی
وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا	اور یہ نتیجہ ہوگا اس بات کا کہ
مَنۡ تَزَکّٰی ۝ ۷۶-۲۰/۷۵	انہوں نے اپنی ذات کی نشوونما کرلی۔

اور جن کی ذات غیر نشوونما یافتہ رہ جائے گی

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَشۡتَرُوۡنَ	جنھوں نے فروخت کر دیئے
بِعَھۡدِ اللّٰہِ وَاَیۡمَانِھِمۡ	اللہ سے کیے ہوئے عہد اور قسمیں
ثَمَنًا قَلِیۡلًا	معمولی معمولی فائدوں کے عوض

اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ	ان کا آخرت کی زندگی میں کوئی حصہ نہیں ہوگا
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ	قیامت کے روز اللہ کی رحمت ان کی بات بھی نہیں پوچھے گی
وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اور نہ ان کی طرف نگاہ اُٹھا کر ہی دیکھا جائے گا
وَلَا يُزَكِّيْهِمْ	ان کی صلاحیتیں غیر نشو ونمایافتہ رہ جائیں گی
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ ۳/۷۷	جس کی وجہ سے وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

کامیاب کون ہوا اور ناکام کون رہا

قَدْ اَفْلَحَ	یقیناً کامیاب وکامران ہوا وہ
مَنْ زَكّٰهَا ○	جس کی صلاحیتیں نشو ونما پا گئیں
وَقَدْ خَابَ	اور بلاشبہ ناکام ونامراد ہوا وہ
مَنْ دَسّٰهَا ۱۰۔ ۹۱/۹	جس کی صلاحیتیں دبی رہ گئیں اور نشو ونما نہ پا سکیں۔

****

اَلْمَسْجِدُ

مادہ : س ج د

اَلْمَسْجَدُ پیشانی کو کہتے ہیں جو زمین پر رکھی جاتی ہے اور اَلْمَسْجِدُ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سجدہ کیا جائے یہ اسمِ ظرف ہے جس کے معنی سجدہ کرنے کی جگہ اور سجدہ کا وقت دونوں ہو سکتے ہیں۔ سورۃ کہف میں ہے کہ لوگوں نے ان نوجوانوں کے غار کے مقام پر مسجد بنادی ۱۸/۲۱ یعنی وہ مجاہد تھے لیکن بعد میں لوگوں کی نگاہوں سے یہ تصور تو اوجھل ہو گیا۔ اور جیسا کہ اکثر ہوتا ہے ان کی یادگار میں ایک خانقاہ یا مقبرہ تعمیر کر دیا گیا جو سجدہ گاہ انام ہو گیا۔

سورۃ بنی اسرائیل میں یہودیوں کے ہیکل کو مسجد کہہ کر پکارا گیا ہے ۱۷/۷ سورۃ التوبہ میں ان مساجد کا بھی ذکر ہے جن کی بنیاد تقویٰ پر رکھی جاتی ہے ۹/۱۰۸ اور ان مساجد کا بھی جن کا مقصد مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنا ہوتا ہے اور جسے قرآن کریم نے کفر سے تعبیر کیا ہے اور مخالفین نظامِ خداوندی کے لیے پناہ گاہ کہہ کر پکارا گیا ہے ۹/۱۰۷ قرآن کریم نے فرقہ بندی کو شرک قرار دیا ہے ۳۰/۳۱ اور واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ مشرکین کو اس کا حق حاصل نہیں کہ وہ اللہ کی مساجد کو آباد کریں۔ اس نے اعلان کر دیا کہ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۷۲/۱۸ "مساجد

صرف اللہ کے لیے ہیں سو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو" فرقہ بندی شرک اس لیۓ ہے کہ اس میں خالص اللہ کے قوانین کی اطاعت نہیں ہوتی خالص قوانین خداوندی کی اطاعت کرنے سے امت میں اختلاف اور تفرقہ پیدا ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ قرآن کریم نے اپنے منجانب اللہ ہونے کی دلیل ہی یہ دی ہے کہ اس میں کوئی اختلافی بات نہیں۔

جس طرح سجدہ سے مراد صرف سر کو زمین پر رکھنا نہیں بلکہ اس کا مفہوم قوانین خداوندی کے سامنے سر جھکا دینا بھی ہے۔ اسی طرح مسجد سے مراد بھی بالخصوص وہ عمارت نہیں جس میں نماز ادا کی جاتی ہے اس سے مراد وہ مقام ہے جو اس نظام کا مرکز ہے جس کی رو سے قوانین خداوندی کی اطاعت کی یاد کرائی جاتی ہے۔

کعبہ کو مسجد الحرام کہا گیا ہے ۲۸/۲۷ تو اس جہت سے نہیں کہ وہ ایسی عمارت ہے جس میں سجدہ کیا جاتا ہے بلکہ اس لیۓ کہ وہ اللہ کے نظام کا مرکز ہے، وہ اس اُمت کا مرکز محسوس ہے جس کی خصوصیت مُسْلِمَةً لَّكَ ۲/۱۲۸ بتائی گئی ہے یعنی قوانین خداوندی کے سامنے جھکنے والی۔

چونکہ نبی اکرمؐ کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد مدینہ کو حکومتِ خداوندی کا مرکز قرار پانا تھا۔ لہٰذا قرآن کریم میں شبِ ہجرت کے تذکرہ کے سلسلہ میں مدینہ کو مسجد اقصیٰ (دور کی مسجد) کہہ کر پکارا گیا ہے سُبْحَانَ الَّذِيٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِىْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ط ۱۷/۱ "وہ ذات نقائص سے پاک ہے جو اپنے بندے کو ایک رات مسجد الحرام (مکہ) سے نکال کر اس دُور کی مسجد (مدینہ) کی طرف لے گیا۔ جس کے ماحول کو ہم نے بابرکت بنایا تھا۔ تاکہ ہم اسے اپنے قوانین کی نشانیاں دکھائیں"۔ یہ وہی آیات یا نشانیاں تھیں جن کے متعلق حضرت موسیٰؑ کو فرعون کی طرف جانے کا حکم دیتے وقت کہا گیا تھا لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ۚ ۲۰/۲۳ "تاکہ ہم تمہیں اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں"۔ یہ آیات آویزشِ حضرت موسیٰؑ اور فرعون میں حضرت موسیٰؑ کی کامیابی تھی۔ اور یہی وہ آیاتِ خداوندی تھیں جن کا مظہر ہجرت کے بعد مدینہ کو بننا تھا۔ یعنی جماعتِ مومنین کا باطل قوتوں پر غلبہ و کامرانی۔

اس سے یہ حقیقت بھی ہمارے سامنے آجاتی ہے کہ مسجد کی عمارت صرف اجتماعات صلوٰۃ کے لیے مخصوص نہیں اس میں اسلامی مملکت کے مختلف امور سر انجام دیئے جاسکتے ہیں۔

اصل یہ ہے کہ قرآن کریم کی رو سے ''عبادت'' اور عام دنیاوی امور میں فرق ہی نہیں کیا جاسکتا۔ عبادت کے معنی اطاعت کے ہیں اور دنیا کا کوئی کام جو قوانینِ خداوندی کے مطابق کیا جائے عبادت ہو جاتا ہے اور اجتماعات صلوٰۃ بھی چوں کہ قانونِ خداوندی کی اطاعت ہے اس لیے وہ بھی عبادت ہے اور اس عبادت کے لیے کسی ایسے الگ مکان کی ضرورت نہیں جس میں اور کچھ نہ کیا جاسکے۔

o

مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے واقعہ میں ان مراکز کیلئے لفظ مسجد کا استعمال

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ	اللہ کی اسکیمیں بڑی بلند و برتر ہیں
اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ	چنانچہ وہ اپنی اسکیم کے مطابق اپنے بندے کو
لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ	ایک رات مکہ کے مرکزِ محترم سے نکال کر
اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا	ایک دُور کے مرکز (مدینہ) کی طرف لے گیا
الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا	جس کا ماحول بابرکت
حَوۡلَہٗ	اور فضا نظامِ خداوندی کے لیے بڑی سازگار ہے
لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ط 17/1	تاکہ آشکار کر دیا جائے اللہ کے قوانین کو۔

مسجد، اطاعتِ قوانین خداوندی کے معنوں میں

قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ	کہو میرا پروردگار حکم دیتا ہے
بِالۡقِسۡطِ قف	عدل و توازن کی زندگی بسر کرنے کے لیے

وَاَقِیۡمُوۡا وُجُوۡهَکُمۡ	تم اپنی تمام توجہات کو قوانینِ خداوندی پر مرکوز رکھو
عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ ۲۹/۷	اور ان کے سامنے اپنا سرِ تسلیم خم کر دو۔

اِطاعت و فرمان پذیری صرف اللہ کے قوانین کے لیۓ ہے

وَّاَنَّ الۡمَسٰجِدَ	دیکھو اطاعت و فرماں پذیری
لِلّٰهِ	صرف اللہ کے قوانین کے لیۓ ہے
فَلَا تَدۡعُوۡا	لہٰذا ہرگز اطاعت نہ کرو
مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۱۸/۷۲	اللہ کے قوانین کے ساتھ کسی اور کے قوانین کی۔

زیب و زینت اطاعتِ خداوندی میں حائل نہیں ہوتی (اس آیت میں لفظ "مسجد" کا استعمال ملاحظہ ہو)

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ	اے بنی نوعِ انسان
خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ	تم دنیاوی زیب و زینت سے لطف اندوز ہو سکتے ہو
عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ	زیب و زینت اطاعتِ خداوندی میں حائل نہیں ہوتی
وَّکُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا	لہٰذا تم کھاؤ پیو اور اشیائے کائنات سے فائدہ اُٹھاؤ
وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۳۱/۷	لیکن ان حدود سے تجاوز نہ کرو جو اللہ نے مقرر کر رکھی ہیں۔

اور منافرت و تفرقہ بازی کے گڑھ مسجدیں

وَالَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا	یہ لوگ مسجد تعمیر کرتے ہیں کہ
ضِرَارًا	نظامِ خداوندی کو نقصان پہنچائیں
وَّکُفۡرًا	اور کفر کی راہیں کشادہ کریں
وَّتَفۡرِیۡقًۢا بَیۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	اور مومنین کے درمیان تفرقہ بازی پیدا کر دیں

وَاِرۡصَادًا لِّمَنۡ	اور کمین گاہیں مہیا کر دیں
حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ مِنۡ قَبۡلُ ؕ	نظامِ خداوندی کے دشمنوں کے لیے
وَلَيَحۡلِفُنَّ اِنۡ	یہ لوگ ہزار تسلیاں دیں گے کہ
اَرَدۡنَاۤ اِلَّا الۡحُسۡنٰى ؕ	ان کا مقصد نیک ہے
وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ	لیکن اللہ شہادت دیتا ہے کہ
اِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ ۝	یہ لوگ جھوٹے ہیں
لَا تَقُمۡ فِيۡهِ	لہٰذا ہرگز ایسی کسی مسجد میں قدم نہ رکھنا
اَبَدًا ؕ ۹/۱۰۷-۱۰۸	یاد رکھو یہ حکم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

جس مسجد کی بنیاد ہی غلط مقاصد پر رکھی گئی ہو

لَا يَزَالُ بُنۡيَانُهُمُ الَّذِىۡ	دیکھو جس عمارت کی بنیاد ہی غلط مقاصد پر رکھی گئی ہو
بَنَوۡا رِيۡبَةً فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ	وہ لوگوں کے دلوں میں بے یقینی اور اضطراب بڑھاتی رہے گی
اِلَّاۤ اَنۡ تَقَطَّعَ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ	تاآنکہ ان کے دل باہمی حسد و بغض سے پارہ پارہ ہو جائیں گے
وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝ ۹/۱۱۰	یہ وہ حقائق ہیں جو اللہ کے علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

اور جس مسجد کی بنیاد قوانینِ خداوندی کی اطاعت پر رکھی گئی ہو

لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى	اور جس مسجد کی بنیاد پہلے روز سے ہی
التَّقۡوٰى مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ	قوانینِ خداوندی کی اطاعت پر رکھی گئی ہو
اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِيۡهِ ؕ	وہ اس بات کی مستحق ہے کہ اس میں قدم رکھا جائے
فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ	اس میں وہی لوگ آتے ہیں جو فرقہ بندی

اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ	اور گروہ سازی سے پاک وصاف رہتے ہیں
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ ۹/۱۰۸	اور اللہ ایسے پاکباز لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

دو طرح کی مساجد

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ	پھر کیا وہ بہتر ہے کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد
عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ	قوانینِ خداوندی کی پیروی پر
وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ	اور منشائے خداوندی سے ہم آہنگی پر رکھی
اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ	یا وہ بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد
عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ	ایک ایسی کھائی کے کنارے پر رکھی ہو
فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ	جو اسے لے کر جہنم کی آگ میں جا گرے
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى	یاد رکھو زندگی کی کامرانیوں کی راہیں
الْقَوْمَ	ان لوگوں پر نہیں کھلا کرتیں
الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۹/۱۰۹	جو چیزوں کو ان کا صحیح مقام نہیں دیتے۔

وہ لوگ جنہیں اللہ کی مساجد آباد کرنے کا حق ہی نہیں

مَا كَانَ	کوئی حق نہیں پہنچتا ہے ان لوگوں کو
لِلْمُشْرِكِيْنَ	جو اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین بھی شامل کر لیتے ہیں
اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ	کہ اللہ کی مساجد کو آباد کریں
شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	ان کا تو وجود ہی اس حقیقت کی شہادت ہے
بِالْكُفْرِ ؕ	کہ وہ نظامِ خداوندی کے خلاف ہیں

أُولٰٓئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ۚ ان کا کیا کرایا سب ضائع چلا گیا

وَفِی النَّارِ هُمۡ خٰلِدُوۡنَ ۝ ۹/۱۷ اور انہوں نے ہمیشہ کے لیے نارِ جہنم میں جلنا ہے۔

اور وہ لوگ جنہیں اللہ کی مساجد آباد کرنے کا حق ہے

اِنَّمَا یَعۡمُرُ	مساجد یعنی نظامِ خداوندی کے قیام و نفاذ کے مراکز کی
مَسٰجِدَ اللّٰهِ	آبادی کے حقدار وہ لوگ ہیں
مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	جو اللہ کے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے
وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ	اور یومِ آخرت اور قانونِ مکافات عمل پر یقین رکھتے ہیں
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ	وہ نظام خداوندی قائم کرتے
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
وَلَمۡ يَخۡشَ	ان کے دِلوں میں کسی کا ڈر نہیں ہوتا
اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى	ماسوا قانونِ خداوندی کی خلاف ورزی کے
أُولٰٓئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا	یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے سامنے
مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ ۝ ۹/۱۸	سعادت و خوشگواری کی راہ کھلی دیکھ لیں گے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

اَلْقِبْلَۃُ

مادہ : ق ب ل

اس لفظ کے اصل معنی جہت یا سمت کے ہوتے ہیں دین کے نظام میں قبلہ کو خاص اہمیت حاصل ہے ہر نظام، ہر مملکت، ہر حکومت کا ایک مرکز ہوتا ہے جس کی طرف تمام افرادِ معاشرہ کی نگاہیں اُٹھتی ہیں۔ جو ان میں وحدت فکر و عمل پیدا کرتا ہے یہ دراصل نشان (SYMBOL) ہوتا ہے اِس نظام یا حکومت کا جسے ہر وقت پیشِ نظر رکھنا ہوتا ہے اور اسے پیش نظر رکھنے سے مقصود اس نظام یا حکومت سے اپنی وابستگی اور وفا شعاری کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں کی نگاہوں کا رُخ بیجنگ کی طرف ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ چین کی اشتراکیت کا مؤید ہے۔

قرآن نے ایک نظریۂ زندگی عطا کیا۔ اور اس کے مطابق ایک اُمت اور ایک مملکت کا وجود عمل میں آیا ہے اس نظریہ یا نظام کا مرکز محسوس کعبہ تھا جو مکہ میں واقعہ ہے۔ قرآن نے جماعت مؤمنین سے کہا ہے کہ تم دُنیا کے کسی حصہّ میں بھی ہو تمہاری نگاہوں کا رُخ کعبہ کی سمت رہنا چاہیے۔ بالالفاظ دیگر تمہارا نصب العین حیات وہ نظام ہونا چاہیے جس کی محسوس علامت کعبہ ہے جو شے اس طرح نگاہوں کے سامنے رہے اسے قبلہ کہا جاتا ہے۔

قرآن کریم کے پیش نظر چونکہ تمام نوعِ انسان کو ایک مرکز پر جمع کرنا تھا۔ لہٰذا اس نے اس مقصد کے لیے جس مقام کو منتخب کیا اسے مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۲/۱۲۵ قرار دیا یعنی ''تمام نوع انسان کے لیے مرجع پناہ گاہ اور جائے امن''

اور جہاں تک خود جماعت مومنین کا تعلق ہے تعین قبلہ کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ٢/١٤٣ "اور اس طرح ہم نے تمہیں ایک بین الانسانی امت بنادیا۔ تاکہ تم تمام بنی نوع انسان کے حقوق و فرائض کی نگرانی کرو" "اور تمہارا مرکز ملت یا رسول تمہارے حقوق و فرائض کی نگرانی کرے"۔ یہ ہے اس مقام کی اصل حیثیت اور وجہِ تقدس اس کے علاوہ اس مقام کے ساتھ جن مذہبی تعلقات اور تقدسات کو وابستہ کیا جاتا ہے ان کی حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں کہ لَيْسَ الْبِرَّاَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ٢/١٧٧ "نیکی اس میں نہیں کہ تم اپنا رُخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف"۔

تعین قبلہ کے متعلق ایک غلط فہمی : نبی اکرمؐ نے مدینہ میں ایک مملکت قائم کی لیکن اس کا مرکز محسوس کعبہ قرار دے دیا گیا جو اس نظام کا ترجمان تھا جس کے مطابق یہ مملکت وجود میں لائی گئی تھی اُس وقت کعبہ یا مکہ مشرکین عرب کے قبضہ میں تھا۔ فطری طور پر یہ آرزو حضورؐ کے دل میں موجزن رہتی تھی کہ نظامِ خداوندی کے مرکزِ محسوس کا نظم و نسق بھی اس مملکت کے ہاتھ میں ہونا چاہیے۔ آپؐ سے اس کا وعدہ کیا گیا جو فتح مکہ کے ساتھ پُورا ہوا۔ یُوں کعبہ اس اُمت کی توجہات کا مرکز اور قبلہ قرار پایا یہ ہے کعبہ کے قبلہ ہونے کا مطلب یہ خیال کہ پہلے قبلہ بیت المقدس تھا اور بعد میں کعبہ قرار پایا صحیح نہیں۔ قرآن اس کی تائید نہیں کرتا۔ کعبہ تو امت مسلمہ کا قبلہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں قرار پا چکا تھا اور نبی اکرمؐ اور جماعتِ مومنین کو ملتِ ابراہیمی کا پیرو قرار دیا گیا تھا اس لیے ان کا قبلہ پہلے دن سے ہی کعبہ تھا۔

بیت المقدس یہودیوں کے لیے اجتماعی مرکز تھا۔ لیکن یہودیوں نے دین خداوندی کو مذہب میں تبدیل کر کے اسے اپنی نسل تک محدود کر لیا تھا لہٰذا یہ مرکز بھی ان کا قومی مرکز بن کر رہ گیا تھا۔ عالمگیر انسانی برادری کا مرکز نہ رہا۔ ایک یہود پر ہی کیا موقوف اس وقت دُنیا کے کسی مذہب یا قوم کے سامنے بھی عالمگیر انسانیت کی وحدت کا تصور نہیں تھا۔ ان کے برعکس قرآن کریم کے پیش نظر تمام نوعِ

انسان کو ایک مرکز پر جمع کرنا تھا۔ لہٰذا وہ مختلف قومی مراکز میں سے کسی کو بھی اپنا مرکز قرار نہیں دے سکتا تھا۔ ماسوا اس مرکز محترم کے جس کی بنیاد ابراہیمؑ نے اس مقصد کے لیے رکھی تھی۔

موجودہ حالات میں تعین قبلہ: جب تک نظامِ خداوندی قائم رہا تعین قبلہ کا منشا پورا ہوتا رہا جب یہ نظام نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تو نہ اس امت کا وہ مقام رہا نہ اس کے قبلہ کی وہ حیثیت۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نظام گم ہو جائے اور قوم انفرادی زندگی بسر کر رہی ہو۔ لیکن اس کے دل میں اس نظام کے قیام کی آرزو ہو تو اس وقت قبلہ کسے بنایا جائے ؟ یعنی اس وقت اجتماعی زندگی کی ابتدا کہاں سے کی جائے قرآن کریم نے داستان بنی اسرائیل کے سلسلہ میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے جہاں کہا کہ ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ ایسے حالات میں وَّاجۡعَلُوۡا بُيُوۡتَكُمۡ قِبۡلَةً وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ ۱۰/۸۷

''اپنے گھروں کو اپنی تنظیم کا مرکز بناؤ اور وہیں سے نظامِ خداوندی کی ابتدا کر دو''۔ یعنی ایسے حالات میں اس نظام کا آغاز اپنے اپنے گھروں سے کر دو اس طرح رفتہ رفتہ یہ نظام پوری کی پوری قوم کو محیط ہو جائے گا اور پھر سب کے لیے ایک قبلہ قائم ہو جائے گا۔ قرآن کریم کی موجودگی میں اس نظام کا احیاء کچھ بھی مشکل نہیں قرآن کو ہمیشہ کے لیے محفوظ اسی لیۓ رکھا گیا ہے کہ اگر یہ نظام کسی وقت موجود نہ رہے تو اس کی دوبارہ تشکیل کی جا سکے دنیا اب اپنی قومی تنگیوں سے دل برداشتہ ہو کر کسی عالمگیر نظام کی متمنی ہوتی جا رہی ہے اس نظام کے لیے ایک مشترکہ ضابطہ حیات کی ضرورت ہے اور یہ ضابطہ حیات قرآن کریم کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا جس دن دنیا نے اس حقیقت کو سمجھ لیا عالمگیر نظامِ حکومت کے خواب کی تعبیر سامنے آجائے گی۔

o

پہلا بین الانسانی مرکز

اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ	یہ پہلا مرکز ہے جو پوری نوعِ انسانی کے لیۓ
لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ	مکہ کے مقام پر بنایا گیا ہے

مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ جہاں سے عالمگیر انسانیت کو خیر و برکت و رہنمائی حاصل ہو گی

فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ یہ رہنمائی بڑی بین اور واضح ہے

مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ جس سے ابراہیمؑ کو مقامِ بلند حاصل ہوا تھا

وَمَنْ دَخَلَهٗ جو قوم اس تنظیم میں داخل ہو گی

كَانَ اٰمِنًا ۭ ٣/٩٦-٩٧ اسے امن نصیب ہو جائے گا۔

اس مرکز اسلامی کا مقصد دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنا تھا

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ یہ مرکز اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ

مَثَابَةً لِّلنَّاسِ نوعِ انسان یہاں جمع ہو کر اپنے اجتماعی معاملات پر غور و فکر کرے

وَاَمْنًا ۭ اور دنیا میں امن و سلامتی قائم ہو جائے

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ لہٰذا اس مرکز سے منسلک ہو جاؤ

اِبْرٰهِمَ مُصَلًّى ۭ ٢/١٢٥ اور مسلکِ ابراہیمیؑ کی پیروی کرو۔

اِس مرکز کے قیام کا مقصد اقوام عالم کے الجھے ہوئے معاملات کو سنوارنا تھا

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ اور جب ابراہیمؑ کے ہاتھوں اس مرکز نظامِ خداوندی کی

مَكَانَ الْبَيْتِ تاسیس عمل میں آئی تھی

اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا تاکہ اللہ کے قوانین کے ساتھ کسی اور قانون کی شرکت نہ ہو اور اللہ

وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ کے اس گھر کو تمام خود ساختہ تصورات و معتقدات سے پاک و صاف رکھے

لِلطَّآئِفِيْنَ ان لوگوں کے لیے جو اقوامِ عالم کی نگرانی و پاسبانی کرنے والے ہوں

وَالْقَآئِمِيْنَ اور دنیا کے معاملات کو ہموار اور درست رکھیں

وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ ۲۲/۲۶	اور قوانین خداوندی کے سامنے جھکے رہیں۔

جائے امن

وَاِذْقَالَ اِبْرٰھٖمُ	اور ابراہیمؑ نے جب اس مرکز کی بنیاد رکھی تو التجا کی
رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا	پروردگار ایسا کر دیجئے کہ یہ مقام ساری دُنیا کے
اٰمِنًا ۲/۱۲۶	ستائے ہوئے انسانوں کے لیے امن اور پناہ کی جگہ بن جائے۔

اس مرکز کے قیام کا مقصد اقوامِ عالم کے تنازعات کو مٹانا تھا

وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ	تم جب بھی کسی معاملہ میں کوئی اقدام کرنے لگو
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ	تو اس مرکزِ محترم کو اپنے سامنے رکھ کر فیصلہ کرو
وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا	اور دُنیا میں جہاں کہیں بھی تم ہو
وُجُوْھَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ	تمہاری توجہ کا مرکز یہی مرکزِ انسانیت ہونا چاہیے
لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْكُمْ حُجَّةٌ ۙ	تاکہ انسانوں کے باہمی تنازعات کی گنجائش ہی نہ رہے
اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ	سوائے ان کے جنہوں نے ظلم کو ہی اپنا وطیرہ بنایا ہوا ہے
فَلَا تَخْشَوْھُمْ	لیکن ایسے لوگوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں
وَاخْشَوْنِیْ ۗ	ڈرنا تو تمہیں صرف قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی سے چاہیے اس
وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْكُمْ	نظام کے دینے کا مقصد ہی یہ ہے کہ ہم تمہیں اپنی نعمتوں سے مالا مال
وَلَعَلَّكُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝ ۲/۱۵۰	کر دیں اور تمہارا ہر قدم منزلِ مقصود کی طرف اُٹھتا جائے۔

اِس مرکزِ محترم کے قیام کا مقصد قِیٰمًا لِّلنَّاسِ تھا

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ	اللہ نے کعبہ کو ایک بین الانسانی مرکز کا درجہ دے کر
الْبَيْتَ الْحَرَامَ	اسے ایک واجب الاحترام مقام بنادیا ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ
قِيٰمًا لِّلنَّاسِ ۵/۹۷	تمام نوعِ انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو جائے۔

اس مرکز محترم کے قیام کا مقصد فلاح انسانی کی طرف پیش قدمی کرنا تھا

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ	ویسے تو ہر قوم نے اپنے لیے کوئی نہ کوئی مقصدِ حیات تعین کر رکھا ہے
هُوَ مُوَلِّيْهَا	جس کی طرف وہ رجوع کرتی ہے
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ	لیکن تمہارا مقصد حیات فلاح انسانی کی طرف پیش قدمی کرنا ہے
اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا	اگر تم نے اس مقصد کو سامنے رکھا تو تم جہاں بھی ہوئے
يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ	اللہ کا قانون مکافات تمہارے اندر حقیقی اجتماعیت پیدا کرے گا
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	بلاشبہ اللہ نے ہر شے کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں
وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ	لہٰذا تم دُنیا کے کسی معاملہ میں بھی کوئی قدم اُٹھاؤ

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ تو تمہاری توجہ اس مرکز محترم کی طرف ہونی چاہیے

وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ	تمہارے لیے تمہارے پروردگار کا یہی پیغام ہے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۴۹۔ ۲/۱۴۸ اور وہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے۔

عالمگیر انسانیت کے قیام سے اِنسان اللہ کی شفقت ورحمت حاصل کرے گا

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ	اس مرکزِ انسانیت کے مقرر کیے جانے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ

كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ	معلوم ہو جائے کہ کون ہیں جو دیگر تمام نسبتوں کو چھوڑ کر
مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ	اتباعِ رسولؐ میں خالص انسانی نسبت اختیار کرتے ہیں اور کون ہیں
مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط	جو اس سے منہ موڑ کر قومی تنگناؤں میں گھرے رہیں گے جو لوگ
وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً	قومی تنگناؤں سے نکلنا نہیں چاہتے ان پر یہ مرکزِ انسانی گراں گزرے گا
اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط	لیکن جنہوں نے قوانینِ خداوندی سے رہنمائی حاصل کی وہ اس پر راضی
وَمَا كَانَ اللّٰهُ	ہونگے یاد رکھو عالمگیر انسانیت کی فلاح و بہبود پر
لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط	تمہارا ایمان ضائع نہیں جائے گا
اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ	بلاشبہ اللہ انسانوں پر
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ٢/١٤٣	بڑا ہی شفیق اور بڑا ہی رحم کرنے والا ہے۔

مذہبی گروہ بندیوں کی بجائے عالمگیر دین کی طرف دعوت

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا	یہودی کہتے ہیں ان کی مذہبی گروہ بندی میں شامل ہونے سے ہدایت ملے
اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ط	گی اور عیسائی کہتے ہیں ان کی مذہبی گروہ بندی میں شامل ہونے سے تم کہو
قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ	کیوں نہ ہم ان گروہ بندیوں سے نکل کر ملتِ ابراہیمؑ کا اتباع کریں جس
حَنِيْفًا ط	نے تمام گروہ بندیوں سے منہ موڑ کر دینِ خداوندی کو اپنالیا تھا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝	اور جو قانونِ خداوندی کے ساتھ کسی اور قانون کو شریک نہیں
قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	کرتا تھا کہو ہم ایمان لائے اللہ پر
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا	اور ان قوانین پر جو ہماری طرف نازل کیے گئے

وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اور ان پر جو نازل ہوئے تھے ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ اسحاقؑ، یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر

وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی	اور ان قوانین پر جو ملے تھے موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو
وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ	اور ان قوانین پر بھی جو تمام انبیائے کرام کو دیئے گئے تھے
مِنْ رَّبِّهِمْ ج	ان کے پروردگار کی جانب سے
لَانُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ صلے	ہم ان سب انبیاء کرام میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں کرتے یہ
وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ○	ہے وہ مسلک جس کی رُو سے ہم قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآاٰمَنْتُمْ بِهٖ	لہٰذا دوسرے لوگ بھی اگر اسی طرح ان قوانین کی اطاعت کریں
فَقَدِاهْتَدَوْا ج ۱۳۷۔ ۲/۱۳۵	تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

اِس مرکز پر تمام نوعِ انسانی کا یکساں حق ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی کی خلاف ورزی کرتے
وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اور اس کے آگے رُکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ	اور لوگوں کو اس نظام کے مرکز کی طرف آنے سے روکتے ہیں
جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَنِ	حالانکہ اس مرکز پر تمام نوعِ انسان کا یکساں حق ہے
الْعَاکِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ ط	خواہ وہ یہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے
وَمَنْ یُّرِدْفِیْهِ بِالْحَادٍم	یاد رکھو جو لوگ صحیح روش سے ہٹ جائیں گے
بِظُلْمٍ	اور ظلم کی روش اختیار کرلیں گے

نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ○ ۲۲/۲۵ تو وہ دردناک عذاب کے مستحق قرار پائیں گے۔

اہمیت کسی مقام کو حاصل نہیں بلکہ نظام کو حاصل ہے

سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ بعض عقل و بصیرت سے محروم لوگ اعتراض کریں گے کہ

مَاوَلّٰهُمۡ عَنۡ قِبۡلَتِهِمُ	ایک نیا قبلہ قائم کرنے کی ضرورت کیا تھی
الَّتِیۡ کَانُوۡاعَلَیۡهَا ؕ	جب کہ اہلِ کتاب کا ایک قبلہ موجود تھا
قُلۡ لِّلّٰهِ	کہو سوال کسی مقام کے قبلہ مقرر کرنے کا نہیں بلکہ نظامِ حیات کا ہے
الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ ؕ	لہٰذا کسی مقام یا سمت، مشرق و مغرب کی کوئی اہمیت نہیں
یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ	اللہ کے قانونِ مشیت کی رُو سے جو چاہے رہنمائی حاصل کر لے
اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۝	اس متوازن نظامِ حیات کی طرف
وَکَذٰلِكَ جَعَلۡنٰکُمۡ	اس طرح ہم تمہیں ایک ایسی قوم بنانے کی کوشش کر رہے ہیں
اُمَّةً وَّسَطًا	جو تمام اقوامِ عالم میں مرکزی حیثیت رکھتی ہو
لِّتَکُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ	اور تمہارا یہ نظام نوعِ انسان کے حقوق و فرائض کی نگہبانی کرے
وَیَکُوۡنَ الرَّسُوۡلُ	اور تمہارا رسول یا مرکزِ ملت
عَلَیۡکُمۡ شَهِیۡدًا ؕ ۱۴۳۔ ۲/۱۴۲	تمہارے اس نظام کی نگہبانی کرے۔

اس مرکزِ محترم کے قرب و جوار میں جنگ کرنے کی ممانعت

وَلَا تُقٰتِلُوۡهُمۡ	اور مت جنگ کرو کسی کے ساتھ
عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ	اس مرکزِ محترم کے قرب و جوار میں
حَتّٰی یُقٰتِلُوۡکُمۡ فِیۡهِ ۚ ۲/۱۹۱	جب تک کہ تم اس کے لیے مجبور نہ کر دیئے جاؤ۔

تعمیرِ کعبہ کے دوران حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِیۡمُ	تعمیرِ کعبہ کے دوران ابراہیمؑ دعائیں مانگ رہے تھے
رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا الۡبَلَدَ	پروردگار میں اس بستی میں جو مرکز قائم کرنے لگا ہوں

اٰمِنًا ۱۴/۳۵ | اسے انسانیت کے لیے جائے امن و پناہ بنا دیجئے۔

حضرت ابراہیمؑ کی التجائیں

رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ | پروردگار میں نے اپنی اولاد کے ایک حصہ کو لا کر آباد کر دیا ہے
بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ | اس بے آب و گیاہ بنجر علاقہ میں
عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ | آپ کے اس مرکزِ محترم کے قریب
رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ | تاکہ یہاں نظامِ خداوندی قائم کریں
فَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ | سو اے پروردگار ایسا کر دیجئے کہ
النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ ۱۴/۳۷ | لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں۔

جب قوم انفرادی زندگی بسر کر رہی ہو تو پھر سے مرکزیت کی طرف آنے کی صورت

وَاَوۡحَیۡنَاۤ | غلامی کی حالت میں جب بنی اسرائیل کی مرکزیت ختم ہو چکی تھی
اِلٰی مُوۡسٰی وَاَخِیۡہِ | تو موسیٰؑ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی گئی کہ
اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِکُمَا | موجودہ حالات میں قوم کی تنظیم و تربیت کے لئے
بِمِصۡرَ بُیُوۡتًا | مصر میں اپنے گھروں کے اندر ہی
وَّاجۡعَلُوۡا بُیُوۡتَکُمۡ قِبۡلَۃً | تربیتی مراکز بنا لو
وَّاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ ؕ | اور اس طرح قیامِ نظامِ خداوندی کی ابتدا کر دو
وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ ۱۰/۸۷ | اور اہلِ ایمان کو اس نظام کے نتائج و ثمرات کی خوشخبری دیتے رہو۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

الحج

مادہ : ح ج ج

اَلْحَجُّ عالم انسانی کا وہ عالمگیر اجتماع ہے جو انسانیت کے مرکزِ محسوس کعبہ میں اس غرض کے لیے منعقد ہوتا ہے کہ انسانیت کے تمام اجتماعی امور کا حل قرآنی دلائل و حجت کی رو سے تلاش کیا جائے اس طرح انسان اپنے فائدے کی باتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیں۔ لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ ۲۲/۲۸ "تاکہ یہ اپنے فائدے کی باتوں کو اپنے سامنے محسوس شکل میں دیکھ لیں" نظام کے قیام کے لیے مرکزی اجتماعات نہایت ضروری ہوتے ہیں غور فرمایئے کہ قرآن نے اس زمانے میں مشاورتی نظام اور اس کے اجتماعات کا تصور دیا۔ جب ساری دنیا پر شخصی حکومتوں کا نظام مسلط تھا اور بادشاہوں کو ایشور کا اوتار اور خدائی اختیارات کا حامل سمجھا جاتا تھا۔

صلوٰۃ کے مقامی اجتماعات سے لے کر حج کے عالمگیر اجتماع تک ہر اجتماع کی غرض یہ ہے کہ اقوام عالم کے نمائندے باہمی مشاورت سے اللہ کے دیئے ہوئے نظام حیات کے قیام و استحکام اور نوع انسان کی بہبود کے سامان و ذرائع پر غور کریں۔

حج کے ساتھ استعمال ہونے والی بعض دیگر اصطلاحات کا ذکر علیحدہ علیحدہ کیا جا رہا ہے تا کہ اس موضوع پر زیادہ واضح طور پر روشنی پڑ سکے۔

عُمْرَہ اِس بین الانسانی کانفرنس کے متعین سالانہ اجتماعات کو حج کہا جاتا ہے اور ہنگامی

ضرورت کے تحت منعقد کیئے جانے والے مزید اجتماعات کو عمرہ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

مناسک نَسَكَ الثَّوْبَ "اس نے کپڑے کو دھو کر پاک صاف کر لیا" اس لفظ کے اصلی معنی دھونے اور صاف کرنے کے ہیں۔ باقی تمام معانی اسی اصول پر متفرع ہیں۔ اَرْض" نَاسِكَةٌ" سرسبز و شاداب زمین جس پر نئی نئی بارش ہوئی ہو۔

اس بنیادی معنی کی رو سے اس سے مُراد کسی معاملہ کو دُرست اور ٹھیک کر لینا ہوتا ہے نَسَكَ السَّبَخَةَ کے معنی ہیں اس نے شور زمین کو درست کر لیا اور اس پر مداومت کی۔

راستہ اختیار کر لینے کی جہت سے کلام عرب میں مَنْسَكٌ" ہر اس مقام کو کہتے ہیں جس کی طرف آنے جانے کے لوگ عادی ہو چکے ہوں۔ خواہ یہ خیر میں ہو یا شر میں۔ اس کے بعد امور و مراسم حج کو مَنَاسِكُ کہنے لگے اور نُسُكٌ' یا نَسِيْكَةٌ" ذبیحہ کو یا خون کو۔

اس کے بعد یہ لفظ ہر اس بات کے لیے بولا جانے لگا جو اللہ کی طرف سے واجب ہوئی ہو۔ لہٰذا مَنَاسِكَ کے معنی واجباتِ خداوندی کے طور طریقے ہو گئے۔

سُورۃ انعام میں ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۶/۱۶۲ "کہو میری صلوٰۃ اور میری نسک میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے عالمگیر نظامِ ربوبیت کے لیے ہیں" ظاہر ہے کہ یہاں صلوٰۃ سے مراد جملہ احکام خداوندی کی اطاعت ہے اور نسک سے مراد زندگی کا ہر طور طریقہ۔

سورۃ حج میں ایک جامع آیت ہے لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۲۲/۶۷ "ہم نے ہر اُمت کے لیے ایک طریقہ مقرر کر دیا تھا جس پر انہیں چلنا تھا سو یہ لوگ تم سے "امر" کے معاملہ میں جھگڑا نہ کریں تم انہیں اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہو" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "امر" تو اصل قانون ہے جو ہمیشہ غیر متبدل رہا ہے اور مناسک اس کی وہ جزئیات و فروعات یا طور طریقے ہیں جو زمان و مکان کے تقاضوں کے مطابق اِس اَمر کو نافذ کرنے کے لیے اختیار کی جاتی ہیں مَنَاسِك تو مختلف رہے ہیں لیکن "امر" متنازعہ فیہ

نہیں ہو سکتا۔ دین کی دعوت بنیادی طور پر اس ''امر'' کی طرف تھی جسے اہلِ مذاہب نے چھوڑ کر صرف مناسک کو دین بنالیا ہے۔

طواف یا طائفین: طواف کے معنی گھومنے اور چکر لگانے کے ہیں اَلْمَطَافُ گھومنے کی جگہ اَلطَّائِفُ چوکیدار یا محافظ جو رات کو حفاظت کیلئے پہرہ دے۔

سورۃ بقرہ میں ہے کہ '' خانہ کعبہ طائفین اور عاکفین کے لیے مرکزی مقام ہے'' ۲/۱۲۵ یہاں طائفین کے معنی ہونگے نوعِ انسان کے چوکیدار وہ لوگ جو انسانیت کے حقوق کی حفاظت کرنے والے ہوں اور عاکفین کے معنی ہیں وہ جماعت جو نوعِ انسان کے شیرازہ کو بکھرنے نہ دے بلکہ اسے ایک رشتہ میں پروئے رکھے ان کے معاملات کو درست رکھے دنیا کے معاملات میں درستگی اور آراستگی پیدا کرے۔ قرآن کریم نے جماعت مومنین کو ایک بین الانسانی جماعت قرار دیا ہے جس کا فریضہ یہ ہے کہ وہ تمام نوعِ انسان کے احوال و کوائف اور اعمال و افعال کی نگرانی کرے اور ان کے معاملات کو درست رکھے اس مقصد کے لیے وہ جس نظام کی تشکیل کرتے ہیں اس کا مرکز کعبہ کو قرار دیا ہے ۲/۱۴۳ لہٰذا اس نظام کو قائم کرنے والی جماعت طائفین کی جماعت ہے یعنی نوعِ انسان کی چوکیداری کرنے والی حقوق انسانی کی حفاظت کرنے والی۔

عَکَفَ یا عاکفین: عَکَفَ کسی چیز کو بکھرنے سے بچانے کے لیے لڑی میں پرو دینا جس طرح موتیوں کو پرو دیا جاتا ہے عَکَفَ الجَوھَرُ فِی النَّظْمِ گوہر لڑی میں پرو دیا گیا شَعْرٌ مَعْکُوفٌ کنگھی کیئے ہوئے گندھے ہوئے بال۔ (برخلاف پریشان اور بکھرے ہوئے بالوں) لہٰذا عَکَفَ کے معنی ہیں معاملات کو درست کرنا۔ کعبہ کے متعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ سے کہا کہ اسے طائفین اور عاکفین کے لیے پاکیزہ بنا دیں ۲/۱۲۵ عاکفین کے معنی ہیں وہ جماعت جو نوعِ انسان کا شیرازہ بکھرنے نہ دے بلکہ انہیں ایک رشتہ میں پرو کر ان کے معاملات کو دُرست حالت میں رکھے گیسوئے انسانیت کو الجھنے اور بکھرنے سے بچا کر ان کی مشاطگی کرے یہ ہے منصب قرآنی جماعت کا جسے شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ کہا گیا ہے ۲/۱۴۳ یعنی تمام نوعِ انسان کے حقوق و فرائض کی

نگران لیکن مسلمانوں نے جب اللہ کے دیئے ہوئے زندہ دین کو اپنے خود ساختہ بے جان مذہب میں تبدیل کر لیا تو اس کے زندگی بخش پروگراموں صوم وصلوٰۃ اور حج وزکوٰۃ کو بھی بے روح رسوم بنا دیا گیا۔ چنانچہ اب ہمارے ہاں بھی دیگر خود ساختہ مذاہب کی طرح نہ تو قبلہ کا مرکز انسانی کا تصور باقی رہا ہے اور نہ حج وعمرہ ہی بین الانسانی اجتماعات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اب ہم نے بھی دیگر مذاہب کی طرح خانہ کعبہ کی عمارت اور اس کے پتھروں کو تقدس دے دیا ہے۔ اب اس عمارت کے پتھروں کو منوں عطر پھلیل سے غسل دیا جاتا ہے اور ان پر اطلس وکمخواب کے غلاف چڑھائے جاتے ہیں۔ ہم لوگ ہر سال لاکھوں کی تعداد میں ان کی زیارت، یا تیرتھ یاترا کے لیے جاتے ہیں اور اس عمارت کے پتھروں کو چومتے اور ان کے گرد طواف کرتے ہیں۔ بقول شاعر

پتھر دی پوجا ہوندی اے	کی کعبے تے کی بُت خانے وچ
ہے فرق ڈہاں وچ ایناں ای	اک گھڑیا اے تے اک ان گھڑیا

o

پوری نوعِ انسانی کو اِس تنظیم کے اجتماعات میں شرکت کی دعوت دی جائے

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ	پوری نوعِ انسان کو دعوت دی جائے کہ وہ
بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ	اس بین الانسانی تنظیم کے اجتماعات میں شامل ہوں
رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ	پیدل یا پُری بھلی جیسی بھی سواریاں میسّر ہوں ان پر
يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۙ	دُور و نزدیک کے مقامات سے
لِّيَشْهَدُوْا	اور خود مشاہدہ کریں کہ
مَنَافِعَ لَهُمْ ۲۲/۲۷-۲۸	ان کی بھلائی کے لیے اس مرکز میں کیا کچھ کیا جا رہا ہے۔

اجتماعاتِ حج کا مقصد

ثُمَّ لْيَقْضُوْا ان اجتماعات میں باہمی مشاورت سے ایسی تدبیریں سوچیں
تَفَثَهُمْ جن سے انسانی معاشرہ کی کثافتیں دُور ہو جائیں
وَلْيُوْفُوْا اور وہ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکیں
نُذُوْرَهُمْ جو انسانی فلاح کے سلسلہ میں ان کے ذمہ ہیں
وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ اور اس مرکز کے ذریعہ سے حفاظت و نگہبانی ہوتی رہے
الْعَتِيْقِ ○ ۲۲/۲۹ نوعِ انسان کی حریت و آزادی کی۔

نظامِ خداوندی کے مختلف گوشوں پر غور فکر

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ پھر جب مقامِ تعارف میں باہمی تعارف سے فارغ ہو چکو تو
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ص مشعر الحرام کے قریب نظامِ خداوندی کے مختلف گوشوں پر
وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ج اللہ کے قوانین کی روشنی میں غور و فکر کرو
وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ ان معاملات پر جن میں پہلے تم
لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ○ ۲/۱۹۸ گمراہی میں پڑ گئے تھے۔

حج کے ایجنڈا میں وہ اُمور جن میں تعاون کیا جائے اور وہ جن میں تعاون نہ کیا جائے

وَتَعَاوَنُوْا اور دیکھو ایک دوسرے سے تعاون کرو ان امور میں
عَلَى الْبِرِّ جو انسانیت کی فلاح و بہبود کی راہیں کشادہ کریں
وَالتَّقْوٰى ص اور قوانینِ خداوندی کی پیروی کا موجب بنیں
وَلَا تَعَاوَنُوْا لیکن ان امور میں ہرگز کسی سے تعاون نہ کرو

عَلَى الْاِثْمِ	جو انسانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کا موجب ہوں
وَالْعُدْوَانِ ص	یا اللہ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کا باعث ہئں
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط	تم ہمیشہ اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
اِنَّ اللّٰهَ	اور اس حقیقت کو پیشِ نظر رکھو کہ اللہ کے
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ ۵/۲	قانونِ مکافات کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے۔

اِجتماعاتِ حج میں صرف منفعت انسانی کی بات کرو

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ	اجتماعاتِ حج میں شمولیت کرنے والوں کو احتیاط کرنی چاہیے
فَلَا رَفَثَ	کہ وہاں کوئی بات پایہ ثقاہت سے گری ہوئی نہیں ہونی چاہیے
وَلَا فُسُوْقَ لا	نہ فحش کلامی یا دیگر جنسی میلانات کی باتیں
وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ط	نہ باہمی مشاورت میں مناظرہ بازی کی جنگ و جدل
وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ	وہاں صرف منفعت انسانی کی بات کرو
يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ط ۲/۱۹۷	اور جو کچھ بھی کرو گے اللہ اسے دیکھ رہا ہوگا۔

اِجتماعاتِ حج کے مہینے حسبِ ضرورت متعین کیے جائیں

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ	دیکھو اجتماعاتِ حج کے مہینے
مَّعْلُوْمٰتٌ ج ۲/۱۹۷	حسبِ ضرورت متعیّن کر لیے جائیں۔

اجتماعاتِ حج میں شمولیت کے لئے پوری نوعِ انسانی کو دعوت دی گئی ہے

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ	اللہ کی طرف سے دعوت ہے پوری نوعِ انسان کو

حِجُّ الْبَيْتِ	کہ وہ اس مرکز کے سالانہ اجتماعات میں شامل ہوں
مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ	یہ دعوتِ عام ہے کہ جو بھی استطاعت رکھتا ہو وہ شامل ہو جائے
وَمَنْ كَفَرَ	اور جو لوگ وحدتِ انسانی کے تصور سے انکار کریں گے
فَاِنَّ اللّٰهَ	تو وہ اپنا ہی نقصان کریں گے اللہ کا اس سے کچھ نہیں بگڑے گا
غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۳/۹۷	وہ تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

اِس مرکز کے اجتماعات کا مقصد اقوامِ عالم کی نگرانی وپاسبانی کرنا ہے

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى	ہم نے تاکید کی تھی معمارانِ حرم
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ	ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ سے کہ وہ اس مقام کو
اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ	انسانوں کے خود ساختہ تصورات ومعتقدات سے پاک وصاف رکھیں
لِلطَّآئِفِيْنَ	ان لوگوں کے لیے جو اقوامِ عالم کی نگرانی وپاسبانی کرنے والے ہوں
وَالْعٰكِفِيْنَ	اور ان کے اُلجھے ہوئے معاملات کو سنواریں
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۲/۱۲۵	اور قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکے رہیں۔

کانفرنس کے دوران معاشی فوائد کا حصُول

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا	اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے اگر ان اجتماعات کے دوران تم
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ ۲/۱۹۸	معاشی وسائل کے سلسلہ میں کسی قسم کے فوائد بھی حاصل کرو۔

میزبان قوم کی ذِمہ داری

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ	ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ کسی قوم کی دشمنی کی وجہ سے

اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	یا اس وجہ سے کہ اس نے تمہیں اس مرکز کے قائم کرنے سے روکا تھا
اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ ۵/۲	ان کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی کرو۔

حج کے دوران شکار کی ممانعت

غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ	تمہارے لیۓ شکار حلال نہیں ہے
وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ ۵/۱	جب کہ تم حج میں ہو۔

البتہ حج کے دوران دریائی شکار کی اجازت ہے

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ	البتہ دریائی شکار تمہارے لیۓ حلال ہے
وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ	جہاں تم ٹھہرو وہاں بھی کھا سکتے ہو
وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ	اور قافلہ کے لیے زادِ راہ بھی بنا سکتے ہو
وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ	لیکن خشکی کا شکار تمہارے لیے حرام ہو گا
مَادُمْتُمْ حُرُمًا ؕ ۵/۹۶	جب تک کہ تم حج میں ہو۔

حج سے فارغ ہو کر شکار کر سکتے ہو

وَاِذَا حَلَلْتُمْ	اور جب حج سے فارغ ہو جاؤ
فَاصْطَادُوْا ؕ ۵/۲	تو شکار کر سکتے ہو۔

اِجتماعاتِ حج میں قیام کی مُدت

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ	قوانینِ خداوندی کی ترویج کے یہ اجتماعات
فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ	ایک متعین مدت تک جاری رہنے چاہئیں

فَمَنۡ تَعَجَّلَ	پھر اگر کسی کو جلد واپس جانا ہو
فِیۡ یَوۡمَیۡنِ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ ۚ	تو اس میں کوئی ہرج نہیں اگر وہ دو دن کے بعد ہی چلا جائے
وَمَنۡ تَاَخَّرَ	اور جو زیادہ دیر ٹھہر سکتا ہے وہ زیادہ دیر ٹھہرے
فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ ۙ	تو اس میں بھی کوئی ہرج نہیں
لِمَنِ اتَّقٰی ؕ	اصل چیز تو اللہ کے قوانین کی نگہداشت ہے
وَاتَّقُوا اللّٰہَ	لہٰذا تمہاری نگاہ اس مقصد پر رہنی چاہیے
وَاعۡلَمُوۡۤا	اور اسے سمجھ لینا چاہیے کہ تمہارے اجتماعات کی آخری
اَنَّکُمۡ اِلَیۡہِ	منزل اور غایت وہ ہے جو تمہارے اللہ نے تمہارے لیے
تُحۡشَرُوۡنَ ۝ ۲/۲۰۳	مقرر کی ہے تمہارا ہر قدم اس کی طرف اُٹھنا چاہیے۔

پھر کانفرنس کے خاتمہ کے بعد

ثُمَّ اَفِیۡضُوۡا	پھر کانفرنس کے خاتمہ کے بعد
مِنۡ حَیۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ	سب لوگ اپنے اپنے ہاں واپس چلے جائیں
وَاسۡتَغۡفِرُوا اللّٰہَ ؕ	اور اللہ کی حفاظت میں آنے والے پروگراموں پر عمل درآمد شروع کر دیں
اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ	بلاشبہ اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ
رَّحِیۡمٌ ۝ ۲/۱۹۹	اور سامان نشو و نما ہے۔

ان اجتماعات میں شرکت کے لیے زادِ راہ لے کر چلا کرو، اے اہل عقل و دانش!

وَتَزَوَّدُوۡا	اور اپنے ساتھ زادِ راہ لے کر چلا کرو
فَاِنَّ خَیۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰی ۫	گو کہ بہترین زادِ راہ قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنا ہے

وَاتَّقُوْنِ	لہٰذا قوانینِ خداوندی کی پیروی کرو
یٰاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ ۲/۱۹۷	اے اہل عقل ودانش۔

ھَدْیٌ یا تحائف ھَدِیَّۃٌ اس تحفہ کو کہتے ہیں جو بغیر معاوضہ کے دیا جائے اور ضرورت پڑنے سے پہلے دے دیا جائے۔ اس اعتبار سے ھَدْیٌ ان جانوروں اور دیگر سامان کو کہتے ہیں جو حج کے موقعہ پر بیت اللہ میں مہمانوں کی تواضع کے لیے بطور تحفہ بھیجے جاتے تھے۔ ہر اجتماع کے لیے کھانے پینے کی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے حج کے اجتماعات مکہ کے بے برگ وگیاہ وادی میں منعقد ہوتے تھے جہاں کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا تھا۔ اس سلسلہ میں ہدایات دی گئیں کہ حج میں شرکت کرنے والے کچھ فالتو جانور اپنے ساتھ لائیں۔ جنہیں وہاں ذبح کر کے خود بھی کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں۔ جو لوگ حج کے لیے خود نہ جائیں وہ اپنی طرف سے کچھ تحائف عازمین حج کے ہمراہ کر دیں۔ خواہ یہ جانوروں کی شکل میں ہوں یا کھانے پینے کی اور چیزیں۔

اس موضوع کے تحت درج آیات سے اس روایتی قربانی کی حقیقت بھی معلوم ہو جائے گی جس کے نام پر حج کے موقع پر لاکھوں جانور ذبح کر کے گڑھوں میں دبا دیئے جاتے ہیں اور پھر اس نام پر دنیا بھر میں گلی گلی جانور ذبح کیے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ طرح طرح کے خود ساختہ تصورات وابستہ کر رکھے ہیں۔

○

اہل کانفرنس کے لیے تحائف

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ	قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں حج اور عمرہ کی
وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ ؕ	بڑی چھوٹی کانفرنسوں میں شرکت کے لیے جایا کرو
فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ	اگر کبھی ایسا ہو کہ تم وہاں جانے سے روک دیئے جاؤ

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ ۲/۱۹۶ تو جو کچھ آسانی سے ہو سکے تحفۃً وہاں بھیج دیا کرو۔

حج کے موقع پر جانور ذبح کرنے کا مقصد

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ	اللہ کا نام لے کر ذبح کیے جائیں
فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ	کانفرنس کے مقررہ دنوں میں
عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ	نمائندوں کی مہمانداری کے لیے
بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ	ہمارے دیے ہوئے جانور
فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا	اور ان کا گوشت مندوبین کے علاوہ
الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝ ۲۲/۲۸	دیگر ضرورت مند لوگوں کو بھی کھلایا جائے۔

ھدیٰ کے جانوروں کی حیثیت

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ	اس موقع پر ذبح کیے جانے والے جانور
مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ	اطاعتِ خداوندی کی علامت کی حیثیت رکھتے ہیں
لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ قَ	بہرحال یہ جانور تمہارے فائدے کے لیے ہیں
فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ	سو اللہ کا نام لے کر انہیں صف در صف ذبح کر لو
فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا	اور جب ذبح ہو جائیں تو
فَكُلُوْا مِنْهَا	ان کا گوشت خود بھی کھاؤ
وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۲۲/۳۶	اور دوسرے ضرورت مندوں کو بھی کھلاؤ۔

اور جانوروں کے ذبح کرنے کا مقام صرف خانہ کعبہ ہے

لَكُمْ فِيهَا	دیکھو ہدیٰ کے جانور روایتی قربانی کے جانوروں کی طرح مقدس نہیں ہو جاتے
مَنَافِعُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى	تم ان کے ذبح ہونے تک ان سے ہر طرح کا کام لے سکتے ہو
ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ اِلَى	پر ان کے ذبح کرنے کا مقام
الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ ۲۲/۳۳	خانہ کعبہ ہے۔

حج کے موقع پر ذبح کیے جانیوالے جانوروں کے متعلق کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا	اور دیکھو اس معاملہ میں کسی غلط فہمی میں بھی مبتلا نہ ہو جانا
وَلَا دِمَآؤُهَا	ان جانوروں کا نہ گوشت ہم تک پہنچتا ہے نہ خون
وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ	ہم نے تو صرف یہ دیکھنا ہے کہ
التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۲۲/۳۷	تم ہمارے قوانین کی پیروی کس حد تک کرتے ہو۔

شِعَارُ الحجّ

شِعَارُ' جنگ میں جو الفاظ بطور علامت (CODE WORD) استعمال ہوتے ہیں۔ یا سفر میں اپنے قافلہ کو پہچاننے کے لیے جو نشان مقرر کیا جاتا ہے انہیں شِعَارُ' کہتے ہیں۔ اسی طرح حج میں لے جانے والے جانور پر نشان لگانے کو اِشْعَارٌ' کہتے تھے۔ اور اس جانور کو شَعِیْرَةٌ' اِس کی جمع شَعَائِرُ ہے۔

حج کے مناسک و علامت اور آثار و اعمال کو شِعَارُ الحج کہتے ہیں۔ نیز تمام وہ اعمال حج جو اللہ کی اطاعت کا اظہار کرنے کے لیے ادا کیے جاتے ہیں۔ ان اعمال و علامات کے مقام کو مَشْعَرُ' کہتے ہیں۔

سورہ مائدہ میں ہے لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ ۵/۲ ''شعائر اللہ کی بے حرمتی مت کرو'' اسلام ایک دین یا نظام حیات ہے جو مملکت کی شکل میں متمکن ہوتا ہے۔ ایک مملکت کے کچھ شعائر یعنی علامات یا (SYMBOLS) ہوتے ہیں جن کی تعظیم کے معنے یہ ہیں کہ آپ اس مملکت کا احترام کرتے ہیں۔ مثلاً کسی

مملکت کا جھنڈا۔ جھنڈا ویسے تو کپڑے کے ایک ٹکڑے سے عبارت ہوتا ہے لیکن یہ نشانی ہوتا ہے اس مملکت کی۔ جھنڈے کے احترام کے معنی یہ ہیں کہ آپ اس مملکت کا احترام کرتے ہیں انہی علامات کو شَعَائِر کہا جاتا ہے۔ لہٰذا شعائر اللہ سے مراد اس مملکت کی محسوس علامات ہوں گی جو اللہ کے نظام کے نفاذ کے لیے دنیا میں قائم ہو۔ ان شعائر کا احترام درحقیقت اللہ کے قوانین کا احترام ہوگا۔ واضح رہے کہ ان شعائر کی پرستش نہیں کی جائے گی صرف ان کا احترام کیا جائے گا اور وہ بھی اس حقیقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہ یہ شعائر یا علامات فی ذات کوئی حیثیت نہیں رکھتے ان کا احترام قوانین خداوندی کے احترام کا محسوس طریق ہے اور بس۔

o

شعائر اللہ کا احترام

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَاتُحِلُّوْا شَعَآئِرَاللّٰهِ	اس نظام کی محسوس علامات کی بے حرمتی نہ کرو
وَلَاالشَّهْرَالْحَرَامَ	اور جو مہینے جنگ کی بندش کے لیے مقرر کیے جائیں ان کا احترام کرو
وَلَا الْهَدْيَ	اور اس بین الانسانی کانفرنس کے موقع پر ارسال کیے جانے والے
وَلَا الْقَلَآئِدَ	تحائف اور جانوروں کا بھی احترام کرو
وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ	اور ان لوگوں کا بھی احترام کرو جو اس میں شرکت کے لیے آئیں
يَبْتَغُوْنَ	کہ ایسی تدبیریں سوچیں
فَضْلًا مِنْ رَّبِّهِمْ	جن سے نوعِ انسان کے لیے معاشی فوائد حاصل ہوں
وَرِضْوَانًا ط ۵/۲	اور انسانی زندگی قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ ہو سکے۔

شعائر اللہ کے احترام کا مقصد

وَمَنْ يُّعَظِّمْ	جو کوئی احترام کرے
شَعَآئِرَاللّٰهِ	نظامِ خداوندی کے محسوس نشانات کا
فَاِنَّهَا مِنْ	تو یہ اس امر کا اظہار ہو گا کہ
تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ ۲۲/۳۲	اس کے دل میں قوانینِ خداوندی کی پیروی کا احساس موجود ہے۔

صفا و مروہ کی حیثیت اور رسوم پرستی کا انجام

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ	صفا و مروہ کے درمیان چکر لگانے کی رسم
مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ	اطاعتِ خداوندی کی محسوس علامت کے طور پر کی جاتی ہے
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ	لہٰذا جو کوئی حج یا عمرہ کی کانفرنسوں میں شرکت کے لیۓ جاۓ
فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ	اور یہ چکر بھی لگا دے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے
وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ	بہر حال اصل مقصد تو فلاحِ انسانی کے معاملات ہیں
فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ	اور اس سلسلہ میں کی گئی کوششوں کو اللہ نتیجہ خیز بنا دے گا
عَلِيْمٌ ۝ ۲/۱۵۸	اور وہ ہر بات سے باخبر ہے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

صوم

مادہ : ص و م

صَامَ رُک جانا، ٹھہر جانا، باز رہنا۔ صَامَ عَنِ الْکَلَامِ بات کرنے سے رکا، خاموش رہا۔ صَامَ عَنِ النِّکَاحِ نکاح سے باز رہا۔ صَامَ عَنِ السَّیْرِ چلنے سے رُکا۔ صَامَ الْمَاءُ پانی کھڑا ہو گیا۔

لفظ صوم جمع صیام کے معنی عام طور پر روزہ کیے جاتے ہیں لیکن ''روزہ'' اس لفظ کے مفہوم کو پوری طرح بیان نہیں کرتا۔ اس کے معنی اس سے زیادہ وسیع ہیں۔ اس کا ترجمہ ''روزہ'' کے بجائے ضبط نفس یا ڈسپلن کیا جائے۔ تو یہ قرآنی مفہوم سے زیادہ قریب ہو گا۔

دین کا مقصد یہ ہے کہ نوع انسان کو ہر قسم کی غلامی سے نجات دلا کر انہیں صرف قوانینِ خداوندی کا پابند بنایا جائے اس مقصد کے لیے اس نے ایک جماعت تیار کی جو ہر اس قوت کا مقابلہ کرے جو انسانیت کو محکوم و مغلوب رکھنا چاہتی ہو۔

ہمارے زمانے میں ہر حکومت کے پاس اپنی مستقل فوج (STANDING ARMY) ہوتی ہے قدیم زمانہ میں بھی نسبتاً متمدن ممالک میں یہی کیفیت ہوتی تھی۔ لیکن قرآن کریم نے یہ تصور دیا کہ اُمت کا ہر فردِ قابل مجاہد سپاہی ہے ظاہر ہے کہ یہ تمام افرادِ اُمت مستقل فوج کی طرح چھاؤنیوں میں تو نہیں رہیں گے، یہ اپنے اپنے گھروں میں رہیں گے اور مختلف کام کاج کرتے رہیں گے، جب جنگ کے لیے بلایا جائے گا تو یہ فوج کی شکل اختیار کر لیں گے۔

اس کے لیے ضرورت ہوگی کہ سال میں کچھ عرصہ ایسا رکھا جائے جس میں انہیں سپاہیانہ زندگی کا خوگر بنایا جائے عسکری تربیت دی جائے جس طرح آج کل ریزروفوج کے سپاہیوں کو سال میں کچھ وقت ٹریننگ کیمپوں میں جاکر تربیت حاصل کرنی ہوتی ہے۔ اس طرح قرآن کریم نے مجاہدین کی تربیت کے لیے رمضان کا مہینہ تجویز کیا ہے کیوں کہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کا نزول شروع ہوا۔ فرمایا گیا کہ اس نعمت کے ملنے پر تم جشنِ مسرّت مناؤ اور اس جشن کے منانے کا طریق وہ بتایا جو دُنیا جہان سے نرالا اور منفرد تھا۔

فرمایا اس ماہ میں تم میں سے جو گھر پر موجود ہو وہ اس ٹریننگ میں شامل ہو اور اگر وہ بیمار ہے یا حالتِ سفر میں ہے تو اس مدّت کو بعد میں پورا کر دے مملکت کا عسکری نظام ایسے لوگوں کے لیۓ خصوصی کورس کا انتظام کرے گا۔ ٹریننگ کے یہ کورس تندرست اور جوان لوگوں کے لیے ہوں گے، بچے، بوڑھے اور دائم المریض لوگ ان کورسوں سے مستثنیٰ ہوں گے۔

روزہ قرآنِ کریم نے کھانے پینے کی چند چیزوں کو حرام قرار دے کر باقی چیزوں کو حلال وطیب کہا ہے ۲/۱۷۳ حرام اشیا پر تو بجز اضطراری حالت کے مطلق پابندی ہے لیکن سپاہیانہ زندگی ایسی ہے۔ جس میں ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں جن میں حلال وطیب چیزوں کے استعمال سے بھی رکنا پڑتا ہے حالت جنگ میں یا تو وہ ملتی ہی نہیں۔ یا کھانے پینے کی فرصت ہی نہیں ملتی سپاہیانہ زندگی کا خوگر ہونے کے لیے ضروری ہوگا کہ حالتِ امن میں ان چیزوں کے استعمال پر کچھ وقت کے لیے پابندی عائد کر لی جائے تاکہ قوتِ برداشت بڑھے۔ صیام کے پروگرام میں دن کے وقت کھانے پینے اور جنسی اختلاط پر پابندی ہوگی جس سے مقصد یہ ہے کہ اہلِ ایمان میں ایسا ضبطِ نفس پیدا ہو جائے کہ وہ زندگی میں ہر جائز اور ناجائز میں تمیز کر سکیں۔ اور ان کی خواہش نفس یا مفاد پرستی کا تقاضا خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو ناجائز کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔

اعتکاف عَکَفَ کے معنی ہیں کسی چیز کو بکھرنے سے بچا کر لڑی میں پرو دینا معاملات کو درست کرنا لہٰذا اعٰکِفُونَ کے معنی ہوں گے وہ لوگ جو مملکت کے الجھے ہوئے معاملات

کو سنوارنے کے لیے یکسوئی کے ساتھ مصروفِ غور و فکر ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صیام کے پروگرام میں عام شرکت کرنے والوں کو تو اجازت ہوگی کہ وہ چاہیں تو رات کو اپنے گھر چلے جایا کریں لیکن ایسے اربابِ فکر و نظر اور اصحابِ حل و عقد جن سے خصوصی مشاورت کی ضرورت ہوگی انہیں عند الضرورت راتوں کو بھی روک لیا جائے گا اسے اعتکاف سے تعبیر کیا گیا ہے۔

صیام کی غایت قرآن کریم نے صیام کی تین غایات بتائی ہیں۔ یعنی یہ بتایا ہے کہ اس پروگرام کا مقصد کیا ہے۔ اس سے ہوگا کیا۔ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ اس سلسلہ میں اس نے تین باتیں کی ہیں۔ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۔۲/۱۸۳ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۲/۱۸۵ اور لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ ۲/۱۸۵۔

اس کا پہلا نتیجہ تَتَّقُوْنَ ہوگا۔ تقویٰ کے معنی ہیں سفر زندگی میں راستہ کے خطرات سے بچ کر چلنا اور قوانینِ خداوندی کی نگہداشت کرنا۔ لہٰذا صیام کے پروگرام کا پہلا نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم خطرات کا مقابلہ کرنے اور قوانین خداوندی کی پیروی کرنے کے قابل ہو جاؤ گے تمہاری قوتِ برداشت بڑھ جائے گی اور تمہارے اندر ڈسپلن پیدا ہو جائے گا۔

اِس کا دوسرا نتیجہ تَشْکُرُوْنَ ہے شکر کا مطلب ہوتا ہے انسانی کوششوں کی بھرپور نتیجہ برآمد ہونا۔ لہٰذا کہا یہ گیا ہے کہ صیام کے پروگرام سے تم میں جو برداشت کی قوت اور ڈسپلن کی صلاحیت پیدا ہوگی اس سے تمہاری کوششیں پوری طرح ثمربار ہو جائیں گی۔

لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ مقصد کیا ہے جس کے لیے یہ جانکاہ کوششیں کی جائیں گی اس مقصد کو تُکَبِّرُوا اللّٰہَ کی نہایت جامع اصطلاح میں سمٹا کر بیان کر دیا۔ اصل یہ ہے کہ تُکَبِّرُوا اللّٰہَ دین کی غایت اور جماعت مومنین کا منتہائے مقصود ہے یہ امت جیتی ہے تو اسی کے لئے اور مرتی ہے تو اسی کے لئے۔

کبریائی کے معنی ہیں انتہائی بلندی، ایسا غلبہ اور تسلط جس کے اوپر کسی کا غلبہ اور تسلط نہ ہو کلی اختیارات کا مالک آخری اتھارٹی۔

خارجی کائنات میں اللہ کے غلبہ اور اقتدار کے متعلق کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں یہ وہ حقیقت ہے جس کے وہ سائنسدان بھی معترف ہیں جو اللہ کو مروّجہ معنوں میں مانتے تک نہیں سو خارجی کائنات میں اللہ کی کبریائی مسلّم ہے۔

جہاں تک انسانی دُنیا کا تعلق ہے اس کے لیے بھی اللہ نے قوانین دیئے ہیں لیکن یہاں یہ قوانین از خود نافذ العمل نہیں یہ انسانی ہاتھوں سے نافذ ہوں گے ان قوانین کو انسانی دُنیا میں نافذ کرنا اللہ کی کبریائی کو ثبت (ESTABLISH) کرنا کہلائے گا یہ جماعتِ مومنین کا فریضہ ہے، اس کو اللہ کی حکومت یا دین کا نظام کہتے ہیں۔

اللہ کی کبریائی سے مُراد ہو گا اس کے قوانین کی حکومت لیکن ظاہر ہے کہ انسانی دُنیا میں قوانین خداوندی کی حکومت از خود قائم نہیں ہو سکتی یہ بہر حال انسانوں کے ہاتھوں قائم ہو گی لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ ان کے دل میں کہیں یہ خیال پیدا نہ ہو جائے کہ انہیں حقِ حکومت مل گیا ہے، حقِ حکومت اللہ اور اس کے قوانین کے لیے ہو گا اور جماعتِ مومنین اس کے قوانین کو نافذ کرنے کی ذمہ دار ہو گی۔

o

ضبطِ نفس کا کورس

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو کہ جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ	تم پر ضبطِ نفس کا کورس لازم کیا گیا ہے
کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ	جس طرح تم سے پہلی اقوام پر لازم کیا گیا تھا تاکہ تم
لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ۲/۱۸۳	اپنے آپ کو زندگی کے خطرات سے بچانے کے قابل بنا سکو۔

جشن نزولِ قرآن کی ابتدا ضبط نفس سے کی جائے

شَهْرُ رَمَضَانَ	اس کورس کے لیے رمضان کا مہینہ مقرر کیا جاتا ہے

الَّذِیٓ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ	یہ وہ مہینہ ہے جس میں نزولِ قرآن کی ابتدا ہوئی تھی
هُدًی لِّلنَّاسِ	وہ قرآن جو نوعِ انسان کے لیے ہدایت ورہنمائی ہے
وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ	اور جو واضح طور پر حق وباطل کا فرق کھول کر بتادیتا ہے
فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ	لہٰذا جو کوئی اس مہینہ میں گھر پر موجود ہو
الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ ۲/۱۸۵	تو اسے چاہیے کہ ضبط نفس کے اس کورس میں شامل ہو۔

ضبط نفس اور عسکری کورس کے قواعد

اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ	یہ پروگرام گنتی کے دِنوں کا ہے
فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا	اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو
اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ	یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں اس گنتی کو پورا کرے
وَعَلَی الَّذِیۡنَ	جو لوگ بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر
یُطِیۡقُوۡنَهٗ	اس پروگرام کی شمولیت میں دقت محسوس کریں
فِدۡیَةٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ	تو وہ اس کے عوض کسی ایک حاجت مند کے کھانے کا انتظام کریں
فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا	اور اگر کوئی اپنی خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کر سکے
فَهُوَ خَیۡرٌ لَّهٗ ؕ	تو اس سے اس کی اپنی ہی بہتری ہوگی
وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا	بہر حال جو کوئی اس پروگرام میں شمولیت کی ہمت پائے
خَیۡرٌ لَّکُمۡ	تو زیادہ بہتر شمولیت ہی ہے
اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۲/۱۸۴	اگر تم اس کی اہمیت اور حکمت کو سمجھ سکو۔

اِس پروگرام کاایک حصہ روزہ بھی ہے

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ	اس کورس کے دوران دن کے وقت جنسی اختلاط اور کھانے پینے پرپابندی
الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ط	ہو گی لیکن رات کے وقت ایسی کوئی پابندی نہیں
هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط	میاں بیوی کا تو آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہوتا ہے
عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ	اللہ کو معلوم ہے کہ غلط تصورات کے مطابق لگائی گئی پابندیوں کو
تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ	لوگ نبھا نہیں سکتے اور پھر ان میں خیانت شروع کر دیتے ہیں
فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ج	اللہ نے تمہیں ایسی کیفیت میں پڑنے سے محفوظ کر لیا ہے
فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ	لہٰذا رات کے وقت باہمی مباشرت کر سکتے ہو
وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ص	اللہ کے دیئے ہوئے قانون کے مطابق
وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا	اور کھاپی بھی سکتے ہو
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ	اس وقت تک جب کہ نمایاں ہو جائے صبح کی سفید دھاری
مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص	رات کی سیاہ دھاری سے
ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج ۲/۱۸۷	اس کے بعد رات تک اس پروگرام کو پورا کرو۔

اِعتکاف

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ	لیکن ان مخصوص لوگوں کو رات کے وقت بھی جنسی اختلاط کی اجازت نہیں
وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ لا	جو معاشرہ کے اُلجھے ہوئے معاملات کو سلجھانے کے لیے راتوں کو بھی
فِى الْمَسٰجِدِ ط ۲/۱۸۷	تربیت واطاعت کے مراکز (مساجد) میں رُکے ہوئے ہیں۔

****

ایمان ۔ مومن

مادہ : ا م ن

اِیْمَانٌ کے معنی ہیں کسی پر بھروسہ اور اعتماد کرنا۔ کسی کو امانت دار اور محافظ سمجھنا۔ قرآن کریم میں ایمان کے کچھ بنیادی اجزاء کا ذکرآیاہے جو اس طرح ہے۔

۱۔ ''اللہ پر ایمان'' جس کے معنی ہیں۔ اللہ کی ہستی پر یقین اس کے دیئے ہوئے نظام پر اعتماد' اس کے قوانین پر پوراپورا بھروسہ اور ان کے مطابق زندگی بسر کرنے کا اقرار۔

۲۔ ''انبیاء پر ایمان'' جس کے معنی ہیں کہ انسان تنہا عقل کی رہنمائی میں شاہراہ زندگی پر کامیابی سے نہیں چل سکتا۔ اس کے لیے اللہ کی وحی کی ضرورت ہوتی ہے جو انبیاء کرامؑ کی وساطت سے ملتی رہی ہے۔

۳۔ ''کتاب اللہ پر ایمان'' اس کے معنی ہیں۔ اللہ کی نازل کردہ کتاب وحی کو دل کی پوری گہرائیوں سے قبول کرنا اور زندگی کے ہر معاملہ کو اس کی روشنی میں طے کرنا بہر حال اللہ کی نازل کردہ کتب میں سے صرف قرآن ہی وہ واحد کتاب ہے جو اس وقت اپنی اصل شکل میں نوع انسان کے پاس موجود ہے۔

۴۔ ''یوم آخرت پر ایمان'' اس کے معنی ہیں اللہ کے قانون مکافات عمل کی محکمیت پر یقین اور موت کے بعد تسلسل حیات پر یقین واعتماد۔

۵۔ ''ملائکہ پر ایمان'' اس کے معنی ہیں کہ یہ ملکوتی قوتیں نظامِ کائنات میں اللہ تعالیٰ کے پروگراموں کو بروئے کار لانے میں سرگرم عمل ہیں اور اللہ نے انہیں انسان کے سامنے جھکادیا ہے، مسخر کردیا ہے۔

ایمان اندھے یقین کا نام نہیں بلکہ ان صداقتوں کو علم وبصیرت کی رو سے سمجھنے اور غور وفکر کے بعد تسلیم کرنے کا نام ہے لہٰذا ایمان کو FAITH کہنا درست نہیں کیونکہ FAITH بلا علم وبصیرت اندھے یقین کو کہتے ہیں لیکن ایمان اس یقین کا نام ہے جو علم وبصیرت سے حاصل ہو۔

بعض ایسی صداقتیں ہیں جن کا تعلق ہماری محسوس دُنیا سے نہیں مثلاً مرنے کے بعد کی زندگی وغیرہ، ان امور کو آنکھوں سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ یعنی ان کا علم حواس کے ذریعے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن علم وبصیرت کی رُو سے سمجھا جاسکتا ہے۔ ایسے حقائق کی صداقت کو اس طرح تسلیم کرنا ایمان بالغیب کہلاتا ہے۔

اللہ پر ایمان اسی قدر کافی نہیں کہ اس کے ہونے کو مان لیا جائے یا یہ مان لیا جائے کہ اس کائنات کی اور اس کی ہر چیز کی تخلیق اللہ نے کی ہے وغیرہ قرآن کی رُو سے اللہ پر ایمان یہ ہوگا کہ اس کے دیئے ہوئے نظامِ حیات اور قوانین کے مطابق زندگی بسر کی جائے اور اپنے تمام امور کے فیصلے اس کے دیئے ہوئے قوانین کے مطابق کیے جائیں۔ ایسا کرنے والے لوگوں کو ہی اہلِ ایمان یا مومن کہا جاسکتا ہے لیکن وہ لوگ جو یہ سب کچھ عملاً تو نہ کریں اور محض زبانی جمع خرچ سے ان کا اقرار کرتے رہیں یا جو کسی مصلحت کی بنا پر یا جماعت مومنین کے غلبہ واقتدار کو دیکھ کر ایمان لے آئیں یا وہ جو محض مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے ہوں لیکن عمل ان کا کچھ اور ہو قرآن کی رُو سے ایسے تمام لوگ اہل ایمان، یا مومن نہیں ہیں۔

o

ایمان کی کسوٹی

لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا	دیکھو نیکی اور کشاد کی راہ اس میں نہیں ہے کہ
وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ	تم اپنا رخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف
وَلٰـكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ	بلکہ نیکی اور کشاد کی راہ اس میں ہے کہ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ	ایمان لایا جائے دل کی گہرائیوں سے اللہ پر اور اس کے قوانین پر
وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ	اور یقین رکھا جائے قانونِ مکافات اور حیاتِ اخروی پر
وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ	اور کائناتی قوتوں پر
وَالۡكِتٰبِ	اور اللہ کی طرف سے دیے گئے ضابطہ قوانین پر
وَالنَّبِيّٖنَ ۚ	اور اس ضابطہ کے لانے والے نبیوں پر
وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ	اور مال کی محبت کے باوجود اسے اللہ کی راہ میں دے دیا جائے
ذَوِى الۡقُرۡبٰى	اقرباء کے لیے
وَالۡيَتٰمٰى	اور ان کے لیے جو معاشرہ میں کمزور، تنہا اور بے آسرا ہوں
وَالۡمَسٰكِيۡنَ	اور ان کے لیے جو معذور و بیروزگار ہو جائیں
وَابۡنَ السَّبِيۡلِۙ	اور ان مسافروں کے لیے جو زادِ سفر سے محروم ہوں
وَالسَّآئِلِيۡنَ	اور ان لوگوں کے لیے جن کی کمائی ان کی ضروریات کے لیے کافی نہ ہو
وَفِى الرِّقَابِ ۚ	اور دنیا سے غلامی و محکومی کو ختم کرنے کے لیے
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ	غرضیکہ مکمل طور پر نظامِ خداوندی قائم کیا جائے
وَاٰتَى الزَّکٰوةَ ۚ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کیا جائے
وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ۚ	عہد و پیمان کا احترام کیا جائے اور قول و قرار میں پختہ رہا جائے

وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ	اور اس راہ میں درپیش مشکلات و تکالیف کا صبر و استقامت سے مقابلہ کیا
وَحِیْنَ الْبَاْسِ ط	جائے اور خوف و ہراس کے وقت ثابت قدم رہا جائے
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ط	ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں
وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ ۲/۱۷۷	اور یہی ہیں جنہیں متقی کہا جا سکتا ہے۔

ایمان کا ثبوت عمل سے

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ	جو لوگ قوانین خداوندی کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں وہ
اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط ۲/۱۶۵	نہایت شدت و استقامت سے ان قوانین کی اطاعت کرتے ہیں۔

ایمان کی وضاحت

اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ	کیا تم سمجھتے ہو کہ حاجیوں کے لیے پانی کی سبیلیں لگانا یا
وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	مسجد الحرام کی آباد کاری کا کوئی کام انجام دینا اسی طرح کی نیکی کے کام
کَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	ہیں جس طرح اللہ کے نظام کو دل سے قبول کر لینا
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ	اور اللہ کے قانونِ مکافات اور حیاتِ اُخروی پر یقین رکھنا
وَجٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ط	اور نظامِ خداوندی کے قیام و بقاء کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہنا
وَلَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَاللّٰهِ ط ۹/۱۹	یاد رکھو اللہ کے نزدیک دونوں قسم کے یہ کام کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

نظامِ خداوندی کو عملاً قائم کرنا ہی تکمیل ایمان ہے

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ	میرے ان بندوں سے کہہ دو
اٰمَنُوْا	جو نظامِ خداوندی پر ایمان رکھتے ہیں

يُقِيمُوا الصَّلٰوةَ	کہ وہ اس نظام کو عملاً قائم کریں
وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	اور جو سامانِ زیست اور صلاحیتیں ہم نے انہیں دے رکھی ہیں
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً	انہیں اس مد میں حسبِ موقع پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کریں
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ	قبل اس کے کہ مہلت کا وقفہ ختم ہو جائے اور وہ دن آجائے کہ
لَّا بَيْعٌ فِيهِ	یہ نعمت پھر نہ تو خریدنے سے مل سکے
وَلَا خِلٰلٌ ۝ ۱۴/۳۱	اور نہ اس سلسلہ میں کسی کی دوستی ہی کام آئے۔

اللہ کے ہاں بلندی مدارج کا معیار

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی پر ایمان لاتے ہیں
وَهَاجَرُوْا	اور اس کی خاطر اگر گھر بار اور وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اس نظام کے قیام وبقا کے لیے جدوجہد کرتے ہیں
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ	اور اس سلسلہ میں اپنا مال اور جانیں وقف کر دیتے ہیں
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ	تو یہی لوگ ہیں جن کے مدارج اللہ کے معیار کے مطابق بہت بلند ہیں
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ ۹/۲۰	اور یہی ہیں جو کامیاب وکامران اور فائز المرام ہونے والے ہیں۔

اہلِ ایمان

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ ۝ۙ	ہمارے قوانین کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو عقل وبصیرت سے کام
الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ	لیتے ہیں یہ لوگ اللہ سے کیے گئے اپنے عہدوں کو پورا کرتے ہیں
وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝ۙ	اور اپنے اقرار کو کبھی نہیں توڑتے
وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ	یہ لوگ انسانیت کے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتے ہیں

مَآ اَمَرَاللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ — جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دے رکھا ہے

وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ — اس لیے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا

وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ ۲۱۔۱۳/۱۹ — تو اس کا نتیجہ تباہی و بربادی ہو گا۔

اہل ایمان کے لیے میدان عمل

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا — اہل ایمان سرگرمِ عمل رہتے ہیں

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ — اس مقصد کے لیے جو ان کے ربّ نے ان کے ذمہ لگا رکھا ہے

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ — وہ نظام خداوندی قائم کرتے ہیں

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ — اور ہمارے دیئے ہوئے رزق کو دوسروں کی فلاح و بہبود پر خرچ کرتے ہیں

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً — خفیہ بھی اور علانیہ بھی

وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ — اور یوں معاشرہ کی ناہمواریوں کو اپنے حُسن عمل سے دُور کرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ — یہی لوگ ہیں جن کا انجام اچھا ہو گا اور ان کے لیئے

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا ۲۳۔۱۳/۲۲ — دُنیاوی زندگی میں جنتی معاشرہ اور اُخروی زندگی میں جنّتِ ابدی ہو گی

اہل ایمان معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر کے اس کی ناہمواریوں کو دور کر دیتے ہیں

وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ — اہل ایمان معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر کے

السَّيِّئَةَ — اس کے عدم توازن اور ناہمواریوں کو دُور کرتے ہیں

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ — اور ہمارے دیے ہوئے سامانِ زیست کو

يُنْفِقُوْنَ ۝ ۲۸/۵۴ — نوعِ انسان کی پرورش و نشو و نما کے لیے عام کر دیتے ہیں۔

مومن کے مال میں حق ہوتا ہے سائل و محروم کا

وَفِیٓ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ	اور مومنین کے مال میں حق ہوتا ہے ان کا
لِّلسَّآئِلِ	جن کی کمائی ان کی ضروریات کے لیے کافی نہ ہو
وَالۡمَحۡرُوۡمِ ○ ۵۱/۱۹	اور وہ جو بالکل کما سکنے کے قابل نہ ہوں۔

مومن خوشحالی اور بدحالی دونوں میں اپنا مال دوسرے کی پرورش کیلئے وقف کر دیتا ہے

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ	اہل ایمان دوسروں کی پرورش کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں
فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ	خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی اور اپنی زائد
وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ	قوت و حرارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں
وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ	اور دوسروں کی کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہیں معاشرہ میں

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○ۚ ۳/۱۳۴ حُسن و توازن پیدا کرنے والے ایسے لوگوں کو اللہ پسند کرتا ہے۔

مومن اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتا ہے

وَیُؤۡثِرُوۡنَ	اہل ایمان دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں
عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ	اپنی ضروریات پر

وَلَوۡ کَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٌ ؕ ۵۹/۹ خواہ انہیں خود تنگی سے ہی گذارہ کیوں نہ کرنا پڑے۔

مومن دوسروں کے لیے جتنا کچھ دے سکتا ہے دیتا چلا جاتا ہے

وَالَّذِیۡنَ یُؤۡتُوۡنَ	اہل ایمان نوعِ انسان کی نشوونما کے لیے
مَاۤ اٰتَوۡا	جتنا کچھ دے سکتے ہیں دیتے چلے جاتے ہیں

وَّقُلُوۡبُهُمۡ وَجِلَةٌ اس کے باوجود ان کے دل لرزاں و ترساں رہتے ہیں کہ ان کا کوئی
اَنَّهُمۡ اِلٰى رَبِّهِمۡ رٰجِعُوۡنَ ۝ ۲۳/۶۰ قدم اس راستہ سے ہٹ نہ جائے جو اللہ کی طرف لے جانے والا ہے۔

مومن حقًّا

وَّعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ۝ اہل ایمان اپنے پروردگار کی رہنمائی پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہوئے
الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں
وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۝ اور ہمارے دیئے ہوئے رزق کو نوعِ انسان کی پرورش کے لیے عام
اُولٰۤئِكَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا کر دیتے ہیں یہی لوگ ہیں جنہیں حقیقی مومن کہا جا سکتا ہے
لَهُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ان کے پروردگار کے ہاں ان کے درجے بہت بلند ہیں
وَمَغۡفِرَةٌ اور ان کے لئے ہر طرح کا تحفظ
وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۝ ۸/۲۔۴ اور عزت کی روزی ہے۔

مومن دوسروں کی بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے

اُولٰۤئِكَ يُسٰرِعُوۡنَ اہل ایمان تیزی سے بڑھتے ہیں ایسے کاموں کی طرف
فِى الۡخَيۡرٰتِ جن سے نوعِ انسان کو خوشگواریاں و خوشحالیاں نصیب ہوں
وَهُمۡ لَهَا سٰبِقُوۡنَ ۝ ۲۳/۶۱ وہ ایسے کاموں میں دوسروں پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

مومن دوسروں کیلئے سب کچھ کرنے کے بعد ان سے شکریہ کے متمنی بھی نہیں ہوتے

وَيُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ اہل ایمان روزی پہنچانے کا انتظام کرتے ہیں
عَلٰى حُبِّهٖ بغیر کسی ذاتی غرض کے خالصتاً اللہ کی محبت میں

مِسۡكِيۡنًا	ان لوگوں کے لیے جو بے روزگار ہو گئے یا کمانے کے قابل نہیں رہے
وَّيَتِيۡمًا	اور ان کے لیے جو معاشرہ میں کمزور و بے آسرا ہو گئے
وَّاَسِيۡرًا ○	اور ان کے لیے جو کسی بھی مصیبت میں گرفتار ہو گئے
اِنَّمَا نُطۡعِمُكُمۡ لِوَجۡهِ اللّٰهِ	یہ سارے انتظامات وہ اللہ کی رضاجوئی کے لیے کرتے ہیں
لَا نُرِيۡدُ مِنۡكُمۡ جَزَآءً	اور کسی سے اس کی جزا یا بدلہ کے طلبگار نہیں ہوتے
وَّلَا شُكُوۡرًا ○ ۹۔۸/۷۶	حتّٰی کہ وہ کسی سے شکریہ کے بھی متمنّی نہیں ہوتے۔

اہل ایمان ایسا نظام قائم کرتے ہیں کہ اللہ کا دیا ہوا رزق اسکی مخلوق کیلئے عام ہو جاتا ہے

الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ	مومنین کے سامنے جب قانونِ خداوندی پیش کیا جاتا ہے
وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ	تو اس کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے ان کے دل کانپ اُٹھتے ہیں
وَالصّٰبِرِيۡنَ	پھر اس قانون پر چلنے کی راہ میں انہیں جو دُشواریاں پیش آتی ہیں
عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمۡ	ان کا نہایت ہمت اور حوصلہ سے مقابلہ کرتے ہیں
وَالۡمُقِيۡمِى الصَّلٰوةِ ۙ	اس طرح وہ نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں
وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ	اور ہمارے دیئے ہوئے رزق کو
يُنۡفِقُوۡنَ ○ ۲۲/۳۵	نوع انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے عام کر دیتے ہیں۔

اہل ایمان اپنی توانائیاں بے مقصد اور بے نتیجہ کاموں میں ضائع نہیں کرتے

قَدۡ اَفۡلَحَ	یقیناً کامیاب و کامران ہوئے وہ لوگ
الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ○ ۙ	جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا
الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ	اور اس نظام کی رو سے عائد فرائض کو

خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۲﴾	بطیب خاطر انجام دیتے رہے
وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ	اور بے نتیجہ اور بے مقصد کاموں میں اپنی توانائیاں
مُعۡرِضُوۡنَ ۙ﴿۳﴾	ضائع کرنے سے بچتے رہے
وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ	اور نوعِ انسان کی نشوونما کے سامان بہم پہنچانے
فٰعِلُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ ۲۳/۱-۴	والے پروگراموں پر عمل پیرا رہے۔

مومن اپنے دعویٰ ایمان کو عمل سے سچ کر دکھاتا ہے

اَلصّٰبِرِيۡنَ	اہلِ ایمان اپنے نصب العین پر ثبات واستقامت سے جمے رہتے ہیں
وَالصّٰدِقِيۡنَ	اور اپنے دعوائے ایمان کو عمل سے سچ کر دکھاتے ہیں
وَالۡقٰنِتِيۡنَ	اور ہر وقت قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکے رہتے ہیں اور اپنی
وَالۡمُنۡفِقِيۡنَ	محنت کے ماحصل کو نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما پر خرچ کرتے ہیں
وَالۡمُسۡتَغۡفِرِيۡنَ	اور ہر طرح کی حفاظت کا انتظام کر لیتے ہیں
بِالۡاَسۡحَارِ ﴿۱۷﴾ ۳/۱۷	اپنے پروگراموں کے شروع کرنے سے قبل ہی۔

مومن کا کردار

وَالَّذِيۡنَ يَجۡتَنِبُوۡنَ	اہل ایمان ایسے بڑے بڑے جرائم سے مجتنب رہتے ہیں
كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ	جن سے انسانی ذات میں ضعف اور اضمحلال پیدا ہو جائے
وَالۡفَوَاحِشَ	اور یہ لوگ قتل، بے حیائی اور ہر طرح کی حدود شکنی سے بچتے ہیں
وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا	اور طیش کی حالت میں
هُمۡ يَغۡفِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾ ۴۲/۳۷	درگذر سے کام لیتے ہیں۔

اہل ایمان عیب لگانے، طعن و تشنیع کرنے اور برے القاب لگانے سے بچتے ہیں

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ　اور نہ تم ایک دوسرے کے خلاف عیب لگاؤ نہ طعن و تشنیع کرو

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ ۴۹/۱۱　اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد کرو۔

اہل ایمان دوسروں کے معاملات کی ٹوہ نہیں لگاتے منہ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرتے ہیں

وَّلَا تَجَسَّسُوْا　اور دیکھو ایک دوسرے کے معاملات کی ٹوہ مت لگایا کرو

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ ۴۹/۱۲　اور نہ ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے بُرائیاں کیا کرو۔

اہل ایمان بدگمانی اور بدظنی سے اجتناب کرتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا　اے اہل ایمان

اجْتَنِبُوْا　اجتناب کرو

كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫　زیادہ بدگمانی اور بدظنی سے

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ۴۹/۱۲　دیکھو بعض بدگمانیاں معاشرہ میں ضعف و اضمحلال پیدا کر دیتی ہیں۔

اہل ایمان دوسروں کا تمسخر نہیں اُڑاتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا　اے اہل ایمان

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ ۴۹/۱۱　دیکھو کوئی فرد یا قوم کسی دوسرے فرد یا قوم کا تمسخر نہ اُڑائے۔

مومن لغو مجلسوں میں بیٹھتا ہی نہیں

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ　اہلِ ایمان ایسی مجلسوں میں بیٹھتے ہی نہیں

الزُّوْرَ ۙ　جہاں چالبازی اور فریب کاری کی باتیں ہوتی ہیں

وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ	انہیں اگر ایسی لغویات سے گزرنا پڑ جائے
مَرُّوْا كِرَامًا ۝ ۲۵/۷۲	تو شریفانہ انداز سے اپنا دامن بچاتے ہوئے گزر جاتے ہیں

مومن اپنے تزکیۂ نفس کی ڈینگیں نہیں مارتا

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ	اور اپنے تزکیہ کے دعوے مت کرتے پھرو
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ ۵۳/۳۲	اللہ کا قانونِ مکافات ہی بہتر جانتا ہے کہ کون تقویٰ شعار ہے۔

مومن کی آرزو

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ	مومنین اپنے پروردگار سے آرزو کرتے ہیں کہ ان کی معاشرتی زندگی ایسی ہو
اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ	کہ انہیں بیوی بچوں اور رفقاء سے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہو اور وہ
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝	ان تمام لوگوں کی رہنمائی کر سکیں جو زندگی کی تباہیوں سے بچنا چاہتے ہیں
اُولٰۗىِٕكَ يُجْزَوْنَ	قیامِ نظامِ خداوندی میں صبر و استقامت کے نتیجہ میں
الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا	وہ ترقی کی منازل طے کرتے جائیں گے
وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا	اور اس مقام پر پہنچ جائیں گے جہاں
تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ ۲۵/۷۴-۷۵	امن و سلامتی کی زندگی بخش صدائیں ان کا استقبال کریں گی۔

مومن دنیا میں عدل و انصاف کا محافظ و نگران ہوتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے اہل ایمان افراد کے معاملات ہوں یا اقوام کے
كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ	تم دُنیا میں عدل و انصاف کے محافظ و نگران بن کر رہو
شُهَدَاۗءَ لِلّٰهِ	تمہاری شہادت کسی فریق کے لیے نہیں بلکہ اللہ کے لیے ہونی چاہیے

وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ	خواہ یہ شہادت خود تمہارے اپنے خلاف جاتی ہو
اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ج	یا تمہارے والدین اور اقربا کے خلاف
اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا	اس سلسلہ میں نہ کسی امیر کی رعایت کرو نہ غریب کی
فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِھِمَا ۔	اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے
فَلَاتَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا ج	اور نہ اپنے جذبات کو ہی عدل کی راہ میں رُکاوٹ بننے دو
وَاِنْ تَلْوٗٓا	اس سلسلہ میں نہ کوئی پیچیدہ بات ہی کرو
اَوْ تُعْرِضُوْا	اور نہ شہادت دینے میں پہلو تہی ہی کرو
فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ	یادرکھو اللہ کا قانونِ مکافات
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا O ۴/۱۳۵	اس سے باخبر ہے جو کچھ بھی تم کرتے ہو۔

مومن دشمن سے بھی عدل کرتا ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے اہل ایمان افراد کے معاملات ہوں یا اقوام کے
کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ	تم دُنیا میں عدل وانصاف کے محافظ و نگران بن کر رہو
لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ ز	اور ہر معاملہ کا فیصلہ عدل وانصاف کے مطابق اللہ کی خاطر کیا کرو
وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ	اور دیکھو کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے
عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ط	کہ تم اس کے ساتھ عدل نہ کرو
اِعْدِلُوْا ۔	ہمیشہ عدل کرو اور دوست دُشمن ہر ایک سے عدل کرو
ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ز	یہ روش تمہیں تقویٰ کے قریب تر لے آئے گی
وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط	لہٰذا ہمیشہ اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ	اور یادرکھو اللہ کا قانونِ مکافات

بِمَاتَعۡمَلُوۡنَ ۝ ۵/۸ — اس سے باخبر ہے جو کچھ بھی تم کرتے ہو۔

نوعِ انسان کے اعمال و حقوق کی نگراں مرکزی حیثیت کی حامل جماعت

وَكَذٰلِكَ جَعَلۡنٰكُمۡ — اے جماعت مومنین اس پروگرام سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ

أُمَّةً وَّسَطًا — تمہیں اقوامِ عالم میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہو جائے

لِتَكُوۡنُوۡاشُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۲/۱۴۳ — اور تم نوعِ انسان کے اعمال و حقوق کے نگران بن جاؤ۔

ایسی انقلابی جماعت جو پوری انسانیت کی فلاح کے لیے اُٹھ کھڑی ہوتی ہے

كُنۡتُمۡ خَيۡرَاُمَّةٍ — اے جماعت مومنین، ہمارا مقصد تمہیں ایک ایسی بہترین قوم بنانا ہے

اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ — جو پوری نوعِ انسان کی فلاح و بہبود کے لیے اُٹھ کھڑی ہو

تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ — اور دُنیا میں قوانین خداوندی کو نافذ کرے

وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ — اور غیر خدائی قوانین کے نفاذ کو روکے

وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ ۳/۱۱۰ — اور اللہ کے قوانین کی صداقت پر پورا پورا ایمان رکھے۔

مومن کا عمل

اَلتَّآئِبُوۡنَ — مومنین کا کوئی قدم اگر غلط سمت اُٹھ جائے تو فوراً لوٹ آتے ہیں

الۡعٰبِدُوۡنَ — وہ نظامِ خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں اور اس

الۡحٰمِدُوۡنَ — کارگاہ ہستی پر غور و فکر کے بعد علیٰ وجہ البصیرت اللہ کی تعریف کرتے ہیں

السّٰٓئِحُوۡنَ — دنیا کے حالات جاننے کے لیے سیر و سیاحت کرتے ہیں

الرّٰكِعُوۡنَ — اور دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ اللہ کے قوانین کے سامنے

السّٰجِدُوْنَ	سر تسلیم خم کئے رکھتے ہیں
الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	وہ اللہ کے قوانین کو نافذ کرتے ہیں
وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور اللہ کے ناپسندیدہ قوانین کا نفاذ روکتے ہیں
وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ	اور اللہ کی متعین کردہ حدود کی نگہداشت کرتے ہیں
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۹/۱۱۲	ان مومنین کے لیے دُنیاوآخرت میں خوشگواریوں کی بشارت ہے۔

مومن کردار کا غازی ہوتا ہے گفتار کا نہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے اہل ایمان
لِمَ تَقُوْلُوْنَ	تم ایسی باتیں منہ سے کیوں نکالتے ہو
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝	جنہیں عمل سے کر کے نہیں دکھاتے
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ	دیکھو اللہ کے نزدیک یہ بات سخت مذموم اور قابلِ گرفت ہے کہ
اَنْ تَقُوْلُوْا	ایسی باتیں کی جائیں
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ۶۱/۲۔۳	جنہیں عمل سے کر کے نہ دکھایا جائے۔

مومن شاعری نہیں کرتا بلکہ معاشرہ میں ایسا انقلاب لاتا ہے کہ ظالم اپنے انجام کو پہنچے

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ	مومن، شاعروں کی طرح جذبات میں بہنے والے فریب خوردہ
الْغَاوٗنَ ۝	لوگ نہیں ہوتے
اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ	عام شاعروں کو تم دیکھتے ہو کہ
فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۝ۙ	ہر وادی میں بھٹکتے پھر رہے ہیں
وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ	اور جو کچھ کہتے ہیں

مَالَا یَفۡعَلُوۡنَ ۙ	اس پر خود عمل نہیں کرتے
اِلَّاالَّذِیۡنَ	ان کے برعکس وحی پر ایمان لانے والے ہیں
اٰمَنُوۡا	جو ایک متعین نصب العین پر یقین رکھتے ہیں
وَعَمِلُواالصّٰلِحٰتِ	اور اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا رہتے ہیں
وَذَکَرُوااللّٰہَ کَثِیۡرًا	وہ زندگی کے ہر گوشہ میں قانونِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھتے ہیں
وَّانۡتَصَرُوۡامِنۡۢ بَعۡدِ مَاظُلِمُوۡا ؕ	اور ظالم کی محض ہجو نہیں کہتے بلکہ اس کی کلائی مروڑ کر رکھ دیتے ہیں
وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا	اور معاشرہ میں ایسا انقلاب لاتے ہیں کہ
اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ ۠ ۲۲۷۔۲۲۴/۲۶	جس سے ظالم اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔

اللہ کا قانون مومن کے ساتھ ہوتا ہے

وَاَنَّ اللّٰہَ	بلاشبہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے
مَعَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۠ ۸/۱۹	جو اس کے نظام و قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

مومن اللہ کے اقتدار کے ساتھ کسی اور کے اقتدار کو تسلیم نہیں کرتا

وَالَّذِیۡنَ لَا یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ	اہلِ ایمان اللہ کے قانونِ واقتدار کے ساتھ
اِلٰـھًا اٰخَرَ ۝ ۲۵/۶۸	کسی اور قانون واقتدار کو تسلیم نہیں کرتے۔

مومن کی پارٹی اللہ کی پارٹی ”حزب اللہ“ ہے

وَمَنۡ یَّتَوَلَّ	دیکھو جو کوئی اپنا رفیق و کارساز بنالیتا ہے
اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ	نظامِ خداوندی کو

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اور اہل ایمان کو
فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ	تو وہ حزب اللہ یعنی اللہ کی پارٹی میں شامل ہو جاتا ہے
هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ ۵/۵۶	اور آخر کار اللہ کی پارٹی نے ہی غالب آنا ہے۔

اللہ نے اپنے آپ پر فرض قرار دے لیا ہے مومن کی مدد کو نمبر۱

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا	اور ہم نے اپنے اوپر فرض قرار دے لیا ہے کہ
نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۳۰/۴۷	اہل ایمان کی مدد کریں۔

اللہ نے اپنے آپ پر واجب قرار دے لیا ہے مومن کی حفاظت کو نمبر۱

حَقًّا عَلَيْنَا	ہم نے اپنے آپ پر واجب قرار دے لیا ہے کہ
نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۰/۱۰۳	اہل ایمان کا بچاؤ کریں۔

اللہ کی رحمت مومن کے قریب ہو جاتی ہے نمبر۱

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ	اللہ کی رحمت ان کے قریب رہتی ہے
مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۷/۵۶	جو اللہ کے قوانین کے مطابق حسین و متوازن معاشرہ قائم کر لیتے ہیں۔

مومن پر کافر غالب نہیں آسکتا نمبر۱

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ	دیکھو اللہ کبھی ایسا نہیں ہونے دے گا کہ
لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	کافروں کو مومنین پر
سَبِيْلًا ۝ ۴/۱۴۱	غالب آنے دے۔

اللہ کی مدد مومن کے شامل حال ہوتی ہے نمبر ا

اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا	بلاشبہ ہماری مدد شاملِ حال ہوتی ہے رسولوں کے
وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اور ان کے جو مومن ہیں ہم
فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا	دُنیا کی زندگی میں بھی ان کی مدد کرتے ہیں اور اس وقت بھی کریں گے
وَیَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡاَشۡهَادُ ۵ ۴۰/۵۱	جب تمام اعمال کے نتائج مشہود ہو کر سامنے آئیں گے۔

اقوام عالم میں مومن کی حیثیت نمبر ا

وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ	دیکھو اقوامِ عالم میں تم ہی اعلیٰ و برتر ہو گے
اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۵ ۳/۱۳۹	اگر تم مومن ہوئے۔

مومنین کو جب "تمکن فی الارض" حاصل ہو جاتا ہے نمبر ا

وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ	جو لوگ اللہ الرحمٰن کی محکومیت اختیار کر لیتے ہیں ان کی کیفیت
یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ	یہ ہوتی ہے کہ انہیں جب زمین پر اقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو وہ نہایت
هَوۡنًا	نرم روی اختیار کرتے ہیں، قہر و استبداد کی حکومت قائم نہیں کرتے
وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الۡجٰهِلُوۡنَ	اور اگر ان کا واسطہ جاہل و اجڈ لوگوں سے پڑ جاتا ہے تو ان
قَالُوۡا سَلٰمًا ۵ ۲۵/۶۳	کے ساتھ بھی امن و سلامتی اور کشادہ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

فٹ نوٹ نمبر ا : بالاآیات پر غور فرمایئے اور مسلمانوں کی موجودہ حالت پر بھی۔ آیت نمبر ۳/۱۳۹ کے آخر میں فرمایا گیا کہ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ یعنی "یہ سب کچھ اس صورت میں ہوگا۔ اگر تم اہل ایمان ہوئے" اللہ کے قوانین تو اٹل ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہماری موجودہ حالت ظاہر کرتی ہے کہ ہم اہل ایمان نہیں بلکہ کچھ اور ہی ہیں۔

نظامِ خداوندی اور مومن

هُوَ الَّذِیٓ اَیَّدَكَ بِنَصۡرِهٖ	اے نبیؐ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں تقویت دی اپنے نظام کے ذریعہ سے
وَبِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ۙ	اور اس کے ماننے والے مومنین کے ذریعہ سے اللہ کے نظام
وَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ	نے ان کے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے اُلفت پیدا کر دی ہے اس
لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا	سلسلہ میں تم اگر وہ سب کچھ خرچ کر ڈالتے جو روئے زمین میں ہے تو بھی
مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَیۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ	اس نظام کے بغیر ان کے دلوں میں اُلفت پیدا نہیں کی جا سکتی تھی
وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیۡنَهُمۡ ؕ	لیکن اللہ کے نظام نے ان کے درمیان اُلفت پیدا کر دی
اِنَّهٗ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ۝ ۸/۶۲۔۶۳	بلاشبہ اس نظام میں غلبہ بھی ہے اور تدبّر و حکمت بھی۔

نظامِ خداوندی اور مومن کے درمیان معاہدہ

اِنَّ اللّٰهَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	اللہ نے خرید لیے ہیں مومنین سے
اَنۡفُسَهُمۡ وَاَمۡوَالَهُمۡ	ان کی جانیں اور ان کے مال
بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَنَّةَ ؕ	جنتی معاشرہ اور جنّتِ ابدی کے عوض لہٰذا انہیں اگر قیام واستحکامِ
یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ	نظام خداوندی کے سلسلہ میں جنگ لڑنی پڑے تو لڑتے ہیں
فَیَقۡتُلُوۡنَ وَیُقۡتَلُوۡنَ ۟	مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں
وَعۡدًا عَلَیۡهِ حَقًّا	اللہ اور مومنین کے درمیان یہ سچّا معاہدہ ہمیشہ سے قائم ہے
فِی التَّوۡرٰىةِ وَالۡاِنۡجِیۡلِ	قبل ازیں تورات انجیل میں کیا گیا تھا
وَالۡقُرۡاٰنِ ؕ	اور اب قرآن میں کیا جا رہا ہے
وَمَنۡ اَوۡفٰی بِعَهۡدِهٖ مِنَ اللّٰهِ	اور اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا کون ہو سکتا ہے

فَاسۡتَبۡشِرُوۡا	لہٰذا خوشیاں مناؤ
بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِہٖ ؕ	اس معاملت پر جو تم نے اللہ سے کی ہے
وَذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ○ ۹/۱۱۱	اس لیے کہ یہی زندگی کی سب سے بڑی کامرانی ہے۔

معاہدہ کی پختگی

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ	جو لوگ نظامِ خداوندی کے ساتھ یہ معاہدہ کر رہے ہیں
اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ	وہ دراصل اللہ کے ساتھ معاہدہ کر رہے ہیں
یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ	اس معاہدہ کے وقت ان کے ہاتھ پر یوں سمجھو کہ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے
فَمَنۡ نَّکَثَ	پھر جو کوئی اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتا ہے
فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ ۚ	تو وہ اپنی ذات کو ہی نقصان پہنچاتا ہے
وَمَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیۡہُ اللّٰہَ	اور جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے اس عہد کو پورا کریں گے
فَسَیُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ○ ۴۸/۱۰	تو انہیں اس کے بڑے عظیم نتائج حاصل ہوں گے۔

قیامِ نظامِ خداوندی کی راہ میں آنیوالی مشکلات اور اُنکے مقابلہ میں مومن کی استقامت

وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ	دیکھو قیامِ نظامِ خداوندی پھولوں کی سیج نہیں
بِشَیۡءٍ	اس راہ میں تمہیں کڑے امتحانات سے گذرنا ہوگا
مِّنَ الۡخَوۡفِ	کہیں تمہیں جنگ و قتال اور دیگر خطرات کا اندیشہ ہوگا
وَالۡجُوۡعِ	اور کہیں سامانِ خورد و نوش کی کمی کا سامنا ہوگا
وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ	کہیں مال و جان کا نقصان اُٹھانا پڑے گا
وَالثَّمَرٰتِ ؕ	اور کہیں کھیت و باغ اُجڑیں گے لیکن کامیابی

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ۙ	کی بشارت ان کے لیے ہے جو اس جدوجہد میں ثابت قدم رہیں گے
الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ	یہ لوگ اس راہ کی مشکلات و مصائب کے ہجوم میں جب گھر جاتے ہیں
قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ	تو کہتے ہیں ہم نے اپنے آپ کو قیام نظام خداوندی کے لیے وقف کر دیا ہے
وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ؕ	لہٰذا ہمارا ہر قدم اسی نصب العین کی طرف اُٹھے گا اور یہی ہمارا مقصود و منتہٰی
اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ	ہے یہی وہ انقلابی جماعت ہے جو اپنے رب کے نزدیک ہزار
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۫	تبریک و تہنیت اور اس کی رحمتوں و برکتوں کی مستحق ہے
وَاُولٰٓئِكَ	اور یہی وہ لوگ ہیں
هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ ۱۵۷۔۱۵۵/۲	جن کا اپنی منزل مقصود تک پہنچ جانا یقینی ہے۔

اللہ کے ضابطہ حیات میں انسانی معاشرہ کی تمام بیماریوں کا علاج موجود ہے

قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	کہو جو لوگ قرآن کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں
هُدًی	ان کے لیے یہ ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ
وَّشِفَآءٌ ؕ ۴۱/۴۴	اور انسانی معاشرہ کی تمام بیماریوں کے لیے شفاء ہے۔

نظام خداوندی کے نتیجہ میں جنّت ارضی و جنّتِ ابدی حاصل ہوتی ہے

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ	دیکھو جو لوگ اللہ کے رفیق اور دوست بن جاتے ہیں
لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ	وہ ہر طرح کے خوف سے محفوظ ہو جاتے ہیں
وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ۚۖ	اور ان کے معاشرہ میں کوئی غم اور پریشانی باقی نہیں رہتی
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	یہ وہ لوگ ہیں کہ جو نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ؕ	اور اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں

لَهُمُ الْبُشْرٰى	ان کے لیے ہر قسم کی خوشگواریوں و سرفرازیوں کی بشارت ہے
فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	دنیا کی زندگی میں بھی
وَفِى الْاٰخِرَةِ ؕ	اور آخرت کی زندگی میں بھی
لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ	یہ اللہ کا قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں آتی اور یہ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۶۴۔۶۲/۱۰	بہت بڑی کامیابی ہے جس کے حصہ میں آجائے۔

مومن آپس میں ابریشم کیطرح نرم اور باطل کے مقابلہ میں چٹان کیطرح سخت ہوتے ہیں

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ	اللہ کا رسول محمدؐ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ	اور ان کے ساتھی
اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ	باطل کے مقابلہ میں چٹان کی طرح سخت ہوتے ہیں
رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۴۸/۲۹	لیکن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بڑے نرم دل اور ہمدرد۔

نظامِ خداوندی کا لایا ہوا ذہنی انقلاب

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی پر ایمان لاکر
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے مطابق اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل کرتے ہیں
لَانُكَلِّفُ نَفْسًا	انہیں ہمارے قوانین کی اطاعت میں اپنے اوپر کچھ پابندیاں عائد کرنی
اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ	پڑتی ہیں جن کا مقصد ان کی ذات اور صلاحیتوں میں وسعتیں پیدا کرنا
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ	ہوتا ہے اور اس طرح وہ لوگ اپنے آپ کو جنت کا حقدار بنا لیتے ہیں
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	جس میں ان کی دُنیا و آخرت کی زندگیاں بسر ہوتی ہیں
وَنَزَعْنَا مَافِىْ صُدُوْرِهِمْ	اور یہ نظام ان کے ذہنوں سے ہر طرح کا بغض، کینہ

مِّنْ غِلٍّ	عداوتیں، سازشیں اور مکر و فریب نکال دیتا ہے کیوں کہ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ	اس نظام کی تہہ میں قوانین خداوندی کے چشمے رواں ہوتے ہیں
وَقَالُوا الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ	اور ان کی زبان سے بے ساختہ حمد و ستائش نکلتی ہے اس ذات کے لیے
هَدٰنَا لِهٰذَا	جس نے ان کی رہنمائی اس حسین منزل کی طرف کر دی
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ	وہ بول اُٹھتے ہیں کہ ہم کبھی یہ مقام حاصل نہیں کر سکتے تھے
لَوْ لَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ۚ ۴۳۔۴۲/۷	اگر ہمیں اللہ کی یہ رہنمائی نہ ملتی اور ہم اسے اختیار نہ کرتے۔

نظامِ خداوندی مومن کو جہالت سے نکال کر علم کی روشنیوں میں لے آتا ہے

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے جماعت مومنین تمہارا فریضہ یہ ہے کہ
اذْكُرُوا اللّٰهَ	تم زندگی کے ہر معاملہ میں قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھو
ذِكْرًا كَثِیْرًا ۙ	اور کثرت کے ساتھ ان کا چرچا کرتے رہو
وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا	اور ان کی عملی تنفیذ کے لیے دن رات سرگرداں رہو
هُوَالَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ	اگر تم ایسا کرتے رہے تو اللہ کے قوانین کی برکات
وَمَلٰٓئِكَتُهٗ	اور اس کی کائناتی قوتوں کی تائید و نصرت تمہارے ساتھ رہے گی
لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	جس کے نتیجہ میں تم جہالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکل کر
اِلَى النُّوْرِ ؕ ۴۳۔۴۱/۳۳	علم و ہدایت کی روشنیوں میں آجاؤ گے۔

اہل ایمان نظامِ خداوندی کو جمہوری انداز سے چلاتے ہیں

وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ	اہل ایمان اپنے پروردگار کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠	نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ	اور اس نظام کو باہمی مشاورت سے چلاتے ہیں
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	اور ہمارے دیئے ہوئے رزق کو
يُنْفِقُوْنَ ۝ ۴۲/۳۸	نوعِ انسان کی پرورش کے لیے عام کر دیتے ہیں۔

قیامِ نظام خداوندی میں مومن خواتین و مرد شانہ بشانہ کام کرتے ہیں

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ	مومن مرد اور عورتیں ایک مشترکہ نصب العین کی وجہ سے
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ	ایک دوسرے کے رفیق اور مددگار ہوتے ہیں
يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	یہ سب مل کر قوانینِ خداوندی کو نافذ کرتے ہیں
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور اللہ کے ناپسندیدہ قوانین کا نفاذ روکتے ہیں
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ	اور نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ	اور اس نظام کے تحت نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ	اور ہر معاملہ میں نظامِ خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں یہی
اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ	لوگ ہیں جو اللہ کے عطا کردہ سامان نشوونما سے فیضیاب ہوں گے
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ۹/۷۱	بلاشبہ اللہ کا نظام بڑی قوتوں اور حکمتوں پر مبنی ہے۔

مومن اپناد فاع تو کرتے ہیں لیکن کسی پر زیادتی نہیں کرتے

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ	اہلِ ایمان پر اگر کسی جانب سے زیادتی ہو جائے
هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝	تو سب مل کر اپناد فاع کرتے ہیں
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ	لیکن یاد رکھو کہ زیادتی کا بدلہ اسی قدر ہونا چاہیے
سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ	جس قدر کہ زیادتی کی گئی ہے اور اگر زیادتی

فَمَنۡ عَفَا وَ اَصۡلَحَ	کرنے والے کو معاف کر کے اصلاح کی کوئی صورت پیدا کرلی جائے
فَاَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ	تو اس کا اجر اللہ کی طرف سے ملتا ہے

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ۝ ۴۲/۳۹۔۴۰ اور اسے مت بھولو کہ ظلم و زیادتی اللہ کو سخت ناپسند ہے۔

اللہ مومن کے قریب ہوتا ہے

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىۡ عَنِّىۡ	اے نبیؐ میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق دریافت کریں
فَاِنِّىۡ قَرِيۡبٌ ؕ	تو انہیں بتاؤ کہ میں ہر وقت ان کے قریب ہوں
اُجِيۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ	میرا دیا ہوا ضابطہ ہدایت ہر اس کو رہنمائی دیتا ہے
اِذَا دَعَانِ ۙ	جو اس سے رہنمائی حاصل کرنا چاہے
فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِىۡ	لہٰذا انہیں چاہیے کہ میری اس دعوت کو قبول کرلیں
وَلۡيُؤۡمِنُوۡا بِىۡ	اور میرے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھیں
لَعَلَّهُمۡ يَرۡشُدُوۡنَ ۝ ۲/۱۸۶	تاکہ وہ زندگی کی صحیح اور متوازن روش پر آجائیں۔

اہل ایمان کا اللہ رفیق و مددگار بن جاتا ہے

اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيۡنَ	اللہ ان لوگوں کا رفیق و مددگار بن جاتا ہے
اٰمَنُوۡا ۙ	جو اس کے نظام و قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	یہ نظام انہیں جہالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوۡرِ ؕ ۲/۲۵۷	علم وہدایت کی روشنیوں میں لے آتا ہے۔

اللہ کی رحمتوں کے صحیح امیدوار

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا
وَالَّذِیۡنَ هَاجَرُوۡا	اور اس سلسلہ میں اگر گھر بار اور وطن چھوڑنا پڑا تو چھوڑ دیا
وَجٰهَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ۙ	اور اس نظام کے قیام واستحکام کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہے
اُولٰٓئِكَ یَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰهِ ؕ	تو یہی لوگ ہیں جو رحمتِ خداوندی کے صحیح معنوں میں اُمیدوار ہیں
وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○ ۲/۲۱۸	اللہ انہیں اپنی رحمتوں سے نوازے گا اور ہر طرح کا تحفظ دے گا۔

نظامِ خداوندی اور مومن کا تعلق

اِنَّمَا كَانَ قَوۡلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	اہل ایمان کی روش یہ ہوتی ہے کہ
اِذَا دُعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ	انہیں جب نظامِ خداوندی کی جانب سے بلایا جائے
لِیَحۡكُمَ بَیۡنَهُمۡ	ان کے متنازعہ معاملات کا تصفیہ کرنے کے لیے
اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا	تو ان کی زبان سے بے ساختہ نکلتا ہے کہ
سَمِعۡنَا	ہم نے اس بلاوے کو سُن لیا ہے
وَاَطَعۡنَا ؕ	اور ہم اس کی فرمانبرداری کے لیے تیار ہیں
وَاُولٰٓئِكَ	یہی لوگ ہیں
هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ○ ۲۴/۵۱	جو کامیاب وکامران زندگی بسر کرتے ہیں۔

مومن اللہ کے قوانین کی پناہ میں رہتا ہے

فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ	جب تم قرآنی پروگرام پر عمل شروع کرنے لگو
فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ	تو اللہ کے قانون کی حفاظت طلب کر لیا کرو

مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ؈ ذاتی مفاد پرستیوں سے اور معاشرے کے مفاد پرست عناصر سے
اِنَّهٗ لَيۡسَ لَهٗ سُلۡطٰنٌ بلاشبہ یہ تخریبی قوتیں ان لوگوں پر کبھی غلبہ نہیں پاسکتیں
عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا جو قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا تہیہ کرلیں
وَعَلٰى رَبِّهِمۡ اور ان کی محکمیت پر
يَتَوَكَّلُوۡنَ ؈ ۹۹۔۱۶/۹۸ پورا پورا بھروسہ رکھیں۔

مومنین کے ذہن اللہ کے قوانین سے مزیّن ہوتے ہیں

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيۡكُمُ الۡاِيۡمَانَ اللہ تمھارے لیے یہی پسند کرتا ہے کہ تم ایمان پر جمے رہو
وَزَيَّنَهٗ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ اور تمہارے ذہن اللہ کے قوانین سے مزین رہیں
وَكَرَّهَ اِلَيۡكُمُ الۡكُفۡرَ وہ تمہارے لیے پسند نہیں کرتا کہ تم اللہ کے نظام سے روگردانی کرو
وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡيَانَ ؕ یادرکھو جو لوگ فسق وعصیاں سے مجتنب رہتے ہیں
اُولٰٓـئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوۡنَ ؈ۙ تو یہی لوگ ہیں جو سیدھے راستہ پر گامزن ہیں
فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعۡمَةً ؕ لہٰذا انہیں اللہ کی جانب سے ہر قسم کی خوشحالیاں اورآسائشیں ملتی ہیں
وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ؈ ۸۔۴۹/۷ کیوں کہ اللہ کا نظام علم وحکمت پر مبنی ہے۔

مومنین کو اللہ کے قوانین سے قلبی وذہنی اطمینان حاصل ہوتا ہے

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ اہلِ ایمان کو اللہ کے قوانین سے
قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ ذہنی وقلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے
اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ یادرکھو اللہ کا قانون ہی ہے
تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ؈ؕ ۱۳/۲۸ جس کے ذریعہ سے انسانی قلوب کو اطمینان حاصل ہوسکتا ہے۔

ایمان کی قوّت

اَلَّذِیۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ	یہ وہ صاحبانِ عزم ویقین ہیں کہ انہیں جب لوگ کہتے ہیں کہ
اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَكُمۡ	دُشمن نے تمہارے خلاف لشکر جرار جمع کر رکھا ہے
فَاخۡشَوۡهُمۡ	لہٰذا تمہیں اس سے ڈرنا چاہیے
فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖ	تو اس سے ان کا ایمان اور مضبوط ہو جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ
وَّقَالُوۡا	دُشمن کا لشکر بڑا ہے تو ہوا کرے
حَسۡبُنَا اللّٰهُ	ہمارے ساتھ قوانین خداوندی کی تائید ونصرت ہے
وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ۝ ۳/۱۷۳	اور یہ ایسی قوت ہے جس پر پورا پورا بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

قیامِ نظام خداوندی کی جدوجہد میں مارے جانے والوں کو حیات جاوید مل جاتی ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے اس نظام
اسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ	کے قیام کے سلسلہ میں تقویت حاصل کرو صبر واستقامت سے
وَالصَّلٰوةِ ؕ	اور قوانینِ خداوندی کی پوری پوری پیروی سے
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ۝	بلاشبہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جو صبر واستقامت سے کام لیتے ہیں
وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ يُّقۡتَلُ	دیکھو ایسے لوگوں کو مردہ مت کہو جو قیامِ نظامِ خداوندی
فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ؕ	کے سلسلہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیتے ہیں
بَلۡ اَحۡيَآءٌ	انہیں تو حیاتِ جاوداں حاصل ہو جاتی ہے

وَّلٰـكِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ۝ ۲/۱۵۳۔۱۵۴ لیکن تم شاید ان کے مقام کا ادراک نہ کر سکو۔

ایمان اور عمل صالح کا نتیجہ

مَنْ تَابَ	جو لوگ غلط روشِ زندگی کو چھوڑ کر
وَاٰمَنَ	نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا	اور پھر اس کے مطابق اپنی ذات اور معاشرہ کی اصلاح کرتے ہیں
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ	تو اللہ کا نظام بدل دیتا ہے
سَيِّاٰتِهِمْ	ان کی ذات اور معاشرہ کی ناہمواریوں اور خرابیوں کو
حَسَنٰتٍ ط ۲۵/۷۰	ہمواریوں اور خوشگواریوں میں۔

مومن کو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی مل جاتی ہے

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ	جو لوگ اللہ کے نظام کو مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں
فَقَدْ هُدِيَ	انہیں رہنمائی مل جاتی ہے
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞ ۳/۱۰۱	متوازن روشِ زندگی کی طرف۔

مومن اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا

فَاللّٰهُ اَحَقُّ	اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج کے سوا
اَنْ تَخْشَوْهُ	اور کسی سے مت ڈرو
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞ ۹/۱۳	اگر تم مومن ہو۔

اللہ ایمان والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا

وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا	اور اللہ کبھی ایسا نہیں کرتا کہ
يُضِيْعُ	ایمان والوں کی محنت کا

اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۳/۱۷۱	اجر ضائع جانے دے۔

اہل ایمان کی آرزوئیں اور عمل

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ	اہل ایمان آرزوئیں کرتے ہیں کہ
رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا	پروردگار ہم نظامِ خداوندی پر ایمان لے آئے ہیں
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا	لہذا ہمیں تمام غلط باتوں کے اثرات سے محفوظ فرمالیجیے
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝	اور ہمیں زندگی کے عذابوں اور مصیبتوں سے بچالیجیے
اَلصّٰبِرِيْنَ	یہ لوگ اپنے نصب العین پر ثبات واستقامت سے جمے رہتے ہیں
وَالصّٰدِقِيْنَ	اور اپنے دعویٰ ایمان کو عمل سے سچ کر دکھاتے ہیں
وَالْقٰنِتِيْنَ	ہر وقت اللہ کے قوانین کے سامنے جھکے رہتے ہیں اور اپنی محنت
وَالْمُنْفِقِيْنَ ۱۷۔۳/۱۶	کے ماحصل کو نوعِ انسان کی پرورش ونشو ونما پر خرچ کرتے ہیں

مومن سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ کے قانون کی پناہ میں آجاتا ہے

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً	اہلِ ایمان سے اگر کوئی معیوب حرکت سرزد ہو جاتی ہے
اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	یا وہ اپنی ذات پر کوئی ظلم کر بیٹھتے ہیں
ذَكَرُوا اللّٰهَ	تو فوراً اللہ کے قانون کو اپنے سامنے لے آتے ہیں
فَاسْتَغْفَرُوْا	اور اس کے مطابق اپنی اصلاح کر کے سامانِ حفاظت طلب کرتے ہیں
لِذُنُوْبِهِمْ ۖ	اپنی غلطی کے مضر اثرات سے
وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ	کیوں کہ غلطیوں کے مضر اثرات سے حفاظت
اِلَّا اللّٰهُ ۗ	اللہ کے قوانین کے سوا اور کہاں مل سکتی ہے

وَلَمۡ یُصِرُّوۡا عَلٰی مَا فَعَلُوۡا	وہ لوگ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے
وَھُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ○ ۳/۱۳۵	جانتے بوجھتے ہوئے۔

مومن غیب کی حقیقتوں پر بھی یقین رکھتاہے

اَلَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ	اہل ایمان ان حقیقتوں پر بھی یقین رکھتے ہیں
بِالۡغَیۡبِ ۲/۳	جو نگاہوں سے اوجھل ہیں۔

اللہ کے قوانین کی اسطرح پیروی کروجس طرح پیروی کرنے کا حق ہے

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کرلیاہے
اتَّقُوااللّٰہَ	اللہ کے قوانین کی اس طرح پیروی کرو
حَقَّ تُقٰتِہٖ	جس طرح کہ پیروی کرنے کا حق ہے
وَلَا تَمُوۡتُنَّ	اور مرتے دَم تک
اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ○	قوانینِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رکھو
وَاعۡتَصِمُوۡابِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا	اور سب مل کر اللہ کے نظام کادامن تھامے رہو
وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۳/۱۰۲۔۱۰۳	اور اپنے اندر فرقے اور گروہ مت پیدا کرلو۔

کتاب اللہ کی پیروی کرناہی اس پر ایمان کہلاتاہے

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰھُمُ الۡکِتٰبَ	جن لوگوں کو ہم نے یہ ضابطہ قوانین دیاہے
یَتۡلُوۡنَہٗ	وہ اس کی اس طرح پیروی کرتے ہیں
حَقَّ تِلَاوَتِہٖ	جس طرح کہ پیروی کرنے کا حق ہے

أُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ط ۲/۱۲۱ یہی لوگ ہیں جو اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔

پورے کے پورے نظام خداوندی کو قبول کرنا ایمان کہلاتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے جماعتِ مومنین

ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ص تم نظامِ خداوندی میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط اور دیکھو اپنے مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی ہرگز نہ کرنا

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ ۲/۲۰۸ یہ جذبات تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔

تاریخ کی شہادت

وَالْعَصْرِ ۝ لا زمانہ یعنی تاریخِ انسانی اس حقیقت پر شاہد ہے کہ

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ لا انسانی عقل خود بیں کی کوششیں ہمیشہ ناکام رہی ہیں

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا البتہ وہ کامیاب ہوئے جنہوں نے نظامِ خداوندی پر ایمان رکھتے ہوئے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل کیا

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۵ لا اور لوگوں کو حق پر قائم رہنے کی نصیحت کی اور اس راہ میں

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ ع ۱۰۳/۱-۳ پیش آنے والی مشکلات کا صبر و استقامت سے مقابلہ کرنے کی تلقین کی۔

ایمان کے مقابلہ میں کفر ٹھہر نہیں سکتا

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا دیکھو اگر کفار جنگ میں مومنین کے مقابلہ پر آئیں گے

لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے

ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اور اس سلسلہ میں کسی کی رفاقت یا مدد ان کے کام نہیں آئے گی

سُنَّةَاللّٰهِ الَّتِیۡ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلُ ۖ یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آرہی ہے
وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِاللّٰهِ تَبۡدِیۡلًا ٢٣-٤٨/٢٢ اور تم اللہ کی سنت میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

اہلِ ایمان کی قوت

اِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ عِشۡرُوۡنَ دیکھو تمہاری جماعت کے اگر بیس افراد بھی ہوں
صٰبِرُوۡنَ جو صبر واستقامت پر قائم رہنے والے ہیں
یَغۡلِبُوۡا مِائَتَیۡنِ ۚ تو مخالفین کی دوسو کی تعداد پر غالب رہیں گے
وَاِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ مِّائَةٌ اور اگر تمہاری جماعت کے ایسے ایک سو افراد ہوں
یَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفًا مِّنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا تو کفار کی ایک ہزار کی تعداد پر غالب رہیں گے
بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَفۡقَهُوۡنَ ٨/٦٥ اس لیے کہ وہ لوگ عقل وفکر سے کام لینے والے نہیں ہوتے۔

دین وایمان میں کوئی زبردستی نہیں

لَاۤ اِکۡرَاهَ فِی الدِّیۡنِ ۙ دیکھو دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں
قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ ۚ ہم نے وحی کے ذریعہ سے صحیح اور غلط راستے واضح کردیئے ہیں
فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ سو جو کوئی باطل نظاموں سے منہ موڑ کر
وَیُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ اللہ کے نظام کو قبول کرلے گا
فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰی ۗ تو سمجھ لو کہ اس نے ایسے مضبوط سہارے کو تھام لیا
لَا انۡفِصَامَ لَهَا ؕ جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں کیوں کہ یہ اس اللہ کا
وَاللّٰهُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ٢/٢٥٦ تجویز کردہ نظام ہے جو ہر بات کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

جس کا جی چاہے قبول کر لے جس کا جی چاہے انکار کر دے

وقُلِ	صاف اعلان کر دو کہ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ‌‌۔۔	اللہ کی جانب سے ضابطہ حق و صداقت آگیا ہے
فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ	اب جس کا جی چاہے اسے قبول کر لے
وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ	اور جس کا جی چاہے انکار کر دے
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ	بہر حال جو لوگ ظلم کی روش اختیار کریں گے
نَارًا	ان کا معاشرہ مصیبتوں اور پریشانیوں کی آگ میں جلتا رہے گا
اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۱۸/۲۹	جو انہیں چاروں طرف سے گھیر لیں گی۔

دعوتِ ایمان علیٰ وجہِ البصیرت ہو گی

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ	کہو میری راہ تو یہ ہے
اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۔۔	کہ میں تمہیں نظامِ خداوندی کی طرف
عَلٰى بَصِيْرَةٍ	علیٰ وجہ البصیرت دعوت دیتا ہوں
اَنَا	میں بھی ایسا کرتا ہوں
وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۱۲/۱۰۸	اور جو میرے متبعین ہوں گے وہ بھی ایسا ہی کریں گے۔

ایمان اور عقل و فکر کا تعلق

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ	اللہ اگر لوگوں کو زبردستی مومن بنانا چاہتا تو کچھ مشکل نہیں تھا
مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا	وہ روئے زمین کے تمام لوگوں کو پیدا ہی مومن کرتا
اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ	لیکن جب اس نے ایسا نہیں کیا تو کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے

حَتّٰی یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ٥ کہ وہ مومن بن جائیں

وَمَا کَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تُؤۡمِنَ یاد رکھو کسی فرد کا ایمان، ایمان نہیں کہلا سکتا جب تک کہ وہ

اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ اللہ کے قانون کے مطابق عقل و فکر سے کام لے کر صحیح نتیجہ پر نہ

وَیَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَی پہنچے اور وہ لوگ اُلجھاؤ میں رہتے ہیں

الَّذِیۡنَ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ٥ ۱۰۰۔۱۰/۹۹ جو عقل و فکر سے کام نہیں لیتے۔

کتاب اللہ پر ایمان علم و بصیرت کی رو سے ہی لایا جا سکتا ہے

قُلۡ کہو کتاب اللہ کی صداقت میں کچھ فرق نہیں آسکتا

اٰمِنُوۡا بِہٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا ؕ خواہ تم اس پر ایمان لے آؤ یا ایمان نہ لاؤ

اِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِہٖۤ یہ کتاب در حقیقت علم و بصیرت کی رُو سے ہی سمجھی جا سکتی ہے

اِذَا یُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ لہٰذا جب اہل علم کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو وہ

یَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ۙ ۱۷/۱۰۷ اس کی صداقت کو پہچان کر اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

اہل ایمان، قوانین خداوندی پر بھی اندھوں اور بہروں کی طرح گر نہیں پڑتے

وَالَّذِیۡنَ اِذَا مومنین کا ہر قدم علم و بصیرت کی روشنی میں اُٹھتا ہے حتّٰی کہ

ذُکِّرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ ان کے سامنے جب قوانین خداوندی بھی پیش کیۓ جاتے ہیں

لَمۡ یَخِرُّوۡا عَلَیۡہَا تو وہ انہیں بھی علی وجہ البصیرت قبول کرتے ہیں

صُمًّا وَّعُمۡیَانًا ٥ ۲۵/۷۳ ان پر اندھوں اور بہروں کی طرح گر نہیں پڑتے۔

روایتی مسلمان اور مومن میں فرق

قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؕ یہ گنوار لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں

قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا	ان سے کہو تم ایمان نہیں لائے ہو
وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا	بلکہ یوں کہو کہ ہم مطیع ہو گئے ہیں
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ	ایمان ابھی تمہارے ذہنوں میں داخل نہیں ہوا ہے اور مومن وہ ہے
فِیْ قُلُوْبِكُمْ ط ۴۹/۱۴	جس کے دل کی گہرائیوں میں نظامِ خداوندی کی صداقت اُتر جائے۔

آدھے ایمان اور آدھے کفر کا نتیجہ دنیا میں ذِلت و خواری اور آخرت میں عذابِ شدید

اَفَتُؤْمِنُوْنَ	کیا تم لوگ عمل پیرا ہوتے ہو
بِبَعْضِ الْكِتٰبِ	کتاب اللہ کے ایک حصہ پر
وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج	اور خلاف ورزی کرتے ہو اس کے دوسرے حصہ کی
فَمَا جَزَآءُ	یاد رکھو اس کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو گا کہ
مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ	ایسا کرنے والوں کی دُنیاوی زندگی بھی
اِلَّا خِزْيٌ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج	ذلت و خواری میں گزرے گی
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اور اُخروی زندگی میں بھی
يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط	شدید ترین عذاب کا سامنا ہو گا
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ	یاد رکھو اللہ کے قانونِ مکافات کی نگاہوں سے
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۲/۸۵	تمہارا کوئی عمل پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

اقرارِ ایمان کے باوجود جو لوگ مومن نہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ	ایسے لوگ بھی ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ وہ
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	اللہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں،

وَبِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ	اور یوم آخرت پر بھی
وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ ۲/۸	لیکن محض زبانی اقرار سے کوئی مومن نہیں بن جاتا۔

اللہ کو ماننے کے باوجود مشرک کے مشرک

وَمَا یُؤۡمِنُ اَکۡثَرُهُمۡ	لوگوں کی اکثریت کا یہ حال ہے
بِاللّٰهِ	کہ وہ اللہ کو مانتے تو ہیں
اِلَّا وَهُمۡ مُّشۡرِکُوۡنَ ۝ ۱۲/۱۰۶	لیکن اس کے باوجود مشرک کے مشرک رہتے ہیں۔

جو لوگ دعویٰ ایمان کے باوجود اپنا نظامِ حیات خود ساختہ قوانین پر قائم کرتے ہیں

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ	ان لوگوں کی حالت پر غور کیا
یَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا	جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایمان رکھتے ہیں
بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ	تمہاری طرف نازل کی گئی کتاب پر
وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ	اور ان کتب پر بھی جو تم سے پہلے وحی کی گئی تھیں
یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَحَاکَمُوۡۤا	لیکن چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کے فیصلے
اِلَی الطَّاغُوۡتِ	انسانوں کے خود ساختہ قوانین کی رُو سے کرائیں
وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ یَّکۡفُرُوۡا بِهٖ ؕ	حالانکہ انہیں ہر غیر خدائی قانون سے انکار کی تاکید کی گئی تھی
وَیُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّضِلَّهُمۡ	یہ لوگ دراصل اپنے مفاد پرستانہ جذبات کے پیچھے چلنا چاہتے ہیں
ضَلٰلًاۢ بَعِیۡدًا ۝ ۴/۶۰	جو انہیں راہِ راست سے بھٹکا کر بہت گہری گمراہیوں میں پھنسا دیتے ہیں۔

ان لوگوں سے خبردار رہو جو ایمان کے بعد کفر کی طرف پھر گئے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

اِنۡ تُطِیۡعُوۡا فَرِیۡقًا	اگر تم ان لوگوں کے پیچھے لگ گئے
مِّنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ	جنہوں نے اللہ کے دیے ہوئے دین کو مذہب میں تبدیل کر لیا
یَرُدُّوۡکُمۡ بَعۡدَ اِیۡمَانِکُمۡ	تو یہ لوگ تمہیں بھی ایمان کے بعد
کٰفِرِیۡنَ ۝ ۳/۱۰۰	کفر کی طرف پھیر لے جائیں گے۔

اجر قوانینِ خداوندی کی پیروی کا ملتا ہے کسی گروہ سے منسلک ہونے کا نہیں

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	دیکھو خواہ وہ لوگ ہوں جو مومن ہونے کے دعویدار ہیں
وَالَّذِیۡنَ هَادُوۡا وَالنَّصٰرٰی	اور خواہ وہ جو یہودی یا عیسائی کہلاتے ہیں
وَالصّٰبِئِیۡنَ	یا وہ جو صائبین ہوتے ہیں کے باشد
مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	جو کوئی بھی قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرے گا
وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ	اور قانونِ مکافات واُخروی زندگی پر یقین رکھے گا
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور اللہ کے دیے ہوئے پروگراموں پر عمل پیرا ہوگا
فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ	تو ان کے پروردگار کے قانون کے مطابق انہیں اجر ملے گا
وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ	اور وہ ہر خوف سے محفوظ ہو جائیں گے
وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝ ۲/۶۲	اور انہیں کسی طرح کی پریشانی لاحق نہیں ہوگی۔

کنارے پر کھڑے ہو کر قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرنا خسارے کا سودہ ہے

وَمِنَ النَّاسِ	ایسے لوگ بھی ہیں
مَنۡ یَّعۡبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرۡفٍ ۚ	جو قوانینِ خداوندی کی اطاعت کنارے پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں
فَاِنۡ اَصَابَهٗ خَیۡرُ ۨاطۡمَاَنَّ بِهٖ ۚ	اِن قوانین کی اطاعت میں اگر فائدہ دیکھا تو مطمئن ہو گئے

وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ	اور اگر ان قوانین کی اطاعت میں کوئی مشکل مرحلہ سامنے آگیا
انْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِهٖ	تو بلا تامل منہ پھیر لیتے ہیں یاد رکھو اس روش کے
خَسِرَ الدُّنْیَا	نتیجہ میں ان کی دُنیاوی زندگی بھی خسارے میں رہتی ہے
وَالْاٰخِرَةَ ۲۲/۱۱	اور اُخروی زندگی بھی خسارے میں۔

ایمان کے نفع بخش ہونے کی شرط

لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا	دیکھو کسی فرد کے لیے ایمان لانا اس وقت نفع بخش ہوتا ہے
لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ	جب کہ وہ اپنے اعمال کا نتیجہ نکلنے سے قبل ایمان لے آئے
اَوْ كَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِهَا	اور اپنے ایمان کے ساتھ
خَیْرًا ۶/۱۵۸	عملِ خیر کو شامل کرلے۔

قیامِ نظامِ خداوندی سے زیادہ کسی چیز کو بھی عزیز نہ رکھو

قُلْ اِنْ كَانَ	اہلِ ایمان کو آگاہ کردو کہ
اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ	اگر تمہارے والدین اور تمہاری اولادیں
وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ	تمہارے بھائی بند اور تمہارے شریکِ حیات
وَعَشِیْرَتُكُمْ	تمہاری برادریاں، قبیلے (اور ان کے رسم ورواج)
وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا	اور مال ودولت جو تم کماتے ہو
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا	اور وہ تجارت جس کے مندہ پڑ جانے سے ڈرتے ہو
وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ	اور وہ مکانات جنہیں تم اس قدر پسند کرتے ہو
اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	ان میں سے کوئی چیز بھی تمہیں اگر نظامِ خداوندی

وَجِهَادٍ فِیۡ سَبِیۡلِهٖ	اور اس کے قیام وبقاء کی جدو جہد سے زیادہ عزیز ہوئی
فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰی	تو پھر انتظار کرو کہ
یَاۡتِیَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ	تمہاری اس روش کے نتائج تمہارے سامنے آجائیں
وَاللّٰهُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ	یاد رکھو وہ قوم اللہ کی رہنمائی سے محروم ہو جاتی ہے
الۡفٰسِقِیۡنَ ۝ ۹/۲۴	جو اس کے نظام کی حدود سے باہر نکل جائے۔

اے اہلِ ایمان اگر تم دین سے پھر گئے تو کوئی اور قوم تمہارا مقام حاصل کرلے گی

یٰۤاَیُّهَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اے جماعتِ مومنین
مَنۡ یَّرۡتَدَّ مِنۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِهٖ	اگر تم میں سے کوئی لوگ اپنے دین سے پھر گئے
فَسَوۡفَ یَاۡتِی اللّٰهُ بِقَوۡمٍ	تو اللہ ان کی جگہ ایسی قوم لے آئے گا جس کے افراد
یُّحِبُّهُمۡ	دُنیا کی ہر شے سے زیادہ نظامِ خداوندی کو عزیز رکھیں گے
وَیُحِبُّوۡنَهٗۤ ۙ	اور ان کی اس روش کے نتیجہ میں اللہ انہیں عزیز رکھے گا وہ
اَذِلَّةٍ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	نظامِ خداوندی کے ماننے والوں کے لیے ریشم کی طرح نرم ہوں گے
اَعِزَّةٍ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ز	اور اس نظام کے مخالفین کے مقابلہ میں فولاد کی طرح سخت
یُجَاهِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ	وہ قیام واستحکام نظامِ خداوندی کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہیں گے
وَلَا یَخَافُوۡنَ لَوۡمَةَ لَآئِمٍ ؕ ۵/۵۴	اور کسی کی طعن و تشنیع سے نہیں ڈریں گے۔

جن کے کیئے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے

وَمَنۡ یَّرۡتَدِدۡ مِنۡکُمۡ	جو لوگ پھر گئے
عَنۡ دِیۡنِهٖ	اللہ کے دیئے ہوئے ضابطہ حیات سے

فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ	اور پوری زندگی غلط نظام حیات میں گزار دی
فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ	تو یہ وہ لوگ ہیں جن کے کیے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	دُنیا و آخرت دونوں میں ان کے اعمال ان کے کسی کام نہ آئیں گے
وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ	یہ لوگ اہلِ جہنم ہیں
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ ٢/٢١٧	جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

تو کیا تم لوگ زبانی جمع خرچ سے اللہ کو اپنی دینداری جتانا چاہتے ہو؟

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ	دیکھو مومن انہیں کہتے ہیں
آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ	جو نظامِ خداوندی کو علی وجہ البصیرت قبول کر لیتے ہیں
ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا	لہٰذا ان کے دلوں میں اس کے متعلق ذرہ بھی اضطراب اور شک نہیں
وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ	ہوتا وہ اس نظام کے قیام وبقاء کے لیے جدوجہد کرتے ہیں
وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ	اپنے مال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جان کے ذریعہ سے بھی
أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝	یہی لوگ ہیں جو اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہوتے ہیں
قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ	تو کیا تم اللہ کو محض زبانی جمع خرچ سے
بِدِينِكُمْ	اپنی دینداری جتانا چاہتے ہو
وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي	یاد رکھو اللہ کو سب علم ہے جو کچھ کہ
السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ	اس کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں ہے
وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ ١٦۔ ٤٩/١٥	اور اسے ہر بات کی خبر ہوتی ہے۔

اے اہل ایمان اپنے آپکو اور اپنے اہل و عیال کو غلط نظاموں کی بھڑکائی ہوئی آگ سے بچاؤ

یٰاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اے اہل ایمان
قُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَاَهۡلِیۡكُمۡ	اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو بچاؤ
نَارًا	غلط نظاموں کی بھڑکائی ہوئی اس آگ سے
وَّقُوۡدُهَا	کہ جب وہ بھڑک اُٹھتی ہے تو اس کا ایندھن بن جاتی ہیں
النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ٦٦/٦	ترقی یافتہ اقوام بھی اور غیر ترقی یافتہ اقوام بھی۔

اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ ہونے دو

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	جن لوگوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا
وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَهُمۡ بِظُلۡمٍ	اور اپنے اس نظام کو ظلم سے آلودہ نہیں ہونے دیا
اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الۡاَمۡنُ	تو امن و اطمینان انہی لوگوں کے لیے ہے
وَهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ۝ ٦/٨٢	اور یہی ہیں جو راہِ راست پر گامزن ہیں۔

ایمان کے ساتھ کفر شامل کرنے کا نتیجہ

وَمَنۡ یَّكۡفُرۡ بِالۡاِیۡمَانِ	اور جس نے اللہ کے دیئے ہوئے نظام میں کافرانہ نظام شامل کر لیا
فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُهٗ	تو اس کے تمام اعمال ضائع چلے گئے
وَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ	اور اس کا مستقبل اور اُخروی زندگی
مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۝ ٥/٥	سراسر خسارے میں رہیں گے۔

زمین و آسمان کی برکتوں کے دروازے کھل سکتے ہیں

وَلَوۡ اَنَّ اَهۡلَ الۡقُرٰٓی	دیکھو ان آبادیوں کے لوگ اگر

اٰمَنُوْا	نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے
وَاتَّقَوْا	اور اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے
لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ	تو ہم ان پر دروازے کھول دیتے
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	زمین وآسمان کی برکتوں کے
وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ	لیکن انہوں نے اسے جھٹلایا
بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ ۷/۹۶	توان کے اعمال کے نتائج نے انہیں آپکڑا۔

نظامِ خداوندی کے ذریعہ سے اقوامِ مردہ کو بھی حیاتِ نو مل سکتی ہے اگر وہ عقل وفکر سے کام لیں

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا	ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کے لیے کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا
اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ	کہ ان کے دل قوانینِ خداوندی کے سامنے جھک جائیں یعنی اس
وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ	ضابطہ قوانین کے سامنے جو ایک حقیقتِ ثابتہ کے طور پر نازل ہوا ہے
وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ	اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں
اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ	جنہیں قبل ازیں آسمانی کتابیں دی گئی تھیں
فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ	لیکن جب اس پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا
فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ	توان کے دل سخت ہو گئے
وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝	اور ان کی اکثریت نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل گئی
اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ	بہر حال جان رکھو کہ جس طرح زمین مُردہ کو
الْاَرْضَ	اللہ کے قانون کے مطابق حیاتِ نو مل جاتی ہے
بَعْدَ	اسی طرح مُردہ اقوام بھی قوانین خداوندی کے ذریعے حیات نو
مَوْتِهَا	حاصل کر سکتی ہیں

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لہٰذا اللہ نے اپنے قوانین واضح طور پر بیان کر دیے ہیں

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ۱۷-۱۶/۵۷ تاکہ تم عقل و فکر سے کام لے سکو۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

کفر اور کافر

مادہ : ک ف ر

کُفرٌ کے بنیادی معنی چھپانے اور ڈھانپنے کے آتے ہیں۔

مُؤمِنٌ کے مقابل میں کَافِرٌ اسے کہا جائے گا جو ٹھوس سچائیوں کو پس پردہ رکھنا چاہے جو اللہ کے دیئے ہوئے ابدی حقائق کو پوشیدہ رکھے اور انہیں ابھر کر سامنے نہ آنے دے یا جو اپنی یا دوسروں کی صلاحیتوں کو چھپائے اور انہیں بروئے کار نہ آنے دے۔ انکی نشوونما نہ ہونے دے۔

چھپانے کے مفہوم کی وجہ سے اس کے معنی انکار کرنے کے بھی ہو گئے اِیمَانٌ کے مقابل کُفرٌ کے یہی معنی ہوتے ہیں۔ یعنی قرآن کی صداقتوں کا انکار کرنا۔

کُفرٌ کے مقابل شُکرٌ بھی آتا ہے اس لیے کہ شکر کے معنی ہیں کسی چیز کا ابھر کر سامنے آجانا للہذا کفرانِ نعمت کے معنی ہیں نعمتوں کا چھپالینا انہیں نوعِ انسان کے فائدے کے لیے کھلا نہ رکھنا۔

قرآن کریم کی رو سے کافر کا لفظ کوئی گالی نہیں بلکہ ایک حقیقت کا بیان ہے، آپ ایک پارٹی بناتے ہیں جو لوگ اس پارٹی کا منشور تسلیم کر کے اس میں شامل ہو جاتے ہیں انہیں اس کا ممبر کہا جاتا ہے اور جنھیں اس کا منشور قبول نہیں ہوتا للہذا شامل نہیں ہوتے وہ غیر ممبر کہلاتے ہیں یہی فرق مومن اور کافر کا ہے۔ ان غیر ممبروں یا (کافروں) کے متعلق جس جس عذاب یا تباہیوں کا ذکر آیا ہے وہ ان کی غلط روش اور ان کے غلط نظام کے نتائج ہوتے ہیں۔ للہذا ایمان اور کفر صرف نظری اعتقاد نہیں بلکہ عمل اور بے عملی یا صحیح عمل اور غلط عمل کا نام ہے۔

قرآن کریم جو نظام دیتا ہے اس میں انسان کی مادی زندگی کی نشوونما کا سامان بھی ہوتا ہے اور اس کی روحانی زندگی یا انسانی ذات کی اعلیٰ صلاحیتوں کی نشوونما کا سامان بھی جس سے وہ اخروی زندگی میں اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے لیکن کافرانہ طرزِ زندگی محض حیوانات کی سطح کی زندگی ہوتی ہے جس میں سوائے کھانے پینے کام کرنے اور بچے پیدا کرنے کے کوئی اعلیٰ مقصد زندگی نہیں ہوتا۔ جس طرح حیوانات یہ کچھ کر کے مَر جاتے ہیں۔ اس طرح اس سطح پر زندگی بسر کرنے والے انسان بھی یہ کچھ کر کے مر جاتے ہیں۔ ان کی ذات غیرنشوونمایافتہ رہ جاتی ہے۔ لہٰذا وہ اُخروی زندگی میں اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوتے اور یہی ان کا جہنم ہوتا ہے۔

o

اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کرنے والے ظالم اور کافر

وَمَنْ اَظْلَمُ	ان سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جو اپنے
مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا	ذہن سے شریعت گھڑیں اور اس جھوٹ کو اللہ سے منسوب کر دیں
اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ	اور اللہ کے قوانین اگر سامنے آئیں تو ان کی تکذیب کریں
اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ	کیا اس قسم کے کافروں کا ٹھکانہ وہ نہیں جہاں
مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ ۝ ۲۹/۶۸	زندگی کی کھیتیاں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتی ہیں۔

اللہ کے دین میں پیچ و خم پیدا کرنے والے کافر اور ظالم

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۝ۙ	ایسے ظالم اللہ کی رحمت سے یکسر محروم ہو جاتے ہیں
الَّذِیْنَ	جو اپنے خود ساختہ مسلک کو شریعتِ خداوندی کا نام دے کر
یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	لوگوں کو اللہ کے سچے راستہ کی طرف آنے سے روکتے ہیں
وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ	اور اس کے صاف اور سیدھے راستہ میں پیچ و خم پیدا کرتے ہیں

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ | یہ لوگ دراصل اُخروی زندگی پر یقین ہی نہیں رکھتے
هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ ۱۹۔۱۱/۱۸ | اور کفر کی روش پر گامزن ہیں۔

اللہ کی دی ہوئی نعمت کو کفر میں تبدیل کر دینے والے ظالم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ | ان کی حالت پر غور کیا
بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ | جنہیں اللہ نے اپنا نظام و دین دے کر ایک بڑی نعمت سے نوازا تھا
كُفْرًا | لیکن انہوں نے اسے کفر میں بدل ڈالا
وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ | اور اپنے کاروان ملت کو تباہیوں کے گھاٹ جا اُتارا
جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ | اور انہیں بربادیوں کے جہنم میں جھونک دیا
وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ ۲۹۔۱۴/۲۸ | کیا بُرا ہے وہ مقام جہاں اُنہوں نے اپنی ملت کو جا ٹھہرایا۔

ذہن انسانی کی تراشیدہ شریعت کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں، یہ تو کفر ہے

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ | کہو جو لوگ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ | جھوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ ۭ | وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتے اس قسم کی خانہ ساز شریعت
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا | سے انہیں کچھ دنیاوی مفادات تو حاصل ہو جائیں گے
ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ | لیکن آخر کار انہیں ہمارے قانون مکافات کا سامنا کرنا ہوگا
ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ | اور پھر شدید ترین عذاب کا مزا چکھنا پڑے گا
بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ ۷۰۔۱۰/۶۹ | اس کافرانہ روش کے نتیجہ میں جس پر وہ کاربند تھے۔

اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے اللہ کے نام پر جھوٹ گھڑنے والے لوگ پکے کافر

اِنَّمَا یَفۡتَرِی الۡکَذِبَ الَّذِیۡنَ	قوانینِ خداوندی کے سلسلہ میں اپنے پاس سے جھوٹ گھڑ لینے والے
لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ۚ	لوگ وہ ہیں جنہیں ان قوانین پر سرے سے یقین ہی نہیں ہے
وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰذِبُوۡنَ ۞ ۱۶/۱۰۵	لیکن اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں۔

پکے کافر

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ	کچھ لوگوں کا نظام خداوندی سے انکار اس انداز کا ہوتا ہے کہ
وَیُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّفَرِّقُوۡا	وہ تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں
بَیۡنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ	اللہ کے قوانین کے نام سے اور رسول کے قوانین کے نام سے
وَیَقُوۡلُوۡنَ	مطلب اس سے یہ ہوتا ہے کہ نظامِ خداوندی کے جس حصہ پر
نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٍ	چاہیں عمل کریں
وَّنَکۡفُرُ بِبَعۡضٍ ۙ	اور جس پر چاہیں عمل نہ کریں
وَّیُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا	لہٰذا وہ اپنی پسند کے مطابق
بَیۡنَ ذٰلِکَ سَبِیۡلًا ۞ ۙ	بین کی کوئی راہ اختیار کرنا چاہتے ہیں
اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ حَقًّا ۚ	یاد رکھو ایسے لوگ پکے کافر ہوتے ہیں
وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ	اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے کافروں کے لئے
عَذَابًا مُّہِیۡنًا ۞ ۴/۱۵۰-۱۵۱	ذلت آمیز عذاب۔

نظامِ خداوندی کے بارے میں بے کار جھگڑے نکالنے والوں کی چال

وَیُجَادِلُ الَّذِیۡنَ	نظامِ خداوندی کے بارے میں بے کار جھگڑے کھڑے کرتے رہتے ہیں

كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ — وہ لوگ جن کی روش کافرانہ ہے

لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۱۸/۵۶ — تاکہ اس طرح سے حق کو اس کے مقام سے پھسلا کر بے اثر کر دیں۔

قرآن کا نام لے کر باطل کا نظام قائم کرنے والے کافر

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ — ان کی حالت پر غور کیا جن کا دعویٰ تو یہ ہے

اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ — کہ وہ قرآن پر بھی ایمان رکھتے ہیں

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ — اور کُتبِ سابقہ پر بھی

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا — لیکن چاہتے یہ ہیں کہ اپنا نظام حکومت

اِلَى الطَّاغُوْتِ — طاغوتی نظام کے مطابق رکھیں

وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ — حالانکہ انہیں ہر باطل نظام سے انکار کرنے کے لیے کہا گیا تھا

وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ — در حقیقت یہ لوگ اپنے مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی کرتے ہیں

اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ ۴/۶۰ جو انہیں راہِ راست سے بھٹکا کر کہیں کا کہیں لے جاتے ہیں۔

قرآن کے مطابق نظام حکومت قائم نہ کرنے والے ہی تو کافر ہیں

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ — جو لوگ اپنا نظامِ حکومت

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ — قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ۵/۴۴ وہی تو کافر ہیں۔

نوع انسان کی پرورش و نشو و نما کا انتظام نہ کرنے والے کفر میں مبتلا ہیں

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ — جو لوگ نوعِ انسان کی پرورش و نشو و نما کا انتظام نہیں کرتے

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ ۴۱/۷ وہ کفر بالآخرت میں مبتلا ہیں۔

قوانینِ خداوندی سے پہلو تہی کرنے والے ظالم اور کافر

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ	ان سے بڑا ظالم اور کون ہو گا
ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ	کہ ان کے سامنے جب اللہ کے قوانین پیش کیئے جائیں
فَاَعْرَضَ عَنْهَا	تو وہ ان سے پہلو تہی کریں
وَنَسِيَ	اور اس بات کو بھول جائیں
مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ	کہ ان کے اعمال کے نتائج ان کے سامنے آنیوالے ہیں
اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً	دیکھو اس روش پیہم کے نتیجہ میں ان کے دل ودماغ پر پردے پڑ جاتے
اَنْ يَّفْقَهُوْهُ	ہیں جس سے ان میں سوچ سمجھ کی صلاحیت ہی نہیں رہتی
وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ	اور ان کے کانوں میں ایسی گرانی پیدا ہو جاتی ہے
وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى	کہ وہ حق وصداقت کی کوئی بات سن ہی نہیں سکتے
فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ○ ۱۸/۵۷	لہٰذا اس حالت میں وہ کبھی راہِ ہدایت نہیں پا سکیں گے۔

اللہ کے دیئے ہوئے ضابطہ قوانین کے کسی حصہ پر بھی عمل چھوڑ دینا کُفر ہے

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ	کیا تم لوگ اس ضابطہ قوانین کے ایک حصہ پر عمل کرتے
وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ	اور دوسرے حصہ کے ساتھ کفر کرتے ہو
فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ	یاد رکھو اس طرز عمل کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ
اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ	تمہاری دنیاوی زندگی بھی ذلت ورسوائی میں گزرے گی
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اور قیامت کے روز بھی
يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ	شدید ترین عذاب کی طرف پھیر دیئے جاؤ گے

وَمَااللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۲/۸۵ یاد رکھو اللہ کا قانون مکافات تمہارے کسی کام سے غافل نہیں۔

جادو ٹونے اور تعویز گنڈے کفر ہے

وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یہ ان شیطان صفت اور مفاد پرست مذہبی پیشواؤں کا کفر ہے کہ
یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۝ ۲/۱۰۲ لوگوں کو جادو ٹونے اور تعویذ گنڈے کا سبق دیتے ہیں۔

اللہ کا دیا ہوا مال اس کی راہ میں خرچ نہ کرنا کفر ہے

وَاِذَاقِیْلَ لَھُمْ عالمگیر انسانیت کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں جب ان لوگوں سے کہا
اَنْفِقُوْامِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ ۙ جاتا ہے کہ تم بھی اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ خرچ کرو
قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ تو یہ منکرینِ نظامِ خداوندی مومنوں سے کہتے ہیں
اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ ہم ایسے لوگوں کے رزق کا انتظام کرنے میں کیوں حصہ لیں
یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَہٗ ۖ جن کے لیے اگر اللہ چاہتا تو خود انتظام کر دیتا
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ ۳۶/۴۷ بلا شبہ ایسا کہہ کر یہ لوگ بڑی واضح گمراہی کا ثبوت دیتے ہیں۔

اور نمائشی خیرات بھی کفر ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے اہل ایمان
لَاتُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ اپنے صدقات کو ضائع نہ کر دیا کرو
بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی ۙ احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر
کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ ان لوگوں کی طرح جو اپنے مال محض
رِئَآءَ النَّاسِ لوگوں کے دکھاوے کی خاطر خیرات کرتے ہیں

وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ان کا نہ تو نظامِ خداوندی پر ایمان ہوتا ہے نہ یومِ آخرت پر

فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ	ان کی خیرات کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص
صَفْوَانٍ عَلَیْہِ تُرَابٌ	کسی سخت چٹان پر پڑی ہوئی ذرہ سی مٹی میں فصل بو ڈالے
فَاَصَابَہٗ وَابِلٌ	جسے بارش کا ایک ہی تیز چھینٹا مع بیج کے بہا کر لے جائے
فَتَرَکَہٗ صَلْدًا ؕ	اور نیچے سے صاف چٹان نکل آئے

لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا کَسَبُوْا ؕ اس طرح فصل تو فصل وہ اپنی محنت اور بیج سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے

وَاللّٰہُ لَایَھْدِی	یاد رکھو اللہ کی سعادت وفلاح کی راہیں کشادہ نہیں ہوا کرتیں
الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ○ ۲/۲۶۴	ایسے کفر کے مرتکب لوگوں پر۔

استحصالی طبقہ کے لوگ ہمیشہ کفر کی روش کو پسند کرتے ہیں

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ہم نے کسی علاقہ میں اپنا رسول بھیجا ہو

اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْھَآ ۙ	اور وہاں کے دوسروں کی محنت پر عیش کرنے والے استحصالی طبقہ نے
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ○	ہمارے بھیجے ہوئے نظام کی مخالفت نہ کی ہو
وَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ اَمْوَالًا	وہ کہتے ہمارے پاس اس قدر مال و دولت ہے
وَّاَوْلَادًا ۙ	اور ہمارا جتھا بھی ایسا زبردست ہے کہ

وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ○ ۳۴/۳۴-۳۵ کسی کی مجال نہیں جو ہمارا بال بھی بیکا کر سکے۔

سرمایہ دارانہ استحصالی نظام کفر ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے اہل ایمان
لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا	سرمایہ کا منافع مت کھاؤ

اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ	جو کہ استحصال کے ذریعہ سے نجی دولت میں اضافہ در اضافہ کرتا ہے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ	تم اس سلسلہ میں اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۚ	یہی کامیابی کی صحیح راہ ہے
وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡٓ	اور اپنے معاشرہ کو سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سے بچاؤ
اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۚ ۱۳۱۔۱۳۰/۳	جس میں اس کافرانہ نظام کا حامل معاشرہ جلتا رہتا ہے۔

اور اہل کفر کے مال و اولاد کی کثرت پر تعجب نہ کرو

فَلَا تُعۡجِبۡكَ	دیکھو تمہیں تعجب نہیں ہونا چاہیے
اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ ؕ	اہل کفر کے مال و اولاد کی کثرت پر
اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ	تم دیکھنا کہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے کس طرح
لِيُعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	یہی چیزیں ان کی دُنیاوی زندگی کو بدعذاب بنا دیتی ہیں
وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ	اور کس طرح یہ مال و اولاد انہیں زندگی بھر
وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۵۵/۹	کفر میں مبتلا رکھتے ہیں۔

کافرانہ نظام میں لُوٹ کھسوٹ اور اس کا نتیجہ

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا	قوموں پر تباہیاں کیوں اور کب آتی ہیں اسے ایک مثال سے سمجھو
قَرۡيَةً كَانَتۡ اٰمِنَةً	ایک ملک تھا جسے خارجی خطرات سے امن
مُّطۡمَئِنَّةً	اور داخلی کش مکش سے اطمینان حاصل تھا اس میں
يَّاۡتِيۡهَا رِزۡقُهَا رَغَدًا مِّنۡ كُلِّ مَكَانٍ	ہر سمت سے سامانِ رزق کھنچا چلا آتا تھا اور اہلِ ملک خوشحال تھے پھر
فَكَفَرَتۡ	وہاں کے لوگوں نے ایک دوسرے کو محروم کر کے ناقدری کی

بِاَنۡعُمِ اللّٰهِ	اللہ کی نعمتوں کی اور
فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ	مال سمیٹنا شروع کر دیا لہذا اس چھینا جھپٹی اور لوٹ کھسوٹ کا نتیجہ یہ نکلا کہ
لِبَاسَ الۡجُوۡعِ	وہاں بھوک ننگ پھیل گئی
وَالۡخَوۡفِ	اور افرادِ معاشرہ طرح طرح کے خوفوں میں مبتلا ہو گئے
بِمَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ۝ ۱۶/۱۱۲	اور یہ نتیجہ تھا اس نظام کا جو انہوں نے اپنے لیے قائم کر لیا تھا۔

کافرانہ روش کا نتیجہ پریشانیوں کی آگ میں جلنا ہے

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا	جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار کی
لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ	انہیں اللہ کے قانونِ مکافات کے مقابلہ میں
وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـئًاؕ	مال اور جتھہ کی کثرت کچھ کام نہیں دے گی
وَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِۚ	ان کی غلط روشِ زندگی انہیں ہمیشہ کے لیے
هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ ۳/۱۱۶	پریشانیوں کی آگ میں جلاتی رہے گی۔

کافرانہ روش کے نتیجہ میں آنیوالے عذاب سے چھٹکارا حاصل نہیں ہو سکے گا

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا	جن لوگوں نے کافرانہ روش اختیار کی
لَوۡ اَنَّ لَهُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا	ان کے پاس اگر دنیا جہان کی دولت جمع ہو جائے
وَّمِثۡلَهٗ مَعَهٗ	اور اس کے ساتھ وہ اتنا ہی مزید شامل کر لیں
لِيَفۡتَدُوۡا بِهٖ مِنۡ	اور یہ سب کچھ دے کر اگر وہ چاہیں کہ
عَذَابِ يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ	ظہورِ نتائج کے وقت اس کے نتیجہ میں آنے والے عذاب
مَا تُقُبِّلَ مِنۡهُمۡۚ	سے چھٹکارا پالیں تو ایسا نہیں ہو سکے گا، انہیں

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ ۵/۳۶ اس روش کے نتیجہ میں آنے والے عذاب کا سامنا تو کرنا ہی ہو گا۔

کافرانہ طرزِ زندگی حیوانی سطح کا طرز زندگی ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ اللہ کے نظام کو قبول کر کے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں

جَنّٰتٍ وہ اپنے لیے ایک جنتی معاشرہ تشکیل کر لیتے ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے جاری رہتے ہیں

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ ان قوانین کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں

يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ ان کا کھانا پینا اور سامانِ زیست سے فائدہ اُٹھانا

كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ محض حیوانی سطح زندگی کے مطابق ہو کر رہ جاتا ہے

وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ○ ۴۷/۱۲ اور وہ شرفِ انسانی سے محروم ہو کر راکھ کا ڈھیر بن جاتے ہیں۔

تاریخ کی شہادت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے اہل ایمان

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ اگر تم قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اللہ کی مدد کرو گے

يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ○ تو وہ تمھاری مدد کرے گا اور زمانہ میں تمہارے قدم جمادے گا

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ اس نظام کی خلاف ورزی کریں گے

فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ○ وہ راہِ راست سے بھٹک کر زمانہ کی ٹھوکریں کھاتے رہیں گے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اس لیے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کردہ نظام کو ناپسند کر کے

فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ○ اپنے سب کیئے کرائے پر پانی پھیر لیا، دیکھو

اَفَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ — یہ وہ اٹل اصول ہیں جن کی شہادت تاریخی شواہد سے بھی مل سکتی ہے

فَیَنۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیۡنَ — اگر لوگ دُنیا میں گھوم پھر کر دیکھیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اقوام

مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ ۫ — سابقہ میں سے جنھوں نے غلط روش اختیار کی وہ کس طرح تباہ و برباد ہو گئیں

وَلِلۡکٰفِرِیۡنَ — اور اب بھی جو قوم نظامِ خداوندی سے الٹ چلے گی

اَمۡثَالُهَا ۝ ۱۰۔ ۴۷/۷ — تو اس کا حشر بھی ویسا ہی ہو گا۔

اُمّتِ سوختہ بخت جس نے ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کی

کَیۡفَ یَهۡدِی اللّٰهُ قَوۡمًا — ایسی قوم کو راہِ راست کیسے نصیب ہو سکتی ہے جس نے

کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِیۡمَانِهِمۡ — نظامِ خداوندی پر عمل پیرا ہونے کے بعد کفر کی روش اختیار کر لی ہو

وَشَهِدُوۡۤا اَنَّ الرَّسُوۡلَ حَقٌّ — حالانکہ وہ خود اس بات کے شاہد ہیں کہ ان کے رسولؐ نے اس نظام کو

وَّجَآءَهُمُ — عملی شکل دے کر اور دُنیا کے سامنے

الۡبَیِّنٰتُ ؕ — واضح نتائج پیش کر کے اسکا حق ہونا ثابت کر دیا تھا سو ظاہر ہے

وَاللّٰهُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ — کہ ایسی ظالم قوم ہدایتِ خداوندی سے فیضیاب نہیں ہو سکتی

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ — ان کے اس طرزِ عمل کا نتیجہ تو یہ نکلے گا کہ یہ قوم نظامِ خداوندی

اَنَّ عَلَیۡهِمۡ لَعۡنَةَ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓئِکَةِ — کے ثمرات اور کائناتی قوتوں کی برکات سے محروم رہے گی

وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ۝ۙ — اور اقوامِ عالم بھی انہیں ذلیل و خوار سمجھ کر ان پر پھٹکار کرتی رہیں گی

خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ۚ — یہ ذلّت و خواری ان پر ہمیشہ مسلط رہے گی اور کسی

لَا یُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ — طرح کے زبانی جمع خرچ سے ان کے عذاب میں کمی واقع نہ ہو سکے گی

وَلَا هُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ ۝ۙ — اور نہ ان کے اعمال کے نتائج کے ظہور میں تاخیر کی جائے گی

اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا — ہاں اگر یہ لوگ غلط روشِ زندگی کو چھوڑ کر پھر سے

مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا نظامِ خداوندی کی طرف لوٹ آئیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ۳/۸۶-۸۹ انہیں پھر سے نظامِ خداوندی کی حفاظتیں اور رحمتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کرنے والے رُوسیاہ لوگ

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا اور تم کہیں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اللہ کے واضح قوانین آجانے
وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَاجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ کے بعد باہمی اختلافات میں مبتلا ہو کر فرقوں میں بٹ گئے اور ان
وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ۙ تفرقہ بازیوں نے انہیں زندگی کے عذابوں میں مبتلا کر دیا دیکھو ظہورِ
يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ نتائج پر بعض چہرے نظامِ خداوندی کی آسودگیوں سے چمک رہے ہوں گے
وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ اور بعض چہرے نظاموں کی پریشانیوں کی وجہ سے سیاہ پڑ گئے ہوں گے
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۛ یہ روسیاہ لوگ وہ ہوں گے
اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ جنہوں نے نظامِ خداوندی کو چھوڑ کر باطل نظام رائج کر لیے تھے
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ لہٰذا انہیں زندگی کے مختلف عذابوں کا مزا چکھنا پڑا
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ ۳/۱۰۵-۱۰۶ اپنی کافرانہ روش کی وجہ سے۔

جنتی معاشرہ کی بہاریں قوانینِ خداوندی سے قائم رہتی ہیں

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ دیکھو یہ دعوت کوئی نئی نہیں ہے اسی طرح کا عہد لیا گیا تھا
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ قبل ازیں بنی اسرائیل سے بھی
وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ اور اس سلسلہ میں ان کے اندر بارہ نقیب مقرر کر دیے گئے تھے
وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ اور انہیں بتا دیا تھا کہ اللہ کی تائید و نصرت اسی صورت میں تمہارے
لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ ساتھ ہو گی اگر تم نظامِ خداوندی قائم کر کے

وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوۃَ	نوعِ انسان کی پرورش و نشو و نما کا انتظام کرتے رہو گے
وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ	اور اس سلسلہ میں ہمارے بھیجے ہوئے رسولوں کو مانو گے
وَعَزَّرْتُمُوْھُمْ	اور ان کے پروگراموں میں ان کے مددگار بن جاؤ گے
وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا	اور اپنے اموال بطور قرض حسنہ نظامِ خداوندی کی تحویل میں دے دو گے
لَّاُکَفِّرَنَّ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ	اس کے نتیجہ میں تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جائیں گی
وَلَاُدْخِلَنَّکُمْ جَنّٰتٍ	اور تم اپنے لیے ایسا سدابہار جنتی معاشرہ تشکیل کر لو گے
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ	جس کی تہہ میں قوانین خداوندی کے چشمے جاری ہوں گے
فَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ	لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اس کے بعد جو لوگ اس نظام سے روگردانی
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ ۵/۱۲	کریں گے تو وہ اپنی منزل مقصود سے بھٹک کر دُور جا پڑیں گے۔

قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرنے والوں پر اس کا وبال پڑتا ہے

مَنْ کَفَرَ	جو کوئی اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے
فَعَلَیْہِ کُفْرُہٗ	تو اس کے کفر کا وبال خود اسی پر پڑتا ہے
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا	اور جو کوئی اصلاح معاشرہ کے کام کرتا ہے تو اس سے
فَلِاَنْفُسِھِمْ یَمْھَدُوْنَ ۝ ۳۰/۴۴	خود اس کی اپنی ذات میں اصلاح و سنوار پیدا ہو جاتا ہے۔

قوانین خداوندی سے منہ موڑنے والے زندگی کی مشکلات میں مبتلا ہو جاتے ہیں

مَنْ تَوَلّٰی وَکَفَرَ ۝	جو لوگ اللہ کے قوانین سے منہ موڑ کر ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں
فَیُعَذِّبُہُ اللّٰہُ	تو اس کے نتیجہ میں وہ زندگی کی سخت مشکلات
الْعَذَابَ الْاَکْبَرَ ۝ ۲۴-۸۸/۲۳	اور عذابوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

وقفۂ مہلت میں عارضی مفادات سے مغالطہ میں پڑے ہوئے لوگ

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ	لوگوں کے سامنے جب اللہ کے واضح قوانین پیش کیے جاتے ہیں تو
قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	باطل نظاموں سے جنہیں عارضی مفادات حاصل ہیں وہ ان مومنین سے کہتے
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ	ہیں جو نظامِ خداوندی کے ابھی ابتدائی دور میں ہوتے ہیں کہ
اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا	تم اپنی اور ہماری حالت کا جائزہ لے کر بتاؤ کہ ہم دونوں میں سے
وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝	کس فریق کا مقام اعلیٰ ہے اور کس کی مجلسیں شاندار ہیں لیکن انہیں
وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ	معلوم نہیں کہ غلط روش پر چلنے والی کتنی ہی اقوام قبل ازیں ہلاکت
هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝	میں پڑتی رہی ہیں حالانکہ وہ ان سے زیادہ شان و شوکت کی مالک تھیں
قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ	کہو غلط راہوں پر چلنے والوں کو اللہ کا قانون ایک وقفۂ مہلت دیتا ہے
فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ۬	تاکہ اس وقفہ میں اگر وہ چاہیں تو اپنی اصلاح کر لیں
حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ	اور پھر مہلت کا وقفہ جب ختم ہو جاتا ہے تو حسبِ وعدہ نتائج ڈھل کر
اِمَّا الْعَذَابَ	سامنے آجاتے ہیں خواہ وہ غلط نظام کے نتیجہ میں آنے والا عذاب ہوں
وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ	اور خواہ انقلاب کی صورت میں یا قیامت میں آنے والے عذاب ہوں
فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا	تب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا حال خراب ہے
وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۝ ۱۹/۷۳-۷۵	اور کس کا جتھہ کمزور ہے۔

باطل نظاموں پر چلنے والے لوگ وقفۂ مہلت سے کسی مغالطہ میں نہ پڑ جائیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ	جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو چھوڑ کر باطل نظام رائج کر لیے ہیں
لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ	انہوں نے اللہ کا تو کچھ نہیں بگاڑا اپنا ہی نقصان کیا ہے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ O	اور اپنے لیے الم ناک عذاب سمیٹ لیا ہے باطل نظاموں
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا	میں حاصل ہونے والے عارضی مفادات سے اور اس سلسلہ میں ہماری
اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ	طرف سے دیے جانے والے وقفہ مہلت سے یہ لوگ کسی مغالطہ میں
اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ	نہ پڑ جائیں ان عارضی مفادات سے خوش ہو کر اگر یہ لوگ اس روش بد میں
وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ O ۱۷۸۔۳/۱۷۷	آگے ہی بڑھتے چلے گئے تو ذلتوں و خواریوں کے جہنم میں جا گریں گے۔

یاد رکھو تمہارے ایک ایک عمل کا نتیجہ تمہارے سامنے آکر رہے گا

اِنْ تَكْفُرُوْا	دیکھو اگر تم قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرو گے
فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟	تو اس سے اللہ کا کچھ نہیں بگڑے گا تمہارا اپنا ہی نقصان ہو گا
وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ	بہر حال اللہ اپنے بندوں کے لیے کفر کی روش پسند نہیں کرتا
وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ	وہ تمہارے لیے قوانینِ خداوندی کی اطاعت پسند کرتا ہے اور دیکھو
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ	یہاں ہر کوئی اپنا بوجھ خود اُٹھاتا ہے کوئی دوسرا اس کا ذمہ دار نہیں
ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ	اور تمھارا ہر قدم اس کے قانونِ مکافات کی طرف اُٹھ رہا ہے
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ	لہٰذا تمہارے ایک ایک عمل کا نتیجہ تمہارے سامنے آکر رہے گا
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ O ۳۹/۷	اسے تو تمہارے دل میں گزرنے والے خیالات کا بھی علم ہوتا ہے۔

کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ	اور دیکھو ہمارے نازل کردہ ضابطہ حیات کے مطابق زندگی بسر کرو
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ	جو تمہارے اعتقادات کی تصدیق کرتا ہے
وَلَا تَكُوْنُوْٓا	اور اس کے ساتھ ایسا کافرانہ رویہ اختیار نہ کر لو

اَوَّلَ کَافِرٍ بِہٖ ص	کہ تمہارے ہی ہاتھوں اس کی تردید ہونے لگے
وَلَاتَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ز	اور ہمارے قوانین کو معمولی معمولی مفادات پر قربان نہ کرتے پھرو
وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ○	تمہارا منصب تو یہ تھا کہ سختی سے ان قوانین کی پیروی کرتے
وَلَاتَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ	اور دیکھو حق وباطل کو آپس میں گڈمڈ کرنے کی کافرانہ روش چھوڑدو
وَتَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○	اورنہ ان قوانین کے جان لینے کے بعد انہیں چُھپانے کی کوشش ہی کرو
وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ	اور اللہ کے نظام کو عملی شکل میں قائم کرواور اس کے ذریعہ
وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ	سے نوعِ انسان کی پرورش ونشوونما کاانتظام کرواور دوسروں کے
وَارْکَعُوْامَعَ الرّٰکِعِیْنَ○	ساتھ مل کر اللہ کے نظام کے سامنے سرتسلیم خم کیے رکھو کس قدر
اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ	مضحکہ خیزبات کہ تم دُنیابھر کو تواللہ کے کشادگیوں والے نظام کی
وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ	طرف دعوت دیتے ہولیکن اپنےآپ کواس سلسلہ میں بھول جاتے ہو
وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ ط	حالانکہ تم اللہ کی کتاب کا مطالعہ بھی کرتے رہتے ہو
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ ۴۴-۲/۴۱	کیاتم لوگ عقل وفکر سے کام نہیں لوگے۔

دنیاوی مفاد کے پیچھے نہ بھاگو نظامِ خُداوندی تمہاری دنیاوآخرت بھی سنوار دے گا

اِعْلَمُوْٓا	اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ
اَنَّمَاالْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ	دُنیاوی زندگی محض چندروزہ کھیل تماشہ کی حیثیت رکھتی ہے
وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ	اس کی آرائشوں وزیبائشوں میں ایک دوسرے پر فخر جتانا
وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط	یامال واولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا
کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ	ایسے ہی ہے جیسے بارش کے ایک چھینٹے سے اُگ آنے والی نباتات
الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ	جسے دیکھ کر کسان خوش ہو جائے

ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرٰهُ مُصۡفَرًّا	ایسی نباتات ذرہ سی دھوپ سے زرد پڑ کر خشک ہو جاتی ہے
ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ؕ	اور پھر چُور چُور ہو کر بھُس بن جاتی ہے
وَفِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ۙ	مآل کار کسان کے ہاتھ کچھ نہیں آتا اور وہ شدید پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے
وَّمَغۡفِرَةٌ	البتہ انسان کا حال و مستقبل محفوظ ہو سکتا ہے
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانٌ ؕ	اگر وہ اللہ کے نظام کی پناہ میں آجائے اور اس کی خوشنودیاں حاصل کر لے
وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ○	دیکھو دُنیاوی زندگی کے عارضی مفادات دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں
سَابِقُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ	لہٰذا آگے بڑھو اور نظام خداوندی کی پناہ میں آنے کے لیے سبقت لے جاؤ اور اس
وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا كَعَرۡضِ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ۙ	جنت کو حاصل کر لو جس کی آسائش و مسرتیں اُس دنیا تک پھیلی ہوئی ہیں
اُعِدَّتۡ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ	اور یہ ان کے حصہ میں آتی ہیں جو نظام خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ	یہ اللہ کا وہ فضل ہے جو اس کے قانونِ مشیت کے مطابق حاصل ہوتا ہے
وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ○ ۵۷/۲۰-۲۱	یاد رکھو اللہ کے نظام میں بڑی آسائشیں اور خوشحالیاں ہوتی ہیں۔

کفر کی روش اختیار کرنیوالوں کی دنیا بھی خراب ہوتی ہے اور آخرت بھی

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا	انسانوں کے خود ساختہ مفاد پرست نظاموں میں
فَاُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا شَدِيۡدًا فِى الدُّنۡيَا	دُنیاوی زندگی بھی شدید پریشانیوں میں گزرتی ہے
وَالۡاٰخِرَةِ	اور آخرت کی زندگی بھی عذابِ شدید میں
وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ○ ۳/۵۶	اور ان کا کوئی یار و مددگار نہیں ہوتا۔

کفر سے مفاہمت مت کرو

فَلَا تَكُوۡنَنَّ ظَهِيۡرًا	اور دیکھو ان لوگوں کے مددگار نہ بن جاؤ

لِلۡکٰفِرِیۡنَ ۝	جنہوں نے مفاد پرستانہ نظام قائم کر رکھے ہیں
وَلَایَصُدُّنَّکَ عَنۡ	اور نہ کوئی ایسی مفاہمت ہی ان کے ساتھ کرو کہ
اٰیٰتِ اللّٰہِ بَعۡدَاِذۡاُنۡزِلَتۡ اِلَیۡکَ	اللہ کے نازل کردہ قوانین کی پیروی سے روک دیئے جاؤ
وَادۡعُ اِلٰی رَبِّکَ وَلَا تَکُوۡنَنَّ	تم اللہ کے نظام خالص کی طرف دعوت دیتے رہو اور اس
مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ۸۷-۲۸/۸۶	نظام کو باطل کے ساتھ گڈمڈ کر کے شرک کے مرتکب نہ ہو جاؤ۔

مت اطاعت کروانکی جو زبان سے نظام خداوندی کا اقرار اور عمل سے انکار کرتے ہیں

وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	نظامِ خداوندی پر ایمان رکھنے والوں کے لیے خوشخبری ہے کہ
بِاَنَّ لَهُمۡ مِّنَ اللّٰہِ	انہیں اس نظام کے ذریعہ سے
فَضۡلًا کَبِیۡرًا ۝	بڑی خوشحالیاں اور فارغ البالیاں نصیب ہوں گی
وَلَا تُطِعِ الۡکٰفِرِیۡنَ	لہٰذا ہرگز اطاعت نہ کروان کی جو کافرانہ روش پر کاربند ہیں
وَالۡمُنٰفِقِیۡنَ	اور نہ ان کی جو زبان سے ایمان کا اقرار اور عمل سے انکار کرتے ہیں
وَدَعۡ اَذٰهُمۡ	اور ان کی طرف سے پہنچنے والی ایذارسانیوں کی پرواہ مت کرو
وَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ	اور نظامِ خداوندی کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھو

وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا ۝ ۴۸-۴۷/۳۳ دیکھو گے کہ یہ بھروسہ کس قدر کافی ووافی ثابت ہوتا ہے۔

کھلے ہوئے دشمن

اِنَّ الۡکٰفِرِیۡنَ کَانُوۡا	بلاشبہ اللہ کے نظام قوانین کے خلاف زندگی بسر کرنے والے لوگ
لَکُمۡ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ۝ ۴/۱۰۱	تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔

دین کو بے معنی رسوم میں تبدیل کر لینے والوں کے ساتھ تعلقات

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے اہل ایمان
لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ	تم ان لوگوں کے ساتھ اپنا رشتۂ رفاقت ہرگز استوار نہ کرو جنہوں
اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا	نے دینِ خداوندی کو بے معنی رسوم میں تبدیل کر کے مذاق بنالیا ہے
مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ	ایسے لوگ خواہ ان میں سے ہوں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی
وَالْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ ۵/۵۷	یا اُن میں سے جو موجودہ کتاب سے کفر کر رہے ہیں۔

مفاد پرستانہ نظام کو پسند کرنے والوں کے ساتھ رفاقت کے تعلقات مت رکھو

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے اہل ایمان
لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ	اپنے والدین اور بھائیوں کے ساتھ بھی
اَوْلِیَآءَ	رشتۂ رفاقت استوار نہ کرو
اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ	اگر وہ مفاد پرستانہ نظام کو پسند کرتے ہوں
عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ	نظامِ خداوندی کے مقابلہ میں
وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ	یاد رکھو جو کوئی ایسے افراد کے ساتھ رفاقت کے تعلقات استوار کرے گا
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۹/۲۳	تو اس کا شمار بھی ظالمین میں ہو جائے گا۔

مخالفینِ نظامِ خداوندی کے ساتھ رفاقت کے تعلقات رکھنا منافقت ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے اہل ایمان
لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ	تم نظامِ خداوندی کے مخالفین کے ساتھ رشتۂ رفاقت استوار مت کر لینا
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ	جائے اس نظام کے فرمانبردار لوگوں کے

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ	یاد رکھو یہ روش تمہیں مجرم ثابت کرنے کے لیے
سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ○	اپنی دلیل آپ بن جائے گی
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ	بلاشبہ ایسا کرنا منافقت ہے
فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ	اور منافقین کو جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں رکھا جائے گا
وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ○ ۴/۱۴۴-۱۴۵	جہاں کوئی اُن کا مددگار حال نہیں ہوگا۔

جس محفل میں قوانینِ خداوندی کے اُلٹ باتیں ہو رہی ہوں وہاں مت بیٹھو

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ	دیکھو اس کتاب میں پہلے بھی تمہیں بتایا جا چکا ہے جب کسی
اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا	محفل میں تم سنو کہ قوانین خداوندی کے اُلٹ باتیں ہو رہی ہیں
وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا	اور ان قوانین کی مضحکہ خیز تعبیریں کی جا رہی ہیں
فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ	تو ایسے لوگوں کی محفل میں مت بیٹھو
حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۔	حتّٰی کہ وہ کسی اور موضوع پر نہ آجائیں
اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۔	اگر تم ایسی محفلوں میں شرکت کرتے رہے تو تم بھی ان جیسے ہو جاؤ گے
اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ	یہ منافقت ہے اور یاد رکھو کہ منافقوں
وَالْكٰفِرِيْنَ	اور کافروں کو قیامت کے روز
فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ○ ۴/۱۴۰	جہنم میں اکٹھا رکھا جائے گا۔

نظام خداوندی کے خلاف زندگی بسر کرنے والوں کی دعائیں بے نتیجہ رہتی ہیں

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۔	دیکھو تعمیری نتائج پیدا کرنے والی ہر دُعا اس کے قوانین سے
وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ	وابستہ ہوتی ہے جو لوگ باطل نظام سے تعمیری نتائج حاصل
لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَىْءٍ	کرنا چاہتے ہیں ان کی دُعائیں اور آرزوئیں اسی طرح بے نتیجہ رہ جاتی

اِلَّا کَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ	ہیں جس طرح کوئی پیاسا پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر چاہے کہ
لِيَبْلُغَ فَاهُ	پانی خود بخود اس کے حلق میں چلا جائے
وَمَاهُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ	حالانکہ اس طرح کبھی بھی پانی اس کے ہونٹوں تک نہیں پہنچ سکتا
وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ	لہٰذا جو لوگ قوانین خداوندی کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں
اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ۝ ۱۳/۱۴	ان کی دُعائیں اور آرزوئیں کبھی نتیجہ خیز نہیں ہو سکتیں۔

قوانین خداوندی کے خلاف زندگی بسر کرنے والوں کا کوئی رفیق نہیں ہوتا

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى	اللہ کا یہ اٹل قانون ہے کہ وہ ان لوگوں کا رفیق و پُشت پناہ ہوتا ہے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو اس کے نظام و قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ	اور جو لوگ اس کے نظام و قوانین کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں
لَامَوْلٰى لَهُمْ ۝ ۴۷/۱۱	ان کا رفیق و پُشت پناہ کوئی بھی نہیں ہوتا۔

قوانینِ خداوندی سے کفر کرنے والی قوم اللہ کے انعامات سے محروم ہو جاتی ہے

هُوَالَّذِىْ جَعَلَكُمْ	اللہ کے قانون کے مطابق دُنیا میں
خَلٰٓئِفَ فِى الْاَرْضِ ؕ	ایک قوم دوسری قوم کی جانشین بنتی جاتی ہے
فَمَنْ كَفَرَ	سو جو قوم اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتی ہے
فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ	تو اُسے اس کفر کے تباہ کن نتائج بھگتنے پڑتے ہیں
وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ	اور اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ
عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ	وہ قوم انعاماتِ خداوندی سے محروم ہو جاتی ہے
وَلَايَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ	چنانچہ جوں جوں وہ قوم اس روش میں آگے بڑھتی جاتی ہے

كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًاO ۳۵/۳۹ اس کے نقصانات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

عروج وزوال کے سلسلہ میں اللہ کا اٹل قانون

وَاِذْتَاَذَّنَ رَبُّكُمْ	تمہارے پروردگار نے صاف طور پر بتادیا ہے کہ اگر تم اپنی صلاحیتوں
لَئِنْ شَكَرْتُمْ	کو ہمارے دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق صحیح مصرف میں لائے
لَاَزِيْدَنَّكُمْ	توجو کچھ تمہیں حاصل ہے اس میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا
وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ	اور اگر تم نے اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال نہ کر کے بے قدری کی
اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌO ۱۴/۷	تو اس کے نتیجہ میں تمہاری زندگی شدید عذابوں میں مبتلا ہو جائے گی۔

اس وقت منکرین نظام خداوندی کہیں گے کاش ہم مٹی کا تودہ ہوتے

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ	ہم تمہیں آگاہ کیے دیتے ہیں کہ اگر تم نے اپنی روش نہ بدلی تو
عَذَابًا قَرِيْبًا ج صلے	بہت جلد عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے
يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ	اس وقت انسان بے نقاب دیکھ لے گا
مَاقَدَّمَتْ يَدٰهُ	اپنے اعمال کے نتائج کو اپنے سامنے
وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ	اور منکرینِ نظام خداوندی کہیں گے
يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًاO ۷۸/۴۰	اے کاش ہم انسان ہونے کے بجائے مٹی کا تودہ ہوتے۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄

شرک

مادہ : ش ر ک

اَلشِرْکُ کے بنیادی معنی ہیں چمٹے رہنا، خلط ملط ہو جانا۔ شَارَکْتُ فُلَانًا کے معنی ہیں فلاں کا ساتھی ہو گیا اور اِشْتَرَکَ الْاَمْرُ کے معنی ہیں گڈمڈ ہو گیا۔ مُشَارَکَةٌ کے معنی ہیں ایک دُوسرے کے ساتھ کسی کام میں شریک ہو جانا۔ نیز اس کے معنی ہیں کسی کی بہن یا بیٹی سے شادی کر کے اس کے خاندان سے رشتہ داری پیدا کرنے والا اس کی جمع شُرکَاءُ آتی ہے۔ نیز وہ چھوٹے چھوٹے راستے جو بڑے راستے سے نکلیں اور آگے جا کر ختم ہو جائیں ان کا واحد شَرَکَةٌ ہے۔

شِرْکٌ قرآن کریم کی خاص اصطلاح ہے۔ اس کے معنی ہیں غیر خدائی قوتوں کو اللہ کے ہمسر سمجھنا جو اختیارات صرف اللہ کے لیے مخصوص ہیں ان کا حامل دوسروں کو بھی سمجھنا۔ انسانوں کے خود ساختہ قوانین کو اللہ کے قوانین کے برابر سمجھنا اللہ کے حق ملکیت میں دوسروں کو بھی شریک کرنا۔

قرآنِ کریم کی تعلیم یہ ہے کہ اس کائنات میں ہر شے انسان کے تابع فرمان کر دی گئی ہے اور انسان سب برابر ہیں کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ کسی دوسرے انسان سے اپنی اطاعت کرائے۔ لہٰذا اس کائنات میں انسان سے برتر کوئی اور قوت نہیں تمام اشیائے کائنات انسان سے کم تر ہیں اور انسان سب برابر ہیں بس ایک اللہ کی ذات ہے جو انسان سے برتر ہے لہٰذا انسان کا اللہ کے علاوہ کسی اور کو اپنے سے برتر سمجھنا خود اس کی اپنی تذلیل ہے اسی کو شرک کہتے ہیں شرک سے اللہ کے اللہ ہونے میں

کوئی فرق نہیں پڑتا خود انسان اپنے مقام سے گر جاتا ہے۔ اسی لئے قرآن کی رو سے شرک سب سے بڑا جرم ہے جو انسان سے اس کا صحیح مقام چھین لیتا ہے۔ مشرکین وہی ہیں جو مقامِ انسانیت سے گر جاتے ہیں اور اللہ کے علاوہ اور قوتوں کو اپنے سے برتر سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

دینِ خداوندی صراطِ مستقیم ہے اور مختلف فرقے وہ چھوٹے چھوٹے راستے ہیں۔ جو انسان کو صراطِ مستقیم سے بہکا کر دُوسری طرف لے جاتے ہیں اور تھوڑی دُور جا کر بند ہو جاتے ہیں۔ اس لیے قرآن کریم نے فِرقہ بندی کو شرک قرار دیا ہے۔ اس لیے کہ فرقوں میں آخری سند افراد ہوتے ہیں اور دِین میں سند و حجت صرف اللہ کی کتاب ہوتی ہے، لہٰذا شرک یہ بھی ہے کہ انسان شخصیات کی یا ان کے مجسموں (بُتوں) کی پرستش کرنے لگ جائے اور شرک یہ بھی ہے کہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو اللہ کے قوانین کا درجہ دے دیا جائے اور اس طرح دین کو مذہب بنا کر مختلف فرقوں میں بانٹ دیا جائے ایسا کرنے والوں کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں لیکن درحقیقت مشرک ہوتے ہیں۔

o

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ	اللہ وہ ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج	جس کے سِوا کائنات میں کسی اور کا اقتدار و اختیار نہیں
اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ	ہر نقص سے پاک بے عیب حکمران اسکی ذات
السَّلٰمُ	مکمل ترین ہے اور وہ ہر کسی کو تکمیلِ ذات کے سامان عطا کرتا ہے
الْمُؤْمِنُ	وہ کائنات کو تخریبی قوتوں کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے
الْمُھَیْمِنُ	اور کوئی شے اس کی نگہبانی کے دائرے سے باہر نہیں
الْعَزِیْزُ	اسے ہر قسم کا غلبہ و تسلط حاصل ہے

الْجَبَّارُ	اور وہ ہر بگاڑ کو اپنے قوانین کی پٹیوں میں جکڑ کر درست کر دیتا ہے
الْمُتَكَبِّرُ	اس کا کوئی ہمسر نہیں عظمت و کبریائی سب اسی کے لیے ہے
سُبْحٰنَ اللّٰهِ	وہ اس سے بہت دُور اور بلند ہے کہ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ۵۹/۲۳	اس کے ساتھ کسی اور کی قوت و اقتدار کو بھی شریک سمجھا جائے۔

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اس پوری کائنات پر صرف اللہ کی حکومت ہے

وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا	اسے اپنی امداد کے لئے نہ تو اولاد کی ضرورت ہے
وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ	اور نہ اس کے اقتدار میں کوئی اور قوت ہی شریک ہے
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ	اس نے ہر شے کو خاص ترتیب دے کر پیدا کیا
فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝ ۲۵/۲	اور پھر اس کے امکانات اور صلاحیتوں کے پیمانے مقرر کر دیئے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ	اور کہو حمد و ستائش کے لائق ہے وہ اللہ
الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا	جو نہ تو اولاد رکھتا ہے
وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ	اور نہ اقتدار و اختیار میں ہی اس کا کوئی شریک ہے

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۝ ۱۷/۱۱۱ اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی ولی یا مددگار کی ضرورت ہو۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	تمہارا اللہ صرف ایک ہے

لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ ۲/۱۶۳ اس رحمان ورحیم کے سوا کوئی اور صاحبِ اقتدار نہیں۔

اللہ کی وَحدت کا ثبوت

مَااتَّخَذَ اللّٰہُ مِنْ وَّلَدٍ — اللہ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا

وَّمَا کَانَ مَعَہٗ مِنْ اِلٰہٍ — اور نہ اس کی ہمسر کوئی اور ہستی ہی ہے

اِذًا لَّذَھَبَ کُلُّ اِلٰہٍ بِمَا خَلَقَ — اگر یہاں ایک سے زیادہ صاحبِ اقتدار ہستیاں ہوتیں تو

وَلَعَلَا بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ ط — سب اپنی اپنی مخلوق کو الگ کر کے ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتے

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ ۲۳/۹۱ اللہ ان تصورات سے بہت بلند ہے۔

اللہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کے اقتدار میں کسی کو شریک ٹھہرایا جائے

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ — اللہ ہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا

ثُمَّ رَزَقَکُمْ — اور تمہارے لئے سامانِ زیست مہیا کر دیا

ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ — اسی کے قانون کے مطابق تمہیں موت آتی ہے

ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ط — پھر اسی کے قانون کے مطابق تم زندہ کیے جاؤ گے بتاؤ کہ جن

ھَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ — ہستیوں کو تم صاحبِ اقتدار سمجھتے ہو ان میں سے کوئی بھی ایسی ہے

مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِنْ شَیْءٍ ط — جو نظمِ کائنات سے متعلق امور میں سے کچھ بھی کر سکتی ہو؟

سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی — تم اس پر غور کرو گے تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ اللہ اس سے بہت

عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ ۳۰/۴۰ — دور اور بلند ہے کہ اس کے اقتدار میں کسی کو شریک کیا جائے۔

اللہ کے سِوا کوئی اور ولی نہیں وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا

لَہٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط آسمانوں اور زمین کے سب پوشیدہ احوال اللہ ہی کو معلوم ہیں

اَبۡصِرۡ بِهٖ وَاَسۡمِعۡ ؕ اس کی سماعت وبصارت کمال کی ہے

مَا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّلِیٍّ ۫ اوراس کے سوا کوئی تمہارا ولی نہیں

وَّلَا يُشۡرِكُ فِىۡ حُكۡمِهٖۤ اَحَدًا ۝ ۱۸/۲۶ اوروہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

اللہ سے رازونیاز کرنے کے مدعیوں سے

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ کسی انسان کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ

اَنۡ يُّكَلِّمَهُ اللہ اس سے کلام کرے

اللّٰهُ اِلَّا وَحۡيًا ماسوا اس کے کہ وحی کے ذریعہ سے یا پردے

اَوۡ مِنۡ وَّرَآئِ حِجَابٍ کے پیچھے سے (یہ دونوں طریق نبیوں کے لیے مخصوص ہیں)

اَوۡ يُرۡسِلَ رَسُوۡلًا عام لوگوں کے پاس رسول بھیجا جاتا ہے

فَيُوۡحِىَ بِاِذۡنِهٖ ؕ ۴۲/۵۱ جو اللہ کی دی ہوئی وحی ان تک پہنچاتا ہے۔

مُردوں سے مُرادیں مانگنے والے

وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لوگ اللہ کے سوا جن قوتوں سے مُرادیں مانگتے اور مدد کے لیے

لَا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡئًا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کرسکتے

وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ۝ؕ وہ تو خود مخلوق ہیں، یہ لوگ

اَمۡوَاتٌ غَيۡرُ اَحۡيَآءٍ ۚ زندہ انسانوں سے ہی نہیں بلکہ مُردوں تک سے اپنی مُرادیں مانگتے ہیں

وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ۙ ان مردوں سے جنہیں اپنے متعلق بھی معلوم نہیں کہ

اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ ۝ؕ کب اُٹھائے جائیں گے

اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ ۱۶/۲۰-۲۲ دیکھو کائنات میں صرف اللہ واحد کی ہستی ہے جسے تم پر اقتدار حاصل ہے

کوئی انسان اس کا مجاز نہیں کہ دوسرے انسانوں سے اپنی اطاعت کرائے

مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ	کسی انسان کے سپرد اللہ نے خواہ
یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْکِتٰبَ	مقننہ کے امور کرر کھے ہوں
وَالْحُکْمَ	اور خواہ انتظامیہ کے
وَالنُّبُوَّةَ	حتیٰ کہ وہ نبوت جیسے منصب بلند پر فائز کیوں نہ ہو
ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ	یہ حق نہیں رکھتا کہ دوسرے انسانوں سے
کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ ۳/۷۹	اپنی اطاعت کرائے۔

رب واحد کی اطاعت میں نبی کو بھی شریک مت کرو

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ	اے نبیؐ کہو میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں
یُوْحٰۤی اِلَیَّ	اس فرق کے ساتھ کہ میری طرف وحی آتی ہے تمہارے لئے
اَنَّمَآ اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	صاحبِ اقتدار واختیار صرف اللہ کی ذاتِ واحد ہے سو جو کوئی
فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ	اپنے پروردگار کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کی اُمید رکھتا ہے
فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا	اسے چاہیے کہ نظامِ عالم کو سنوارنے والے کام کرے
وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۱۸/۱۱۰	اور اپنے رب واحد کی اطاعت میں کسی اور کی اطاعت کو شریک نہ کرے۔

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

قُلْ اِنَّ	اے نبیؐ کہو
صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ	میرے تمام فرائضِ زندگی اور ان کے ادا کرنے کے طریقے
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ	میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	اللہ کے عالمگیر نظام ربوبیت کے لیے وقف ہے
لَاشَرِيْكَ لَهٗ ۚ	اور میں اس کے قوانین کے ساتھ کسی اور کے قوانین کو شریک نہیں کرتا
وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ	مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے
وَاَنَااَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ۱۶۳۔ ۶/۱۶۲	اور میں خود سب سے پہلے ان قوانین کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

دین میں خود ساختہ شریعتیں وضع کرنے والے اللہ کے شریک

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا	کیا لوگوں نے اللہ کے ساتھ ایسے شریک ٹھہرا لیئے ہیں
شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ	جو ان کے لیے دین میں شریعتیں وضع کرتے رہتے ہیں۔
مَالَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ	ایسی شریعتیں جن کی اللہ نے قطعاً اجازت نہیں دی ہے
وَلَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ	اگر اللہ کا قانون مہلت کار فرمانہ ہوتا تو ان کی غلط کاریوں
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ	کے نتائج فوراً ان کے سامنے آجاتے اور یوں قصہ تمام ہو جاتا
وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ	بہر حال ان ظالم لوگوں کے لیے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۴۲/۲۱	آخر کار دردناک عذاب ہوگا۔

تم لوگ چند ناموں کی اطاعت کرتے ہو بغیر اللہ کی سند کے

مَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ	اللہ کے قوانین کے سوا جن کی تم اطاعت کرتے ہو
اِلَّآ اَسْمَآءً	وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ چند نام ہیں
سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ	جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں
مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ	جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نہیں اُتاری
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ	یاد رکھو حقِ حکومت صرف اللہ کے قوانین کو حاصل ہے

اَمَرَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ اور اس کا فرمان ہے کہ اطاعت صرف ان قوانین کی کی جائے

ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ یہی دینِ قیم اور زندگی کا سیدھا واستوار راستہ ہے

وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لیکن اکثر لوگ

لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝ ۱۲/۴۰ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

مکڑی کا جالا

مَثَلُ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو

اَوۡلِيَآءَ اپنا اولیاء بنالیا ہے

كَمَثَلِ الۡعَنۡكَبُوۡتِ ۚ ان کی مثال مکڑی کے جالے کی سی ہے

اِتَّخَذَتۡ بَيۡتًا ؕ مکڑی اس سے اپنا گھر بناتی ہے

وَاِنَّ اَوۡهَنَ الۡبُيُوۡتِ لَبَيۡتُ الۡعَنۡكَبُوۡتِ ۘ لیکن سب گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا ہوتا ہے

لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ۝ ۲۹/۴۱ کاش یہ لوگ اس کا علم رکھتے۔

مخلوق کو خالق کا شریک ٹھہرانا

اَيُشۡرِكُوۡنَ یہ لوگ ان کو اللہ کا شریک ٹھراتے ہیں

مَا لَا يَخۡلُقُ شَيۡـئًا جو کچھ بھی تخلیق نہیں کر سکتے

وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ۝ۖ بلکہ خود تخلیق کیے گئے ہیں

وَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ لَهُمۡ نَصۡرًا وہ ان کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے

وَّلَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ يَنۡصُرُوۡنَ ۝ ۱۹۲-۱۹۱/۷ وہ تو اپنی مدد کرنے پر بھی قادر نہیں ہیں۔

لکیر کے فقیر

فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ	ان کے انجام کے متعلق ذرہ سا شبہ بھی دل میں پیدا نہ ہونے دو
مِّمَّا یَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ	جو اللہ کے بجائے دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں
مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا	یہ تو محض لکیر کے فقیر ہیں اور انہی کی اطاعت کرتے چلے
یَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ	جارہے ہیں جن کی اطاعت ان کے باپ دادا کرتے رہے تھے
وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ	بہر حال ان کا انجام بھی وہی ہو گا جو ان کے باپ دادا کا ہوا
غَیْرَ مَنْقُوْصٍ ۝ ۱۱/۱۰۹	ہمارا قانونِ مکافات ہر عمل کا نتیجہ بلا کم وکاست نکال دیا کرتا ہے۔

اللہ شرک سے بہت بلند ہے

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ	انسان نے قوانینِ خداوندی کے متعلق صحیح صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا
حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ	اور سمجھا ہی نہیں کہ ان کا مقام کیا ہے
وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ	دیکھو دُنیا میں قرآنی انقلاب آجانے کے بعد
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	یہاں انسانی معاشرہ کا نظام بھی ان قوانین کے مطابق چلنے لگے گا
وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ	جن قوانین کے مطابق یہاں خارجی کائنات کا نظام چل رہا ہے
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى	اللہ اس سے بہت دُور اور بلند ہے کہ
عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ ۳۹/۶۷	اس کے قوانین کے ساتھ دوسروں کے قوانین کو شریک کیا جائے۔

اللہ کے سوا دُوسرے وَلی

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ	کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اوروں کو

اَوۡلِیَآءَ ۚ	اولیاء بنالیا ہے
فَاللّٰهُ هُوَ الۡوَلِیُّ	یادرکھو ولی تو صرف اللہ ہے
وَهُوَ یُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۫	وہی مُردوں کو زندگی عطا کرتا ہے
وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۝ ۴۲/۹	اوراس نے تمام چیزوں کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کردئیے ہیں۔

اللہ کے یہاں سفارشی مقرر کرنا شرک ہے

وَیَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی اطاعت کرتے ہیں
مَالَا یَضُرُّهُمۡ وَلَا یَنۡفَعُهُمۡ	جوانہیں نہ کوئی نفع پہنچاسکتے ہیں نہ نقصان
وَیَقُوۡلُوۡنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ	کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے کہو کیا
قُلۡ اَتُنَبِّـُٔوۡنَ اللّٰهَ	تم اللہ کو اپنے متعلق ان کے ذریعے مطلع کرنا چاہتے ہو جن کی
بِمَا لَا یَعۡلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ	اپنی حالت یہ ہے کہ زمین وآسمان میں کسی بات کا علم نہیں رکھتے
سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ۝ ۱۰/۱۸	اللہ ان سے بہت بلند ہے جنہیں تم اس کا شریک قرار دیتے ہو۔

اللہ تک وسیلہ ڈھونڈنا شرک ہے

اَفَمَنۡ هُوَ قَآئِمٌ	جس اللہ کے قانون مکافات کی ہمہ گیری اور جُزرسی کا یہ عالم ہے
عَلٰی کُلِّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ ۚ	کہ وہ ہر فرد کے اعمال پر پوری پوری نگاہ رکھتا ہے
وَجَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَکَآءَ ؕ	(کیاوہ اپنی مدد کے لیے ان کا محتاج ہوسکتا ہے) جنہیں یہ اس کا شریک
قُلۡ سَمُّوۡهُمۡ ؕ	ٹھہراتے ہیں کہو تم ان کے علم کی تفصیلات بیان کرو تاکہ پتہ چلے کہ
اَمۡ تُنَبِّـُٔوۡنَهٗ بِمَا	روئے زمین پر کون سی بات ایسی ہے جو اللہ کے احاطہ علم سے باہر رہ گئی
لَا یَعۡلَمُ فِی الۡاَرۡضِ ۱۳/۳۳	ہے اور اس کی خبر تم ان شرکاء کے ذریعے اللہ کو دینا چاہتے ہو۔

شرک کی بنیاد ظن و قیاس پر ہوتی ہے

قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ	لوگوں سے پوچھو کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شرکاء میں کوئی ایسا ہے
مَّنۡ يَّهۡدِىۡۤ	جو تمہاری رہنمائی ایک ٹھوس نتائج مرتب کرنے والے
اِلَى الۡحَـقِّ ؕ	پروگرام کی طرف کر دے ان سے کہو
قُلِ اللّٰهُ يَهۡدِىۡ لِلۡحَـقِّ ؕ	اس قسم کی رہنمائی صرف قانونِ خداوندی کی رُو سے مل سکتی ہے
اَفَمَنۡ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ	پھر بتاؤ جو قانون ایسے ٹھوس اور تعمیری نتائج مرتب کرتا ہو
اَحَقُّ اَنۡ يُّتَّبَعَ اَمَّنۡ	وہ حق رکھتا ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے
لَّا يَهِدِّىۡۤ اِلَّاۤ اَنۡ يُّهۡدٰى ۚ	یا وہ ہستیاں جو خود رہنمائی کے لیے دوسروں کی محتاج ہوں
فَمَا لَـكُمۡ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ۝	تمہیں کیا ہو گیا کہ ایسے واضح حقائق کے بعد بھی غلط فیصلے کرتے ہو
وَمَا يَتَّبِعُ اَكۡثَرُهُمۡ اِلَّا ظَنًّا ؕ	دراصل ان کی اکثریت محض ظن و گمان کے پیچھے چلتی ہے
اِنَّ الظَّنَّ	حالانکہ ظن و قیاس
لَا يُغۡنِىۡ مِنَ الۡحَـقِّ شَيۡـئًـا ؕ ۱۰/۳۵-۳۶	حق و یقین کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

شرک و پسماندگی و اضمحلال میں تعلق

وَيۡلٌ لِّـكُلِّ اَفَّاكٍ	ہلاکت ہے ہر اس جھوٹے کے لیے جو
اَثِيۡمٍ ۝	انسانی معاشرہ کو پسماندگی و اضمحلال میں مبتلا کر دیتا ہے ایسے لوگوں کے
يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰى عَلَيۡهِ	سامنے جب اللہ کے قوانین پیش کیے جاتے ہیں تو وہ انہیں
ثُمَّ يُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا	سننے کے بعد محض ضد کی بنا پر متکبرانہ انداز سے منہ پھیر لیتے ہیں
كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا ۚ	گویا انہوں نے ان کو سنا ہی نہیں

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○	ان کی اس روش کا نتیجہ الم انگیز تباہی ہے
وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا	ہمارے قوانین میں سے کچھ جب ان کے علم میں لایا جاتا ہے
اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ	تو یہ اسے ہنسی مذاق سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○	ایسے لوگ ذلت آمیز عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں
مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ	اور اپنی زندگیاں جہنم میں تبدیل کر دیتے ہیں
وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا	ان کا مال و دولت اور ان کی کمائی ان کے کسی کام نہیں آتی
وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اور نہ وہ ہی ان کے کسی کام آتے ہیں جنہیں اللہ کے بجائے
اَوْلِيَآءَ ۚ ○ ۱۰۔۴۵/۷	انہوں نے اولیاء بنایا ہوا ہے۔

شرک سے انسان اپنے مقام بلند سے گر جاتا ہے

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ	دیکھو خالصتاً اللہ کے قوانین کو اپنا مرکز توجہ بنالو
غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ	اور اس میں کسی اور کی محکومیت کو شامل نہ کرو یاد رکھو
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ	جو کوئی اللہ کی حاکمیت میں کسی اور کی حاکمیت بھی شامل کر لیتا ہے
فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ	تو وہ شرفِ انسانی کی بلندیوں سے گر جاتا ہے
فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ	اور ایسا بے وقعت ہو جاتا ہے جسے کوئی بھی اُچک کر لے جائے
اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ	یا ایسا کمزور و ناتواں کہ جسے زمانہ کے تھپیڑے اُڑاتے پھریں
فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ○ ۲۲/۳۱	اور کہیں کا کہیں جا کر پھینک دیں۔

شرک میں شرفِ انسانی کی نفی ہے

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ	دیکھو اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی صاحبِ اقتدار نہ ٹھہراؤ

فَتَقۡعُدَ مَذۡ مُوۡمًا ورنہ شرفِ انسانی سے محروم ہو کر دھتکارے ہوئے لوگوں کی طرح
مَّخۡذُوۡلًاO ۱۷/۲۲ ذلت وخواری کے ساتھ دوسروں سے پیچھے رہ جاؤ گے۔

شرک سے انسانی ذات میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے

وَمَنۡ یُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھرایا
فَقَدِافۡتَرٰۤى تو اس نے بڑا ہی جھوٹ باندھا
اِثۡمًاعَظِیۡمًاO ۴/۴۸ اور اپنی ذات میں بہت بڑا ضعف پیدا کر لیا۔

شرک نفیٔ ذات ہے

اُنۡظُرۡ كَیۡفَ كَذَبُوۡا دیکھو یہ لوگ کس طرح جھٹلاتے ہیں
عَلٰۤى اَنۡفُسِهِمۡ O ۶/۲۴ اپنی ہی ذات کو۔

شرک انسان کو جانور کی سطح پر لاتا ہے

اَرَءَیۡتَ مَنِ ان کی حالت پر غور کیا
اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ؕ جنہوں نے اپنے جذبات وخواہشات کو ہی اپنا خُدا بنا لیا ہے
اَفَاَنۡتَ تَكُوۡنُ عَلَیۡهِ وَكِیۡلًاO کیا تم ایسے لوگوں کی وکالت کر سکتے ہو کیا ان کی
اَمۡ تَحۡسَبُ اَنَّ اَكۡثَرَهُمۡ یَسۡمَعُوۡنَ اکثریت کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ ہمارے دلائل وبراہین پر کان دھرتے
اَوۡیَعۡقِلُوۡنَ ؕ یا عقل وفکر سے کام لیتے ہیں
اِنۡ هُمۡ اِلَّا كَالۡاَنۡعَامِ یہ تو محض جانوروں کی سطح پر زندگی بسر کرتے ہیں
بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ سَبِیۡلًاO ۲۵/۴۳-۴۴ بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔

شرک سے سوچیں کند اور ذہنی سطح پست ہو جاتی ہے

اَفَرَءَ یْتَ مَنِ	ان کی حالت پہ غور کیا
اتَّخَذَ اِلٰهَه‘ هَوٰ هُ	جنہوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خُدا بنالیا ہے
وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ	دیکھو علم کے باوجود کس طرح وہ گمراہیوں میں بھٹک رہے ہیں
وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ	ان کی سوچ سمجھ کی صلاحیتیں کند ہو گئی ہیں
وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ط	اور ان کی آنکھوں پر پردے پڑ گئے ان حالات میں وحی خداوندی
فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْ م بَعْدِ اللّٰهِ ط	کے سوا اور کون سی طاقت ہے جو ان کی رہنمائی کر سکے
اَفَلَا تَذَ کَّرُوْنَ o	کیا تم اس امر پر غور کرو گے ان کے خیال میں
وَقَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَاالدُّنْیَا	زندگی بس اس دُنیا کی زندگی ہے اسی دُنیا میں مرنے والے
نَمُوْتُ وَنَحْیَا	مر جاتے ہیں اور نئے بچے نئی زندگی لے کر پیدا ہوتے ہیں
وَمَا یُهْلِکُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ج	یہ زمانے کا چکر ہے جو یونہی چلتا رہتا ہے
وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ج	ان لوگوں کو انسان کی اصل و حقیقت کا کچھ علم نہیں ہے
اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ o ۲۴۔ ۴۵/۲۳	بس سطحی سی معلومات ہیں جن کی بنا پر یہ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔

اور شرک کا مقصد

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا	(یہ مذہبی پیشوا) دوسری ہستیوں کو اللہ کا ہمپایہ اس لئے ٹھہراتے ہیں تاکہ
لِّیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ ط ۱۴/۳۰	لوگوں کو اللہ کے تجویز کردہ راستے سے بہکا کر دوسری راہوں پر ڈال دیں

وَحدتِ انسانیت اور مشرکین

شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ	تمہارے لئے جو نظامِ حیات تجویز کیا گیا ہے

مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا	یہ وہی ہے جو نوحؑ کے لیے تجویز کیا گیا تھا
وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ	اور جو کچھ تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے
وَمَا وَصَّيْنَابِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ	وہی کچھ ابراہیمؑ کی طرف بھی وحی کیا گیا تھا
وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى	اور یہی ہے جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا تھا
اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ	اس تاکید کے ساتھ کہ اس نظام کو قائم کریں
وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ	اور انسانیت کو فرقوں اور گروہوں میں نہ بانٹ دیں
كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ ۴۲/۱۳	یہی بات ہے جو مشرکین کو سخت ناگوار گزرتی ہے۔

دین میں تفرقہ بازی اور شرک

وَلَاتَكُوْنُوْامِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ۙ	اور دیکھو ان مشرکین میں سے نہ ہو جانا
مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ	جنہوں نے دین کو فرقوں میں بانٹ دیا
وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ	اور گروہ در گروہ ہو گئے
كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ	اور جس گروہ کے پلے جو کچھ پڑ گیا
فَرِحُوْنَ ۝ ۳۲-۳۱/ ۳۰	وہ اسی میں مگن ہے۔

خوف سے شرک کا تعلق

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰكُمْ ۚ	تمہارا حامی و مددگار اللہ ہے
وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ۝	اور وہی ہے بہترین مددگار
سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ	لیکن جو لوگ کفر کی روش اختیار کر لیتے ہیں ان کے دل
الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ	طرح طرح کے خوفوں کی آماجگاہ بن جاتے ہیں کیوں کہ

بِمَآ اَشۡرَکُوۡا بِاللّٰہِ ۱۵۱۔ ۳/۱۵۰ وہ اللہ کے ساتھ کچھ اور ہستیوں کو بھی اپنا آقا و مولا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

شرک کی نوعیّت

وَمِنَ النَّاسِ اور انسانوں میں ایسے بھی ہیں

مَنۡ یَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَنۡدَادًا جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی اس کا ہمسر بنا دیتے ہیں

یُّحِبُّوۡنَہُمۡ اور ان کے ساتھ بھی ویسی ہی محبت و عقیدت رکھنے لگ جاتے ہیں

کَحُبِّ اللّٰہِ ؕ ۲/۱۶۵ جیسی محبّت و عقیدت اللہ کے ساتھ رکھنی چاہیئے۔

مسجدیں اور مشرک

مَا کَانَ لِلۡمُشۡرِکِیۡنَ جو قوانین خداوندی کے ساتھ دوسرے قوانین کو شامل کر لیتے ہیں

وہ لوگ اس قابل نہیں کہ مساجد

اَنۡ یَّعۡمُرُوۡا مَسٰجِدَ اللّٰہِ یعنی نظامِ خداوندی کے قیام و نفاذ کے مراکز کی آبادی کا باعث بنیں

شٰہِدِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ ان کا تو وجود ہی اس حقیقت کی شہادت ہے کہ

بِالۡکُفۡرِ ؕ وہ اس نظام کے خلاف ہیں

اُولٰٓئِکَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ ۚۖ ان کا کیا کرایا سب ضائع چلا گیا

وَفِی النَّارِ ہُمۡ خٰلِدُوۡنَ ۝ ۹/۱۷ اور ان کی زندگیاں ہمیشہ پریشانیوں کی آگ میں جلتے گذریں گی۔

مسجدیں آباد کرنے کے حقدار

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مساجد یعنی نظامِ خداوندی کے قیام و نفاذ کے مراکز کی آبادی کے

مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ حقدار وہ لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے قانونِ مکافات اور حیاتِ اُخروی پر

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ	یقین رکھیں اور نظامِ خداوندی قائم کر کے
وَاٰتَی الزَّکٰوةَ	نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کریں
وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰی	ان کے دلوں میں قانون خداوندی کے علاوہ اور کسی کا ڈر نہ ہو
اُولٰٓئِكَ اَنْ یَّکُوْنُوْا	یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے سامنے سعادت و خوشگواری کی
مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ۝ ۹/۱۸	راہ کھلی دیکھ لیں گے۔

سامانِ زیست پر اللہ کے بجائے انسانوں کی ملکیّت شرک ہے

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ	اے گروہِ نسل انسانی
اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ	اپنے پروردگار کے قوانین کی اطاعت کرو
الَّذِیْ خَلَقَکُمْ	اس پروردگار کے قوانین کی جس نے تمہیں بھی پیدا کیا
وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ	اور تم سے پہلے کے لوگوں کو بھی پیدا کیا تھا بس یہی
لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝	ایک طریق ہے جس سے تم زندگی کے خطرات سے محفوظ رہ سکو گے
الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا	اس نے تمہارے لیے زمین میں ٹھکانے کا سامان پیدا کر دیا
وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠	اور فضا میں کرے بکھیر دیے جو باہمی کشش و جذب سے اپنی اپنی جگہ بر قرار
وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً	ہیں پھر ایسا انتظام کر دیا کہ آسمان سے پانی برسے
فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ	جس سے تمہارے لیے سامان رزق پیدا ہو (ظاہر ہے یہ سامان زیست
رِزْقًا لَّکُمْ ۚ	اللہ کی ملکیت ہے تمہیں صرف استعمال کی اجازت دی گئی ہے)
فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا	لہٰذا ایسا نہ کرنا کہ اللہ کے بجائے انسانوں کو اس کا مالک بنا دو
وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ۲/۲۱-۲۲	اگر تم نے ایسا کیا تو یہ جانتے بوجھتے اللہ کے ساتھ شرک ہو گا۔

اللہ کا نام بلند کرتے چلے جاؤ

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ	ہر وقت اپنے رب کی صفات کو اپنے سامنے رکھو
وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ	اور اپنی تمام توجہات کو دوسری طرف سے ہٹا کر اسی ایک نقطہ
تَبْتِيْلًاۙ	پر مرکوز کر دو (انہی صفات کو معاشرہ میں عملاً نافذ کرنا مقصود ہے)
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	تمہارے سامنے عالمگیر انقلابِ نظام ربوبیت کا پروگرام ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	لہٰذا ہر غیر خدائی اقتدار کو ختم کر کے ایک اللہ کی حکومت قائم کر دو
فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًاؕ	اس کے لیے قانونِ خداوندی پر پورا پورا بھروسہ کر کے آگے بڑھتے
وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ	چلے جاؤ اور مخالفین کی مخالفت سے صرفِ نظر کر کے اپنے پروگرام پر
وَاهْجُرْهُمْ	ثبات و استقامت سے جمے رہو اور اپنے دامن کو ان خاردار
هَجْرًا جَمِيْلًا ۱۰۔۷۳/۸	جھاڑیوں سے حسین انداز سے بچاتے جاؤ۔

مبالغہ آمیزی سے بچو

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ	اے اہل کتاب
لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ	اپنے دین کے معاملہ میں مبالغہ سے کام نہ لو
وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ	اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو
اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ	یاد رکھو مسیح ابنِ مریم اس کے سوا کچھ نہ تھے کہ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ۴/۱۷۱	اللہ کے ایک رسول تھے۔

اللہ کی حاکمیت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانے والے پر جنت حرام ہو جاتی ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ	بلا شبہ انہوں نے کفر کیا

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ	جنہوں نے مسیح عیسیٰؑ ابنِ مریم کو اللہ کہا
وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	حالانکہ مسیحؑ نے بنی اسرائیل کو تاکید کی تھی کہ
اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ	اللہ کی اطاعت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے
اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ	اور کہ اگر کسی نے اللہ کی حاکمیت میں کسی کو شریک ٹھہرایا تو
فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ	اس پر جنت حرام ہو جائے گی
وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ	اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا
وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ ۵/۷۲	اور ایسے ظالمین کا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔

حضرت مسیحؑ کی وضاحت

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	اللہ جب عیسیٰؑ ابنِ مریم سے پوچھے گا کہ
ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ	کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ وہ اللہ کے ساتھ تمہیں اور
وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ	تمہاری ماں کو بھی خدائی کا درجہ دے دیں
قَالَ سُبْحٰنَكَ	وہ کہے گا آپ کی ذات اس سے بہت بلند ہے
مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ	بھلا میں ایسی کوئی بات کیسے کہہ سکتا تھا
مَا لَيْسَ لِيْ ۚ بِحَقٍّ ؕ ۝ ۵/۱۱۶	جس کا مجھے کوئی حق ہی نہیں پہنچتا۔

اہلِ کتاب کو دعوت

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ	کہو اے اہلِ کتاب
تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ	آؤ ایک ایسی بات کی طرف
سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ	جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے

اَلَّانَعْبُدَ اِلَّااللّٰهَ	کہ اللہ کے سوااور کسی کی اطاعت نہ کریں
وَلَانُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا	اوراس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں
وَّلَايَتَّخِذَ بَعْضُنَابَعْضًااَرْبَابًا	اور نہ اس کے سواہم ایک دوسرے میں سے کسی انسان کو ہی
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ ٣/٦٤	خدائی اختیارات کا حامل سمجھیں۔

اللہ کے قوانین کیساتھ دوسرے قوانین کوشریک کرنےوالوں سے کنارہ کشی اختیار کرلو

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ	دیکھو تم ان قوانین کااتباع کرو
اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ	جو تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہاری طرف وحی کیے گئے ہیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ ۚ	یہ قوانین اس اللہ کے ہیں جس کے سواکوئی اور خدا نہیں
وَاَعْرِضْ عَنِ	اور ایسے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرلو
الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ٦/١٠٦	جواللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو بھی شریک کر لیتے ہیں

بہر حال شرک کو بھی زبردستی روکنے کی اجازت نہیں

وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ	اگر اللہ لوگوں کو شرک سے زبردستی روکنا چاہتا تو
مَآ اَشْرَكُوْاؕ	کچھ مشکل نہیں تھا لیکن اللہ نے انسان کو آزادیٔ افکار سے نوازا ہے
وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًاۚ	لہٰذا تمہیں بھی ان پر پاسبان یاداروغہ مقرر نہیں کیا گیا ہے کہ

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ۝ ٦/١٠٧ لوگوں کو گھیر گھار کر زبردستی اس کے نظام کی طرف لاؤ۔

اللہ کو ماننے کے باوجود مشرک

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ	اکثر لوگ اللہ کو مانتے تو ہیں

اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ ١٢/١٠٦ مگر اس کے باوجود مشرک کے مشرک رہتے ہیں۔

شرک ظلم عظیم ہے

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ	اللہ کے اقتدار و اختیار میں کسی اور کو شریک مت کرو
اِنَّ الشِّرْكَ	اللہ کے اقتدار میں کسی اور کو شریک کر لینا
لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ ٣١/١٣	ظلم عظیم ہے۔

جن ظالموں پر جنّت حرام ہو جاتی ہے

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ	یاد رکھو جو کوئی اللہ کی حاکمیت میں اوروں کو بھی شریک کر لیتا ہے
فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ	تو اس پر جنّت حرام ہو جاتی ہے
وَمَاْوٰهُ النَّارُ ۭ	اور اس کا ٹھکانہ جہنّم ہوتا ہے
وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ ٥/٧٢	اور ایسے ظالم لوگوں کا کوئی حامی و ناصر نہیں ہوتا۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

منافقت

مادہ : ن ف ق

نفق" اُس سرنگ کو کہتے ہیں جس کے داخل ہونے اور نکلنے کے دونوں سرے کھلے ہوں جنگلی چُوہے کے بِل کے متعدد سُوراخوں میں سے ایک کو کہتے ہیں جس پر وہ مٹی کی باریک پپڑی جما کر اسے بند رکھتا ہے اور اُس وقت سر مار کر کھول لیتا ہے جب اس کا کوئی دشمن اسے بِل کے اندر سے پکڑنے کی کوشش کرے۔

مُنافِق" اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی نظام یا سوسائٹی میں داخل ہونے سے پہلے یہ دیکھ لے کہ اس کے قوانین سے بچنے کا راستہ کون سا ہے۔ معاشرہ میں منافق سب سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔

ایک تو وہ لوگ ہیں جو دل کے پُورے جھکاؤ کے ساتھ نظامِ خداوندی سے وابستہ ہو جاتے ہیں یہ مومن ہیں۔

دوسرے وہ ہیں جو کھلے بندوں اس نظام سے باہر رہتے ہیں اور اس کی مخالفت کرتے رہتے ہیں انہیں کافر کہتے ہیں۔

تیسرے وہ ہیں جو محض اپنی مطلب براری کے لئے جماعت کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں منافع میں ان کے برابر کے شریک رہتے ہیں اور جہاں کسی مشکل کا سامنا ہوا تو یہ جماعت کا ساتھ چھوڑ کر صاف نکل گئے اور اس میں بددلی پھیلانے اور فتنہ پردازی کرنے لگ گئے یہ منافق ہیں اور بدترین

خلائق اسی لیئے قرآن کریم نے ان کا مقام جہنّم کا سب سے نچلا طبقہ بتایا ہے۔

یاد رہے کہ منافقین کا کوئی الگ گروہ نہیں ہوتا جب بھی کسی کی زبان اس کے دِل سے ہم آہنگ نہ ہو یا اس کا کردار اس کے دعویٰ کی تصدیق نہ کرے وُہ نفاق کا مرتکب ہوتا ہے۔ قرآن نے اسے ''نفسیاتی مرض'' قرار دیا ہے جماعت میں وسوسہ انگیزیاں کرنے والے، ان میں بزدلی پھیلانے والے، لوگوں کو دکھانے کی خاطر نیک کام کرنے والے امت میں تفرقہ پیدا کرنے والے، مشکل کے وقت بہانے تراشنے والے، ہر وقت تنقیدیں اور اعتراض کرنے والے کچھ دے کر احسان جتانے والے، یہ اعتراض کرنے والے کہ ہماری بات کیوں نہیں مانی جاتی، ہماری مرضی کے مطابق پروگرام کیوں نہیں بنایا جاتا۔ جب اپنا فائدہ نظر آئے تو شریکِ پروگرام جب ذاتی منفعت نہ ہو تو کنارہ کش۔ یہ ہیں مختصراً وہ خصوصیات جن کے حامل منافق کہلاتے ہیں۔ جماعت پر تباھیاں آتی ہی منافقین کے ہاتھوں ہیں۔ ہماری ساری تاریخ اس کی شاہد ہے۔

قرآن کریم کے اس معیار کی روسے ہمیں اپنی حالت کا جائزہ بھی لینا چاہیے کہ ہمارا مقام کیا ہے ؟

زبانی زبانی ایمان کا دعویٰ

مِنَ الَّذِيْنَ	یہ وہ لوگ ہیں
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ	جو زبان سے کہتے ہیں کہ ''ہم نظامِ خداوندی پر ایمان لائے''
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ج ۵/۴۱	لیکن دل سے اس پر ایمان نہیں لاتے۔

ڈانواں ڈول

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ق	یہ لوگ کفر اور ایمان کے درمیان ڈانواں ڈول ہیں
لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ	نہ پورے اِس طرف
وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ط ۴/۱۴۳	اور نہ پورے اُس طرف۔

اہلِ ایمان کو دھوکا

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	یہ لوگ جب اہلِ ایمان سے ملتے ہیں
قَالُوْٓا اٰمَنَّا صلے	تو کہتے ہیں "ہم نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا"
وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ	اور جب علیحدگی میں اپنے شیطان صفت پیشواؤں اور ہمنواؤں سے ملتے ہیں
قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ	تو کہتے ہیں "اصل میں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں
اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ○	انہیں تو ہم بیوقوف بنا کر ان کا مذاق اُڑاتے ہیں"
اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ ۲/۱۴-۱۵	حالانکہ اللہ کے قانون مکافات کی رُو سے یہ خود اپنا مذاق اُڑا رہے ہیں

اللہ کو دھوکا

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ	یہ منافق لوگ
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ	اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں
وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ ۴/۱۴۲	حالانکہ یہ اپنی روش سے خود اپنے آپ کو دھوکے میں رکھتے ہیں۔

اپنی ذات سے فریب

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ	ایسے لوگ بھی ہیں جن کا زبانی دعویٰ ہے کہ وہ
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اللہ کے نظام اور اس کے قانونِ مکافات پر یقین رکھتے ہیں
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ○	لیکن در حقیقت وہ ان پر یقین نہیں رکھتے
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ	بظاہر وہ اللہ اور مومنین کو فریب دے رہے ہوتے ہیں
وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ	لیکن در حقیقت وہ اپنی ہی ذات سے فریب کر رہے ہیں
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ○ ۲/۸-۹	جس کا وہ شعور نہیں رکھتے۔

مفاد پرست

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	انہیں جب نظامِ خداوندی کی طرف بلایا جاتا ہے
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ	تاکہ ان کے معاملات کے فیصلے اس کے مطابق کیے جائیں
اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○	تو یہ گروہ اس سے کترا جاتا ہے
وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ	لیکن اس نظام سے انہیں اگر کوئی ذاتی فائدہ حاصل ہوتا نظر آئے
يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۞	تو لپک کر اس کی اطاعت کے لئے آجاتے ہیں
اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ	کیا یہ لوگ نفسیاتی مریض ہیں
اَمِ ارْتَابُوْٓا ۲۴/۴۸۔۵۰	یا اس ضابطہ قوانین کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔

نفسیاتی مریض

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ	یہ لوگ نفسیاتی مریض ہیں اور ان کے اس مرض میں
فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ	اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ ۥ	اور ان کا معاشرہ بدترین پریشانیوں اور عذابوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے
بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ○ ۲/۱۰	ان کی اس جھوٹی روشِ زندگی کے نتیجہ میں۔

یہ لوگ جو کچھ زبان سے کہتے ہیں وہ ان کے دل میں نہیں ہوتا

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ	یہ منافق لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں
قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ	تو تمہارے اللہ کا رسول ہونے کا اقرار کرتے ہیں
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۭ	بے شک اللہ کے رسول تو تم ہو
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ	لیکن اللہ تمہیں آگاہ کرتا ہے کہ جو کچھ یہ لوگ زبان سے کہتے ہیں

الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ وہ ان کے دل میں نہیں لہٰذا یہ جھوٹے ہیں

اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً انھوں نے اپنی قسموں کو اپنے لیئے ڈھال بنایا ہوا ہے

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اور لوگوں کو اللہ کے نظام کی طرف آنے سے روکتے ہیں

اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ ۶۳/۱-۲ بہت ہی بُرا ہے جو کچھ کہ یہ لوگ کر رہے ہیں

ان کا ظاہر ہی ظاہر ہے اندر سے دیمک زدہ لکڑی کی مانند کھوکھلے ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ان لوگوں نے ایمان لانے کے بعد پھر کُفر کی روش اختیار کر لی ہے

فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اور باطل روشِ زندگی نے ان کے ذہن جامد کر دیے ہیں

فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ اور ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں صلب ہو گئی ہیں

وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ ان کی ظاہر داری کو دیکھو تو حیرت میں رہ جاؤ

وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ ان کی باتیں سنو تو سنتے ہی رہو

كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ لیکن اندر سے یہ لوگ دیمک زدہ لکڑی کی مانند کھوکھلے ہوتے ہیں

یَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْهِمْ ؕ ۶۳/۴ منافقت نے ان کے دلوں کو کمزور اور متزلزل کر دیا ہے۔

انھوں نے اللہ کے قوانین کو فروخت کر دیا ہے

اِشْتَرَوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ان لوگوں نے اللہ کے قوانین کو فروخت کر دیا

ثَمَنًا قَلِیْلًا معمولی معمولی فائدوں کے عوض

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ اور نظام خداوندی کے سامنے رُکاوٹ بنے ہوئے ہیں

اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ ۹/۹ بہت ہی بُرا ہے جو کچھ کہ یہ لوگ کر رہے ہیں۔

ان کی مسجدیں

وَالَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا یہ لوگ مسجد تعمیر کرتے ہیں کہ نظامِ خداوندی کو

ضِرَارًا وَّكُفۡرًا نقصان پہنچائیں اور کفر کی راہیں کشادہ کریں

وَّتَفۡرِيۡقًاۢ بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اور مومنین کے درمیان تفرقہ بازی پیدا کردیں

وَاِرۡصَادًا لِّمَنۡ اور کمین گاہیں مہیا کردیں

حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ مِنۡ قَبۡلُ ؕ نظامِ خداوندی کے دشمنوں کے لئے

وَلَيَحۡلِفُنَّ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّا الۡحُسۡنٰى ؕ یہ لوگ ہزار تسلیاں دیں گے کہ ان کا مقصد نیک ہے

وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ ○ لیکن اللہ شہادت دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں

لَا تَقُمۡ فِيۡهِ اَبَدًا ؕ ۹/۱۰۷-۱۰۸ لہٰذا ہمیشہ کے لیے یاد رکھو کہ کبھی بھی ایسی کسی مسجد میں قدم نہ رکھنا۔

اُن کے ملّا و پیر

وَاِذَا جَآءُوۡكُمۡ یہ لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں

قَالُوۡۤا اٰمَنَّا تو کہتے ہیں ہم نظامِ خداوندی پر ایمان لے آئے

وَقَدْ دَّخَلُوۡا بِالۡكُفۡرِ وَهُمۡ قَدۡ خَرَجُوۡا بِهٖ ؕ حالانکہ یہ کفر کی حالت میں آئے تھے اور کفر کی حالت میں ہی گئے

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا كَانُوۡا يَكۡتُمُوۡنَ ○ جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اللہ کو اس سب کا علم ہوتا ہے

وَتَرٰى كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡاِثۡمِ ان کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ جرائم، سرکشی

وَالۡعُدۡوَانِ وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ ؕ اور حرام خوری میں سب سے تیز ہیں

لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ○ کیا ہی بُرے ہیں یہ کام جنہیں یہ لوگ کرتے چلے جاتے ہیں

لَوۡلَا يَنۡهٰٮهُمُ الرَّبّٰنِيُّوۡنَ وَالۡاَحۡبَارُ اور دیکھو کہ ان کے پیر اور ملا بھی انہیں ان جرائم اور حرام خوری

عَنۡ قَوۡلِهِمُ الۡاِثۡمَ وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ ؕ سے نہیں روکتے انہوں نے تو مذہب کو کاروبار بنالیا ہے
لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ۝ ۵/۶۱-۶۳ کس قدر گھناؤنا ہے ان کا یہ کاروبار۔

مذہبی پیشواؤں کی منافقت اور ان کے متبعین کی جہالت

اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا لَكُمۡ کیا ان مذہبی پیشواؤں کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ راہِ راست پر
وَقَدۡ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ آجائیں گے حالانکہ یہ اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں
يَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ جو قوانین خداوندی کو سنتے اور سمجھتے ہوئے جان بوجھ کر
مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۝ ایسی تبدیلیاں کر دیتے ہیں کہ بات کچھ کی کچھ بن جاتی ہے
وَاِذَا لَقُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡٓا اٰمَنَّا ۖۚ نظامِ خداوندی پر یقین رکھنے والوں کے سامنے تو یہ پکے مومن بنے
وَاِذَا خَلَا بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ رہتے ہیں لیکن جب آپس میں ایک دوسرے سے تنہائی میں ملتے ہیں تو
قَالُوۡٓا اَتُحَدِّثُوۡنَهُمۡ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمۡ کہتے ہیں ہمیں احتیاط برتنی چاہیے کہ اللہ کے وہ قوانین عام لوگوں کے
لِيُحَآجُّوۡكُمۡ بِهٖ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ ؕ سامنے نہ آنے پائیں جو ہمارے ہی خلاف استعمال ہو سکیں
اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝ لہٰذا ہمیں اس معاملہ میں عقل سمجھ سے کام لینا چاہیے"
اَوَلَا يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے
مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ۝ جسے یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں
وَمِنۡهُمۡ اُمِّيُّوۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ الۡكِتٰبَ انکے متبعین وہ جہلا ہیں جو خود اللہ کے قوانین کے متعلق کچھ نہیں جانتے
اِلَّآ اَمَانِىَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ ۝ محض توہم پرستیوں اور قیاس آرائیوں میں مست رہتے ہیں
فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ۖ اور یہ بد انجام لوگ اپنے ذہن سے شریعت کے احکام وضع کرتے
ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ہیں اور ان سے کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہیں
لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ اس طرح اپنے لئے حقیر حقیر فائدے حاصل کرتے ہیں

فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِمَّا كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ حیف ہے اس شریعت پر جسے یہ اس طرح وضع کرتے ہیں
وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ ۝ ۷۹۔۲/۷۵ اور صد حیف ہے اس کمائی پر جسے یہ اس کے بدلے میں حاصل کرتے ہیں

منافق لوگ مخلص لوگوں کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں

اَلَّذِيۡنَ يَلۡمِزُوۡنَ الۡمُطَّوِّعِيۡنَ منافق لوگ ان مومنین کو ریاکاری کے طعنے دیتے ہیں جو دل کی
مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ فِى الصَّدَقٰتِ پوری رضامندی سے اپنے مال قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں
وَالَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ اِلَّا جُهۡدَهُمۡ دے دیتے ہیں اور ان نادار لوگوں کا تمسخر اُڑاتے ہیں جن کے پاس مال
فَيَسۡخَرُوۡنَ مِنۡهُمۡ نہیں ہوتا لیکن وہ اپنی محنت سے اس نظام کو تقویت دیتے ہیں
سَخِرَ اللّٰهُ مِنۡهُمۡ بہر حال یہ تو خود اپنے لئے ایسے پُر عذاب حالات پیدا کرتے چلے
وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۹/۷۹ جارہے ہیں کہ ان کی اپنی حالت مضحکہ خیز اور پُر تمسخر ہو کر رہ جائے گی۔

ایسی بات زبان سے مت نکالو جسے تم عمل سے پورا نہیں کرتے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ تم ایسی بات زبان سے کیوں نکالتے ہو
مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ جسے عمل سے کر کے دکھا نہیں سکتے
كَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک یہ امر بڑا مذموم اور قابلِ گرفت ہے
اَنۡ تَقُوۡلُوۡا کہ ایسی باتیں کی جائیں
مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝ ۳۔۶۱/۲ جنہیں کر کے نہ دکھایا جائے۔

منافقین آخرت میں نُورِ ایمان کے لیے ترسیں گے

يَوۡمَ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ قیامت کے روز منافق مرد اور عورتیں

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اہل ایمان سے کہیں گے
انْظُرُوْنَا	ہم پر بھی ذرا نظر کرم کرو
نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ	تاکہ ہم بھی تمھاری اس روشنی سے اکتسابِ ضیا کرلیں
قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ	وہ کہیں گے یہ چراغ تو عمل کے تیل سے جلتا ہے لہذا اس کے لیے
فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ	تمہیں واپس دُنیا میں جانا ہوگا تاکہ عمل کے ذریعہ سے اسے روشن کرسکو
فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ	چونکہ دُنیا میں واپس جانا ممکن نہیں ہوگا
بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ	لہذا ان کے درمیان ایک دیوار حائل کردی جائے گی
بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ	جس کے اندر کی طرف رحمتیں ہی رحمتیں ہوں گی

وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ ۵۷/۱۳ اور باہر کی طرف عذاب ہی عذاب ہوں گے۔

جہنم کے سب سے نچلے درجے میں

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى	بلاشبہ منافق لوگ

الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ ۴/۱۴۵ جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں جائیں گے۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

فِسقٌ

مادہ: ف س ق

فِسقٌ دائرہ حق سے باہر نکل جانا۔ فَسَقَتِ الرُّطَبَۃُ عَنْ قِشْرِھَا۔ گدری کھجور چھلکے سے باہر نکل گئی۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہر پھل کے اوپر ایک چھلکا ہوتا ہے اور وہ پھل اس چھلکے کے اندر رہتے ہوئے نشوونما پاتا اور پختگی تک پہنچتا ہے۔ اگر کوئی پھل اس چھلکے کو شق کر کے باہر نکل جائے تو وہ گل سڑ جاتا ہے پختہ نہیں ہوتا۔ کسی پھل کے اس طرح چھلکے سے باہر نکل جانے کو عرب لوگ فِسقٌ کہتے ہیں قرآن کریم ایک ایسا نظام معاشرہ یا زندگی کا قالب عطا کرتا ہے۔ جس کے اندر رہتے ہوئے افراد کی صلاحیتوں کی صحیح صحیح نشوونما ہو جاتی ہے اور جو فرد یا گروہ اس نظام کے قالب سے باہر نکل جاتا ہے اس کی صحیح نشوونما نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا ہر وہ جو قانونِ خداوندی کے دائرے یا قالب سے باہر نکل جائے فَاسِقٌ کہلائے گا۔

قرآن کریم میں فاسقین کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ سے باندھے ہوئے عہد توڑ ڈالتے ہیں اور اللہ نے جن انسانی رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں کاٹ ڈالتے ہیں۔ اور انسانی معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں ۲۷۔۲/۲۶ اسی طرح ظالمین کو بھی فاسقین کہا گیا ہے۔ ۵/۵۹ اور کافرین کو بھی ۲/۹۹ نیز معاشرہ کے اندر رہتے ہوئے گریز کی راہیں نکالنے والوں کو بھی ۳/۸۲ سورۃ المائدہ میں

فِسُق" چھوٹا ہو یا بڑا قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کیلئے بولا گیا ہے خواہ وہ قانون چھوٹا ہو یا بڑا ۵/۱۳ یعنی ہر مجرم فاسق ہے اس لیے کہ کھجور کے چھلکے میں ذرا سا شگاف بھی پھل میں نقص پیدا کر دیتا ہے۔ لہٰذا اس میں ہر وہ چھوٹی بڑی لغزش آ جائے گی جس سے انسان دائرہ حق سے باہر نکل جائے اور یوں اس کی ذات کی نشوونما رک جائے۔

o

قیامِ نظامِ خداوندی سے زیادہ کسی اور چیز کو عزیز رکھنے والے فاسق ہیں

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَاتَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَ کُمْ وَاِخْوَانَکُمْ	دیکھو تم اپنے والدین اور بھائیوں کے ساتھ بھی
اَوْلِیَآءَ	رشتہ رفاقت استوار مت کرو
اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ ؕ	اگر وہ نظامِ خداوندی کے خلاف کسی اور نظام کو پسند کریں
وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ	یاد رکھو تم میں سے اگر کوئی ایسے لوگوں سے رشتہ رفاقت استوار
فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ o	کریگا تو وہ اپنے آپ پر اور اپنے معاشرہ پر ظلم کرے گا
قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ	اے رسولؐ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے والدین اور
وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ	تمہاری اولادیں تمہارے بھائی بہن، تمہارے رفیق حیات اور تمہارے
وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْھَا	عزیز و اقارب اور وہ مال و دولت جو تم کماتے ہو،
وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا	اور وہ تجارت جس کے مندہ پڑ جانے سے تم ڈرتے ہو،
وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَھَآ	اور وہ مکانات جنہیں تم اس قدر پسند کرتے ہو
اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	ان میں سے کچھ بھی اگر تمہیں نظامِ خداوندی سے اور اس کے

وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ	قیام وبقاء کی جدو جہد سے زیادہ عزیز ہوا تو پھر انتظار کرو کہ
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ	اللہ کے قانون مکافات کی رو سے ظہور نتائج کا وقت آجائے
وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ	(اور تم اسکا مزا چکھو کیونکہ) اللہ ان لوگوں کو سعادت وکامیابی کی راہ
الْفٰسِقِیْنَ ۝ ۲۴۔ ۹/۲۳	نہیں دکھاتا جو اسکے نظام وقوانین کی حدود سے باہر نکل جاتے ہیں۔

قوانینِ خداوندی کو پسِ پشت ڈال دینے والوں کی اپنی ذات پسِ پشت چلی جاتی ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ	اے اہل ایمان اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
وَالْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ	اور خیال رکھو کہ مستقبل کی خوشگواریوں کے لئے تم نے کیا کیا ہے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ	اس کے لئے تمہیں اللہ کے قوانین کی پوری پوری پیروی کرنی ہو گی
اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝	اور یاد رکھو کہ اللہ کا قانونِ مکافات تمہارے ہر کام سے باخبر ہوتا ہے
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ	اور دیکھو تم کہیں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا
نَسُوا اللّٰهَ	جنہوں نے اللہ کے قوانین کو پس پشت ڈال دیا
فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ	تو اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ خود ان کی اپنی ذات پس پشت چلی گئی
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ۱۹۔ ۵۹/۱۸	یہ فاسق لوگ ہیں جو نظام خداوندی کی حدود سے باہر نکل گئے۔

نظامِ خداوندی قائم ہو جانے کے بعد اسکے خلاف زندگی بسر کرنے والے فاسق ہیں

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ	اللہ کا وعدہ ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ	جو نظامِ خداوندی کو قبول کر لیں گے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور اسکے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں گے

لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کہ ہم انہیں اس زمین میں حکومت واقتدار عطا کریں گے
کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ جسطرح ہم اقوامِ سابقہ میں سے ایسی قوموں کو عطا کر چکے ہیں
وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ اور انکے نظامِ حیات کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دیں گے
الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ اس نظامِ حیات کو جسے ہم نے ان کے لئے پسند کیا ہے اسکا نتیجہ
وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یہ ہو گا کہ انکی خوف کی حالت امن وسلامتی میں تبدیل ہو جائیگی
یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ تاکہ وہ نہایت اطمینان سے صرف ہمارے قوانین کی اطاعت کریں
لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ ان پر کسی قسم کا جبر ودباؤ نہ ہو کہ وہ اس کیساتھ کسی اور کی بھی اطاعت
وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ کریں پھر جو نظامِ خداوندی قائم ہو جانے کے بعد اسکے خلاف زندگی
فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝ ۲۴/۵۵ بسر کریں تو یہ فاسق ہونگے یعنی دائرہ اسلام سے باہر کے لوگ۔

جولوگ اپنا نظامِ حکومت قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے' یہی تو فاسق ہیں

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ جولوگ اپنا نظامِ حکومت قائم نہیں کرتے اللہ کے نازل کردہ قرآن
فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝ ۵/۴۷ کے مطابق یہی تو فاسق ہیں یعنی دائرہ اسلام سے باہر کے لوگ۔

اپنے عہد سے پھر جانے والے لوگ فاسق ہیں

فَمَنۡ تَوَلّٰی بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ جو لوگ اللہ سے عہد کرنے کے بعد اس سے پھر جاتے ہیں
ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝ ۳/۸۲ وہی تو فاسق ہیں۔

ثبوت کے بغیر دوسروں پر الزام لگانے والے لوگ فاسق ہیں

وَالَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں

ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ اور اس کی تائید میں چار گواہ پیش نہ کر سکیں

فَاجْلِدُوهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً تو انہیں اسی کوڑے لگائے جائیں

وَّلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ اور ہمیشہ کے لئے ان کی گواہی قبول نہ کی جائے

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ ۲۴/۴ یہ فاسق ہیں یعنی دائرہ اسلام سے باہر نکل گئے لوگ۔

آستانوں پر نیازیں چڑھانا، قرعہ اندازی کرنا، فال نکالنا، افعالِ فسق ہیں

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ کسی آستانے پر بطور نذر نیاز کے جانور ذبح کرنا حرام ہے

وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۚ اور قرعہ اندازی سے کچھ تقسیم کرنا اور فالیں نکالنا بھی ناجائز ہے

ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ ۵/۳ یہ سب افعالِ فسق ہیں یعنی دائرہ اسلام سے باہر نکل جانیوالے افعال

فاسقین کا معاشرہ پر عذاب بن جاتا ہے

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا ہم اپنے رسول اس لئے بھیجتے رہے کہ وہ

مُبَشِّرِيْنَ نظامِ خداوندی کے نتیجہ میں آنیوالی خوشگواریوں کی خوشخبری دیں

وَمُنْذِرِيْنَ ۚ اور غلط نظاموں کے نتیجہ میں آنیوالی تباہی و بربادی سے لوگوں کو آگاہ

فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ کریں لہٰذا جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے اسکے مطابق اپنی اصلاح

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ کر لیتے انکے معاشرہ میں کوئی خوف اور پریشانی باقی نہ رہتی انکے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا برعکس جو لوگ اپنے عمل سے ہمارے قوانین کی تکذیب شروع کر

يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ دیتے ان کا معاشرہ پر عذاب بن جاتا

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○ ۶/۴۸-۴۹ نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جانے کے نتیجہ میں۔

اور گمراہ وہ ہوتے ہیں جو قوانین خداوندی کے قالب سے باہر نکل جاتے ہیں

وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝ ۲/۲۶ اور گمراہ وہ ہوتے ہیں جو قوانین خداوندی کے قالب سے باہر نکل جائیں

اللہ کی دی ہوئی سیدھی راہ کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر نکل جانیوالے منزل پر نہیں پہنچ سکتے

فَلَمَّا زَاغُوْۤا پھر جب انہوں نے ٹیڑھی روش اختیار کر لی تو اللہ کے

اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ قانون مکافات کی رو سے ان کے ذہن ہی ٹیڑھے ہو گئے دیکھو اللہ کے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ قانون کے مطابق ایسے لوگ منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے

الْفٰسِقِيْنَ ۝ ۶۱/۵ جو اللہ کی دی ہوئی سیدھی راہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر نکل جائیں

اللہ کی دی ہوئی روشِ زندگی کو چھوڑ کر بربادیوں کی طرف نکل جانے والے

وَاِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً قوموں اور علاقوں کی تباہی و بربادی کے متعلق اللہ کا قانون یہ ہے کہ

اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا جب وہاں کے لوگ عیش پرست اور سرمایہ دارانہ ذہنیت کے حامل ہو

فَفَسَقُوْا فِيْهَا جاتے ہیں اور اللہ کی دی ہوئی روشِ زندگی کو چھوڑ کر غلط راہوں کی طرف نکل

فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ جاتے ہیں تب وہ تباہی و بربادی کی مستوجب ہو جاتے ہیں

فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝ ۱۷/۱۶ اور انہیں اسطرح ہلاک کر دیا جاتا ہے کہ ان کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔

نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جانے والوں کا ٹھکانا تباہیوں کا جہنم ہو گا

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کر لیں گے اور اسکے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ متعین کردہ اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا رہیں گے

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰیۡ	ان کا ٹھکانا خوشگواریوں کی جنت ہوگا جہاں انہیں
نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ o	انکے اعمال کے بدلہ میں مہمانوں کی سی عزت و توقیر حاصل ہوگی
وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا	اور جو لوگ نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جائیں گے
فَمَاْوٰهُمُ النَّارُ ط ۲۰-۱۹/۳۲	تو ان کا ٹھکانا تباہیوں کا جہنم ہوگا۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄

عمل الشَّیطٰن

خَمۡرٌ

مادہ : خ م ر

خَمۡرٌ کسی چیز کو ڈھانپ دینا، چھپا دینا، اَلۡخَمۡرُ ہر نشہ آور چیز کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ عقل کو ڈھانپ دیتی ہے۔ عرب عام طور پر شیرۂ انگور سے شراب بناتے تھے اور اسے خَمۡرٌ کہتے تھے۔

قرآن کریم میں خَمۡرٌ اور مَیۡسِرٌ کے متعلق ہے کہ فِیۡهِمَاۤ اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۲/۲۱۹
"ان میں لوگوں کے لیے زیادہ اثم ہے اور کچھ فائدے بھی ہیں پھر کہا"

وَاِثۡمُهُمَاۤ اَکۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِهِمَا ۲/۲۱۹ "ان کا اثم ان کے فائدوں کی نسبت زیادہ ہے"

اِثۡمٌ کے معنی ہیں اضمحلال، افسردگی، تکان، سستی، ایسی کمزوری جس سے انسان زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جائے۔ یعنی نشہ آور اشیا سے بے شک دوران خون تیز ہو جاتا ہے انسان میں وقتی طور پر گرمجوشی پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس کے بعد قویٰ اسقدر کمزور ہو جاتے ہیں کہ ان میں جدوجہد اور سعی و عمل کی ہمت باقی نہیں رہتی۔ لہٰذا انہیں شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے۔ ۵/۹۰

نشہ آور اشیا کے متعلق طب جدید کی تحقیق بھی یہی ہے کہ اس کا پہلا اثر دوران خون کو تیز کرتا ہے اور یہ چیز بعض حالتوں میں اچھے نتائج مرتب کرتی ہے لیکن اس کے بعد اس کا اثر دوران خون کو

بہت سست کر دیتا ہے اور یہ اثر بہت گہرا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کے ابتدائی فائدے کے مقابلہ میں اس کا بعد میں آنے والا نقصان بہت زیادہ ہوتا ہے۔

خَمْرٌ' سے صرف انسانی جسم ہی میں اضمحلال پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس سے انسانی ذات یا روح کی توانائیاں بھی افسردہ ہو جاتی ہیں اور یہ بہت بڑا نقصان ہے۔

o

سُکْرٌ

مادہ: س ک ر

سُکْرٌ' نشہ میں ہونا۔ یہ ایسی حالت ہے جو انسان اور اس کی عقل کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ بیشتر یہ اس قسم کی کیفیت کے لیے بولا جاتا ہے جو نشہ اور شراب سے پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ کبھی کبھی ایسی کیفیت غصہ اور عشق سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ سَکْرَۃٌ غنودگی یا بے ہوشی کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں سَکْرَۃُ الْمَوْتِ ۵۰/۱۹ آیا ہے۔ یعنی موت کی بے ہوشی۔ سُکْرُ النَّوْمِ نیند کے غلبہ کو کہتے ہیں۔ سورۃ حج میں سُکٰرٰی کا لفظ ایسے مدہوش لوگوں کے لئے آیا ہے جو خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے اپنے اوسان کھو چکے ہوں۔ ۲۲/۲ اور سورۃ الحجر میں وفورِ جذبات سے پیدا ہونے والی بدمستی کے لیے سَکْرَۃٌ' آیا ہے۔ ۱۵/۷۲ اور سورۃ النساء میں ہے۔

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی ۔ ۴/۴۳

''اجتماع صلوٰۃ میں شمولیت کے لیے نہ جاؤ جب تم سکر کی حالت میں ہو''

یعنی نشہ کی حالت ہو یا نیند کی مدہوشی ہو یا خوف و گھبراہٹ کی وجہ سے اوسان خطا ہوں تو ایسی حالت میں اجتماعات صلوٰۃ میں شمولیت کے لئے نہ جاؤ۔ اس سے آگے ہے۔

حَتّٰی تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ ۔ ۴/۴۳ "تاآنکہ تمہیں معلوم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو"

یعنی جس حالت میں تمہیں معلوم ہی نہ ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ صلوٰۃ میں شمولیت کا کچھ فائدہ نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ صلوٰۃ کی اولین شرط یہ ہے کہ جو کچھ تم زبان سے کہہ رہے ہو اس کا مطلب بھی سمجھتے ہو۔ لہٰذا قرآن کو بلا سمجھے پڑھنا خواہ اجتماعات صلوٰۃ میں ہو یا ویسے ہی۔ کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ قران کریم پڑھا اس لیے جاتا ہے کہ اسے سمجھا جائے اور سمجھا اس لیے جاتا ہے کہ اس پر عمل کیا جائے ۔بلا سمجھے الفاظ کا دہرانا عہد سحر (Magic Age) کی توہم پرستی ہے۔

o

شراب

مادہ : ش ر ب

شَرِبَ ، یَشۡرَبُ ۔ پینا، سیراب ہونا۔ اَلشَّرَابُ ۔ ہر پینے کی چیز جسے چبانا نہ پڑے ۲/۲۵۹

اَلۡمَشۡرَبُ ۔ پانی، پانی پی لینا، پانی پینے کا گھاٹ وغیرہ۔

قرآن کریم میں مَشۡرَبَهُمۡ آیا ہے۔۲/۶۹ جس کے معنی پانی پینے کی جگہ یا خود پانی کے ہیں۔ شِرۡبٌ (۲۶/۱۵۵) پانی پینے کا حصہ یا باری یا پانی پینے کا وقت۔ شُرۡبٌ پینا ۵۶/۵۵ شَارِبٌ پینے والا ۴۷/۱۵ اس کی جمع شَارِبُوۡنَ اور شَارِبِیۡنَ ہے۔

ہمارے ہاں شراب کا لفظ نشہ آور مشروب کے مخصوص معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن عربی زبان میں یہ لفظ عام مشروب یا ہر پینے کی شے کے لیے بولا جاتا ہے۔ انہی معنوں میں یہ لفظ قرآن کریم میں آیا ہے۔ لہٰذا "شراب طہور" کے معنی عام خوشگوار مشروب کے ہوں گے۔نہ کہ ہمارے ہاں کی "شراب" کے۔

میسرہ

مادہ : ی س ر

یَسِرَ وَیَسُرَ الْاَمْرُ ۔ معاملہ آسان اور سہل ہوا۔ یَسَّرَ اس کام کو آسان یا سہل کر دیا۔ وَاسْتَیْسَرَ آسان ہوا، باآسانی مہیا ہوا۔ اَلْیَسَارُ بایاں ہاتھ، بائیں جانب۔ اَلْیَسِیْرُ، وَالْمَیْسُوْرُ آسان، سہل اَلْمَیْسِرُ قمار، جوا، ہر وہ دولت جو بغیر محنت کے آسانی سے حاصل ہو جائے۔ بائیں ہاتھ کی کمائی"۔

سورۃ بقرہ میں مَیْسِرُ' کے متعلق آیا ہے۔

فِیْھِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُھُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِھِمَا ۔ ۲/۲۱۹

"بغیر محنت کے حاصل کی ہوئی دولت انسان کے اندر بڑا اضمحلال پیدا کر دیتی ہے۔ اس میں بظاہر فائدہ نظر آتا ہے۔ لیکن اس کے نقصانات اس عارضی فائدے سے بہت بڑے ہیں"۔

ہر وہ مال جو انسان کو بغیر محنت کے "بائیں ہاتھ کی کمائی" سے حاصل ہو جائے مَیْسِرُ' ہوگا۔ اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اگرچہ اس قسم کی دولت میں بظاہر فائدہ نظر آتا ہے۔ لیکن اس سے انسانی طبیعت میں جو سستی، کاہلی، ضعف اور اضمحلال پیدا ہوتا ہے اس کے نقصانات ان فوائد کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ انسان محنت اور کوشش سے کمائے اور جو کچھ اپنی ضرورت سے زائد ہو اسے نوع انسان کی پرورش کے لیے عام کر دے۔ ۲/۲۱۹ ظاہر ہے کہ جو دولت انسان کو آسانی سے بیٹھے بٹھائے ہاتھ آجائے وہ اسے محنت اور مشقت کا عادی نہیں رہنے دیگی اور اس طرح اس کی صلاحیتوں میں اضمحلال پیدا کرنے کا موجب بن جائیگی اور اسے بے کار اور نکما کر دے گی نیز

اس طرح حاصل شدہ دولت سے انسان میں دولت کی ہوس اور زر پرستی کا جذبہ بڑھ جاتا ہے اور وہ دوسروں کو دینے کے بجائے زیادہ سے زیادہ اپنے لیئے حاصل کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے ۔

لہٰذا ہر وہ دولت جو بغیر محنت و مشقت کے ''بائیں ہاتھ کے کمال'' سے حاصل ہو جائے۔ قرآنی تعلیم کی روح کے مطابق مَیْسِرْ' میں داخل ہو گی۔ بالخصوص عصر حاضر کی ''تجارت'' جو کہنے میں تجارت ہے لیکن در حقیقت مَیْسِرْ' ہے اور زیادہ گہرائی میں جا کر دیکھئے تو سارا نظام سرمایہ داری ہی مَیْسِرْ' ہے اس میں سرمایہ دار اپنے سرمایہ کے زور پر ایسے کمالات دکھاتا ہے کہ محنت دوسرے کریں اور اس کا پھل یہ لے جائے ۔

ازلام

مادہ : ز ل م

قرعہ اندازی ، لاٹری ، فال نکالنا، استخارہ کرنا وغیرہ

اَلزَّلَمُ ، اَلزُّلَمُ ۔ تیر کی لکڑی جس کے پچھلے سرے میں پر نہ لگا ہو۔ جمع (ازلام) اس مادہ کے بنیادی معنی دبلا پتلا اور سپاٹ ہموار اور چکنا ہونے کے ہیں۔ پھر اَزْلَامُ' سے مراد وہ تیر تھے جن سے قریش زمانہ جاہلیت میں فال نکالتے تھے۔ تفصیل یہ ہے کہ تین مذکورہ بالا قسم کے تیر تھیلے میں ڈال دیئے جاتے۔ ان میں سے ایک پر اِفْعَلْ (کر) دوسرے پر لَا تَفْعَلْ (نہ کر) لکھ دیتے اور تیسرا خالی رہنے دیتے۔ جب کوئی شخص کسی معاملہ کا ارادہ کرتا تو وہ کعبہ کے پجاریوں کے پاس آتا اور ان سے اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق فال نکلواتا۔ چنانچہ وہ اپنے قاعدے کے مطابق تیر نکالتے اور تیر کی تحریر کے مطابق اسے فال بتاتے۔ اگر خالی تیر آتا تو دوبارہ فال نکالتے ۔ بعض لوگ خود اپنے پاس اس قسم کے تیر رکھتے اور جہاں ضرورت پڑتی ان سے فال نکال لیتے۔ اسی قسم کے تیروں

سے قرعہ اندازی بھی ہوتی اور جانوروں کا گوشت تقسیم کیا جاتا۔ ۵/۳

قرآن کریم نے ان سب باتوں سے منع کر دیا ہے۔ اس لیے کہ اس سے انسان اپنے اختیار کو چھوڑ کر جبر کا راستہ اختیار کر لیتا ہے اور بجائے اس کے کہ اپنے فہم و بصیرت سے کسی بات کا فیصلہ کرے، اپنے آپ کو اتفاقات (Chances) کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے۔ اس سے وہ مقام انسانیت سے گر جاتا ہے۔ قرآن کریم انسان کی عقل و بصیرت کی تربیت کرتا ہے اور اسے حریت و آزادی کی تعلیم دیتا ہے۔ لہٰذا اس نے ان تمام کاموں سے منع کر دیا ہے جس سے عقل و خرد دب جائے۔ اور حریت فکر و نظر سلب ہو جائے۔ وہ انسان کو پوری پوری آزادی دیتا ہے کہ وہ قوانین خداوندی کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے انفرادی اور اجتماعی امور کے فیصلے اپنی عقل و فکر سے کرے۔

یہ تھی قرآن کریم کی تعلیم لیکن اب ہماری یہ حالت ہے کہ ہمارے ہاں فال لینا، قرعے ڈالنا استخارے کرنا، عام روش زندگی ہو گیا ہے۔ گری ہوئی قومیں اپنی قوت بازو ہی کو ترک نہیں کرتیں۔ عقل و فکر کو بھی چھوڑ دیتی ہیں اور اس کا خمیازہ بھگتتی ہیں ۔

ایک مومن اچھی طرح جانتا ہے کہ "خاک زندہ ہوں میں تابع ستارہ نہیں" وہ اپنے آپ کو اتفاقات اور حوادث کے حوالے نہیں کرتا۔ بلکہ اتفاقات اور حوادث کو اپنے پروگرام کے تابع لاتا ہے ۔

———— o ————

نشہ بازی، بغیر محنت کی کمائی، فال، استخارہ اور قرعہ اندازی

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے

اِنَّمَا الْخَمْرُ — یاد رکھو نشہ آور اشیاء کا استعمال، قمار بازی اور بغیر

وَالۡمَیۡسِرُ	محنت کی کمائی کے دیگر ذرائع
وَالۡاَنۡصَابُ	غیر اللہ کے حصے نکالنا اور قربانیاں دینا
وَالۡاَزۡلَامُ	فال نکالنا، استخارے کرنا اور قرعہ اندازی وغیرہ
رِجۡسٌ	ایسے کام ہیں جن سے شرف انسانی میں رکاوٹ پڑ جاتی ہے
مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡهُ	یہ سب شیطانی کام ہیں لہٰذا ان سے اجتناب کرو
لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝ ۹۰/۵	تاکہ تمہاری فلاح ہو سکے۔

نشہ بازی، قمار بازی اور بغیر محنت کی کمائی سے انسانی ذات میں اضمحلال

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ	لوگ آپ سے پوچھتے ہیں
عَنِ الۡخَمۡرِ	نشہ آور اشیاء کے متعلق
وَالۡمَیۡسِرِ ؕ	اور بغیر محنت کی کمائی اور قمار بازی وغیرہ کے سلسلہ میں
قُلۡ فِیۡهِمَاۤ	کہو ان سے انسانی ذات
اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ	میں بہت زیادہ اضمحلال اور سہل نگاری پیدا ہو جاتی ہے
وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫	ان میں انسان کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں
وَاِثۡمُهُمَاۤ	لیکن ان کے نقصانات
اَکۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِهِمَا ؕ ۲/۲۱۹	ان کے فائدوں سے بہت زیادہ ہیں۔

نشہ بازی اور بغیر محنت کی کمائی تمہارے درمیان عداوت اور بغض پیدا کر دیگی

اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ	شیطانی قوتیں چاہتی ہیں کہ

اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃَ	تمہارے درمیان عداوت
وَالۡبَغۡضَآءَ	اور بغض کی کیفیت پیدا ہو جائے
فِی الۡخَمۡرِ	نشہ بازی کے ذریعہ سے
وَالۡمَیۡسِرِ	اور بغیر محنت کے ہاتھ آجانے والے مال کے ذریعہ سے
وَیَصُدَّکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ	اور تم روک دیئے جاؤ قوانین خداوندی کو پیش نظر رکھنے
وَعَنِ الصَّلٰوۃِ ۚ	اور انکی پیروی کرنے سے
فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَهُوۡنَ ۝ ۵/۹۱	کیا اس وضاحت کے بعد بھی ان سے باز نہیں رہو گے۔

اگر ہوش و ہواس درست نہ ہوں تو اجتماعات صلٰوۃ میں شمولیت کیلئے نہ جاؤ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوۃَ	اجتماعات صلٰوۃ میں شمولیت کے لیئے نہ جاؤ
وَاَنۡتُمۡ سُکٰرٰی	اگر تمہارے ہوش و حواس درست حالت میں نہ ہوں
حَتّٰی تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ ۴/۴۳	حتیٰ کہ جو کچھ کہتے ہو اسے سمجھنے لگ جاؤ۔

شرابًا طَهُورًا یعنی جنتی معاشرہ کے پاکیزہ و خوشگوار مشروب

وَاِذَا رَاَیۡتَ	اس جنتی معاشرہ پر جب اور جدھر سے بھی نگاہ ڈالو گے
ثَمَّ رَاَیۡتَ نَعِیۡمًا	اس میں آسودگی اور آسائش بھی دکھائی دے گی
وَّمُلۡکًا کَبِیۡرًا ۝	اور قوت و اقتدار بھی یہ معاشرہ جلال و جمال کا حسین ترین مجموعہ
عٰلِیَهُمۡ ثِیَابُ سُنۡدُسٍ	ہو گا اس معاشرہ کے لوگ باریک

خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٌ ۫	اور دبیز ریشمی لباس پہنیں گے اور وہ شرف وفضیات
وَّحُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّةٍ ۚ	اور اعلٰے کارکردگی کے نشانات سے مزین ہونگے
وَسَقٰهُمۡ رَبُّهُمۡ	اللہ کے دیے ہوئے اس نظام میں ان کے پینے کے لئے
شَرَابًا طَهُوۡرًا ٥	نہایت پاکیزہ اور خوشگوار مشروبات ہوں گے
اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمۡ جَزَآءً	ان سے کہا جائے گا یہ سب کچھ تمہاری اپنی جدوجہد کا نتیجہ ہے
وَّكَانَ سَعۡيُكُمۡ	جواب ثمربار ہو کر تمہارے سامنے آ گیا ہے
مَّشۡكُوۡرًا ٥ ۲۲-۲۰/۷۶	تمہاری محنت ٹھکانے لگ گئی ہے۔

****

حرام وحلال

حرام

مادہ : ح ر م

اس مادہ کے بنیادی معنی شدت کے ساتھ روک دینے یا ممانعت کر دینے کے ہیں۔ اَلْحَرَامُ تمام وہ چیزیں جنکی ممانعت کر دی گئی ہو۔ جن کے کرنے سے روک دیا گیا ہو یہ اَلْحَلَالُ کی ضد ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ رسیاں کھول کر رکاوٹ اور بندش کا دور کر دینا ۔ اَحْرَمَ الْحَاجُّ حج کے اجتماع میں شریک ہونے والا اس حالت میں پہنچ گیا۔ جہاں اس پر کئی ایک ایسی چیزیں ممنوع ہو گئیں جنہیں وہ پہلے کر سکتا تھا۔ اسی کو حالت اِحْرَامُ کہتے ہیں ۔

کسی شے کو حرام قرار دینے کا حق صرف اللہ کو حاصل ہے اور اس نے جو کچھ حرام قرار دینا تھا اسے قرآن میں بتا دیا ہے۔ اور اس کے بعد کسی انسان کو اس کی اجازت نہیں دی گئی کہ وہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دے۔ جو کوئی ایسا کرتا ہے وہ اللہ پر افترا باندھتا ہے ۔ ۱۰/۵۹

لیکن معاشرہ ہنگامی مصلحت یا ضرورت کے تحت کسی شے کا استعمال عارضی طور پر ممنوع قرار دے سکتا ہے۔ مثلاً محکمہ صحت، کھانے کی بعض اشیاء کا استعمال، بعض بیماریوں کی روک تھام کے سلسلہ میں عارضی طور پر روک سکتا ہے یا محکمہ خوراک بعض اشیاء کی قلت کے پیش نظر ان اشیا کے استعمال پر پابندی لگانے اور کسی شے کو ابدی طور پر حرام قرار دینے میں بنیادی فرق ہے اس طرح کسی شے کو ابدی طور

پر حرام قرار دینے کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔

انسان کا خود ساختہ مذہب انسانی آزادی پر جکڑ بندیاں عائد کر کے انسان کی انفرادی آزادیوں کو سلب کرتا ہے۔ لیکن اللہ کا دین انسان کی انفرادی آزادیوں کا احترام کرتا ہے، اور مذہب کی عائد کردہ جکڑ بندیوں کو توڑتا ہے۔

o

حلال

مادہ : ح ل ل

حَلٌّ کے بنیادی معنی گرہ کھولنے کے ہیں۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۔ ۲۰/۲۷ میری زبان کی گرہ کھول دے۔ اسی طرح جب کسی جمی چیز کو پگھلا دیا جائے تو اسے بھی حَلٌّ کہتے ہیں ۔ یعنی اس کی گرہ کھل گئی اور وہ حل ہو گئی۔

اَلْحَلَالُ ۔ حرام کی ضد ہے۔ یعنی جس پر رکاوٹ کی گرہ نہ ہو۔ کھلی ہوئی چیزیں، جن کی حدود بندی نہ کی گئی ہو۔ سورۃ مائدہ میں ہے۔ لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ ۵/۲ یعنی شعائر اللہ کے احترام اور تعظیم کی جو گرہیں باندھی گئی ہیں انہیں مت کھولو ۔ ان کا احترام کرو۔

جہاں تک حرام و حلال کا تعلق ہے۔ تو قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ سوائے ان چیزوں کے جنہیں قرآن میں حرام یا ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ کھانے پینے کی سب چیزیں حلال یا جائز ہیں۔ ان پر ممانعت کی کوئی گرہ نہیں باندھی گئی۔ نہ کسی کو یہ اختیار ہی دیا گیا ہے کہ وہ کسی شے کو حرام قرار دے ۔ حتیٰ کہ رسول ﷺ کو بھی اس کا اختیار نہیں دیا گیا ۶۶/۱۔

قرآن کریم نے حَلٰلًا کے ساتھ طَیِّبًا بھی کہا ہے ۔ ۲/۱۶۸ یعنی جتنی حلال اشیاء ہیں۔ ان میں سے جو تمہیں مرغوب ہوں وہ کھاؤ۔ ناخوشگوار چیزیں یا مضر اشیاء مت کھاؤ۔ (حلال) کھانے کی چیزیں

دیدہ زیب بھی ہوں۔ خوش ذائقہ بھی اور صحت کے لیے مفید بھی۔ یعنی ہر لحاظ سے خوشگوار، اس میں ہر فرد کے اپنے ذوق اور پسند کی رعایت رکھدی گئی ہے۔ نیز اجتماعی مصالح اور مفاد کی گنجائش بھی۔

اس مقام پر ایک نکتہ کا سمجھ لینا ضروری ہے۔ قرآن کریم کی رو سے طیبات حلال یا جائز ہیں اور خبائث حرام یا ممنوع۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ نے جن چیزوں کو حلال یا جائز قرار دیا ہے وہ سب فی ذاتِہٖ طیب ہیں۔ یعنی پاکیزہ، مفید، منفعت بخش، لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ ہر حلال چیز کو بالضرور کھایا جائے۔ اگر کسی کو کوئی چیز ناپسند ہے یا اس کی صحت کے موافق نہیں۔ تو اسے اجازت ہے کہ وہ شے نہ کھائے۔ لیکن حرام نہ سمجھے۔ اسی طرح اجتماعی مصالح کے پیش نظر قرآنی معاشرہ وقتی طور پر بعض چیزوں کے استعمال کو ممنوع قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن کسی حلال چیز کو حرام سمجھ لینا یا اسے حرام قرار دیدینا قطعاً جائز نہیں۔ اسی طرح کسی حرام شے کو حلال قرار دینے کا حق بھی کسی کو حاصل نہیں۔

o

قتل ناحق حرام ہے

وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ — اور مت قتل کرو کسی کو کہ جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے

اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ ۶/۱۵۱ — بجز قانونی سزا اور حق کا تقاضا پورا کرنے کے۔

عورتوں کا زبردستی وارث بن جانا حرام ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَحِلُّ لَکُمۡ — اے اہلِ ایمان! تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم

اَنۡ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرۡهًا ؕ ۴/۱۹ — عورتوں کے زبردستی وارث بن بیٹھو۔

سرمایہ کا منافع کھانا حرام ہے

وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۲/۲۷۵	اور سرمایہ کا منافع کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔

بے حیائی بخل، سرکشی اور وہ تمام امور جن سے انسانی صلاحیتیں مفلوج ہو جائیں حرام ہیں

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ	کہو میرے پروردگار نے حرام یا ناجائز قرار دیا ہے دوسروں کو
الْفَوَاحِشَ	نظرانداز کر کے اپنے لیے دولت سمیٹنے کو اور بے حیائی کے کاموں کو
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ	خواہ یہ کچھ کھلے طور پر کیا جائے خواہ خفیہ طور پر اور ایسے
وَالْاِثْمَ	تمام امور کو جن سے انسانی صلاحیتیں مفلوج ہو جاتی ہیں اور ناحق
وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ	سرکشی وزیادتی کو، اللہ اور اسکے قوانین کیساتھ دوسروں کے شریک کرنے کو
مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ	جس کے لیے اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری اور اللہ کے
تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ ۷/۳۳	ساتھ ایسی باتوں کے منسوب کرنے کو جن کا تم علم ہی نہیں رکھتے۔

کھانے پینے کی اشیاء جو حرام ہیں

مردار، خون، سور کا اور گلا سڑا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر دی ہوئی اشیاء حرام ہیں

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ	تمہارے لیے حرام یا ممنوع قرار دیے گئے ہیں
الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ	مردار، خون، سور کا گوشت، گلا سڑا گوشت
وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ	اور اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر دی ہوئی چیزیں چڑھاوا وغیرہ
فَمَنِ اضْطُرَّ	لیکن مجبوری کی حالت میں ان چیزوں کو کھا سکتے ہو

غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ	بشرطیکہ تمہاری نیّت قانون شکنی اور ہوس پرستی کی نہ ہو
فَلَآ اِثۡمَ عَلَيۡهِؕ	ایسی حالت میں تم پر کوئی گناہ نہیں اللہ اپنی رحمت
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝ ۲/۱۷۳	سے ان چیزوں کے مضر اثرات سے تمہاری حفاظت کر دیگا۔

جو جانور ذبح کرنے سے پہلے مر جائے حرام ہے

حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ	تمہارے لیے حرام یا ممنوع قرار دیے گئے ہیں
الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنۡزِيۡرِ	مردار خون، سور کا گوشت، گلا سڑا گوشت،
وَمَآ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ	اور اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر دی ہوئی چیز، چڑھاوا وغیرہ
وَالۡمُنۡخَنِقَةُ وَالۡمَوۡقُوۡذَةُ	اور ایسا جانور جو گھٹ کر، چوٹ کھا کر،
وَالۡمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيۡحَةُ	گر کر، یا ٹکر کھا کر مر جائے
وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ	اور جسے کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو، اگر ان
اِلَّا مَا ذَكَّيۡتُمۡ ۵/۳	جانوروں کو مرنے سے پہلے ذبح کر لیا جائے تو ان کا کھانا جائز ہے۔

باقی تمام پاک وصاف چیزیں حلال ہیں

يَسۡـئَلُوۡنَكَ مَاذَاۤ اُحِلَّ لَهُمۡؕ	لوگ پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے حلال کیا کیا چیزیں ہیں
قُلۡ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۵/۴	کہو تمام پاک صاف اور خوشگوار چیزیں حلال ہیں۔

آرائش وزیبائش حلال ہے

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِيۡنَتَكُمۡ	اے نوعِ انسان! اپنی آرائش وزیبائش کیا کرو

عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ دیکھو یہ چیزیں اللہ کی اطاعت میں مائل نہیں ہوتیں
وَّكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ تم ان چیزوں سے استفادہ کرو اور کھاؤ پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ کیونکہ اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا
قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ کہو وہ کون ہے جو حرام قرار دیتا ہے ان زیب وزینت کی اشیاء کو
الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ جنہیں اللہ نے اپنے بندوں کے استعمال کے لیے پیدا کیا ہے
وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ اور اس سامان خورد ونوش کو جو پاک صاف اور خوشگوار ہے
قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کہو یہ ساری نعمتیں اہل ایمان کے لئے ہیں
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا دنیاوی زندگی میں بھی اور اُخروی زندگی میں تو خالصاً ان کے لئے ہونگی
خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ جنہوں نے قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کی ہوگی
كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ اس طرح اللہ اپنے قوانین کو کھول کر بیان کرتا ہے
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ ۳۲۔۳۱/۷ ان لوگوں کے لیے جو علم وبصیرت سے کام لیتے ہیں۔

سدھائے ہوئے جانور کا پکڑا ہوا شکار حلال ہے

وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ وہ شکار بھی حلال ہے جو شکاری جانور تمہارے لئے پکڑیں
مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ جنہیں تم اپنی خداداد ذہانت سے شکار کرنا سکھاتے ہو
فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ ان کا پکڑا ہوا شکار بھی تم کھا سکتے ہو
وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ ۵/۴ البتہ اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو۔

اللہ کا نام لے کر اپنے پاس سے حلال و حرام کے حکم لگانا اللہ پر بہتان باندھنا ہے

وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ	دیکھو یوں ہی بے دھڑک بیان نہ کر دیا کرو
اَلسِنَتُکُمُ الْکَذِبَ	ہر اس جھوٹی بات کو جو تمہاری زبان پر آجائے
هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ	اور نہ اپنے پاس سے حلال و حرام کے حکم لگایا کرو
لِتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ	یاد رکھو ایسا کرنا اللہ کے خلاف جھوٹا بہتان تراشنا ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ	اور جو لوگ اللہ کیخلاف جھوٹا بہتان تراشتے ہیں
لَایُفْلِحُوْنَ ؈	وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتے
مَتَاعٌ قَلِیْلٌ	وہ ایسی باتوں سے حقیر فائدے حاصل تو کر لیتے ہیں
وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؈ ۱۱۷-۱۶/۱۱۶	لیکن آخر الامر ان کے لیے بڑی ہی دردناک سزا ہے۔

اپنے پاس سے حلال و حرام کے حکم لگانا حد سے تجاوز کرنا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ	اے اہلِ ایمان ان پاک و صاف چیزوں کو حرام نہ ٹھہرالو
مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ	جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے
وَلَا تَعْتَدُوْا	اور کبھی حد سے تجاوز نہ کرو
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ؈	یاد رکھو حد سے تجاوز کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا
وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا	جو حلال و طیب رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسے کھاؤ پیو
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ	اور اس اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہو
اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ؈ ۸۸-۵/۸۷	جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

اہل کتاب کے ہاں کا کھانا حلال ہے

وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اہل کتاب کے ہاں کا کھانا تمہارے لئے حلال قرار دیا گیا ہے
حِلٌّ لَّکُمْ وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ ۵/۵ اور تمہارا کھانا ان کے لیے جائز ہے۔

اہل کتاب عورتوں سے نکاح حلال ہے

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ مومنین کے لیے ان پاکباز عورتوں سے نکاح حلال ہے
اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ جنکا تعلق اہل کتاب سے ہو بشرطیکہ انکے مہر ادا
اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ کر کے ان سے نکاح کرو اور اس سے
اُجُوْرَھُنَّ مُحْصِنِیْنَ مقصد ازدواجی زندگی کے حقوق و فرائض ادا کرنا ہوں
غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ محض جنسی جذبہ کی تسکین نہ ہو
وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ ط ۵/۵ اور نہ ان تعلقات کو پوشیدہ رکھا جائے۔

اپنی طرف سے حرام وحلال کے فتوے دینا گمراہوں کا کام ہے

وَقَدْ فَصَّلَ لَکُمْ تمہیں تفصیل سے بتا دیا گیا ہے
مَّا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ ان تمام چیزوں کے متعلق جو تم پر حرام کی گئی ہیں
اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْہِ ط بہر حال مجبوری کی حالت میں وہ بھی جائز قرار پاتی ہیں لیکن
وَاِنَّ کَثِیْرًا لَّیُضِلُّوْنَ اکثر لوگوں کی گمراہی کا یہ عالم ہے کہ حرام حلال کے فتوے دیتے ہیں
بِاَھْوَآئِھِمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ط بغیر علم کے محض جذبات کی پیروی میں
اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِیْنَ ۶/۱۱۹ بلا شبہ اللہ انہیں خوب جانتا ہے جو حد سے تجاوز کرنے والے ہیں

کسی آستانے پر ذبح کیا جانے والا جانور حرام ہے

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ۵/۳　　وہ جانور بھی حرام ہے جسے ذبح کیا گیا ہو کسی آستانے پر۔

حج کی حالت میں شکار حلال یا جائز نہیں

أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ　　تمہارے لیے تمام مویشی حلال ہیں

إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ　　ماسوا انکے جن کا ذکر دیا گیا ہے

غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۵/۱　　لیکن حج کی حالت میں شکار کرنا جائز نہیں۔

وحی کی رو سے حرام تو یہی چند چیزیں ہیں

قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ　　کہو جو وحی میری طرف نازل ہوئی ہے اس میں تو میں

إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ　　کسی ایسی چیز کو جسے لوگ عام طور پر کھاتے ہیں حرام نہیں پاتا

إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا　　ماسوائے مردار، بہتے ہوئے خون سوٗر کے گوشت

أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ　　اور گلے سڑے گوشت کے جو ناپاک اور مضر صحت ہیں

أَوْ فِسْقًا　　اور حدود اللہ سے باہر نکل جانا

أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ　　اور ایسی اشیاء بھی جو غیر اللہ کے نام پر دی گئی ہوں

فَمَنِ اضْطُرَّ　　بہر حال مجبوری کی حالت میں یہ چیزیں بھی کھائی جاسکتی ہیں

غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ ۶/۱۴۵　　بشرطیکہ تمہاری نیت قانون شکنی اور ہوس پرستی کی نہ ہو۔

قرعہ اندازی حرام ہے

وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا	اور حرام یا ناجائز قرار دیا گیا ہے چیزوں کا تقسیم کرنا قرعہ اندازی کے
بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۵/۱۳	ذریعے اگر تم ایسا کرو گے تو صحیح راستہ چھوڑ کر دوسری طرف نکل جاؤ گے

جن عورتوں سے نکاح حرام ہیں

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ	مردوں کیلئے مندرجہ ذیل عورتوں سے نکاح حرام یا ناجائز قرار دیا گیا ہے
اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ	تمہاری مائیں تمہاری بیٹیاں تمہاری بہنیں
وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ	تمہاری پھوپھیاں تمہاری خالائیں
وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ	تمہارے بھائی کی بیٹیاں تمہاری بہن کی بیٹیاں
وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ	وہ عورتیں جن کا تم نے دودھ پیا
وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ	تمہاری دودھ شریک بہنیں
وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ	تمہاری بیویوں کی مائیں
وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ	تمہاری بیویوں کی سابقہ شوہر سے بیٹیاں
فِيْ حُجُوْرِكُمْ	جو تمہاری حفاظت میں پرورش پاتی ہیں
مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ	اس صورت میں کہ ان بیویوں سے مباشرت کر چکے ہو
فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ	اگر مباشرت سے قبل طلاق ہو جائے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ	تو ان لڑکیوں سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں
وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ	اور وہ عورتیں جو تمہارے حقیقی بیٹوں
مِنْ اَصْلَابِكُمْ	کے نکاح میں رہ چکی ہوں

وَاَنْ — اور تعدد ازواج کی ضرورت پڑنے پر بیک وقت

تَجْمَعُوْا — دو بہنوں کو نکاح میں اکٹھا کرنا بہر حال

بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّامَا قَدْسَلَفَ — ان احکام سے پہلے جو ہو چکا سو ہو چکا یاد رکھو تمہاری ذات کی حفاظت

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ — اور نشوونما صرف قوانین خداوندی کی اطاعت سے ہو سکتی ہے اور وہ

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ ۲۴-۴/۲۳ — عورتیں بھی حرام ہیں جو پہلے سے کسی کے نکاح میں موجود ہوں۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄